به یمن عون معین مطلق و فیض توفیق خداے برحق

الله الحمد و المنة که درین هنگام فرحت فرجام بفضل
حضرت ملک العلام این نسخه عجیبه غریبه مسمے به



بمقام لکھنؤ به محله فراشخانه وزیر گنج تباریخ
بست و دوم ماه شوال المکرم سنه ۱۳۰۵ هجرے

در مطبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد خاتم المرسلین
ولیہ علی امیر المومنین وعترتہما المعصومین اما بعد واضح ہو
یہ ایک رسالہ مختصر ہے موسوم براہین بیّنہ زبان ہندی میں واسطے نفع عام
مومنین کے فضائل اور مناقب امام المتقین یعسوب الدین حضرت
امیر المومنین علی ابن ابیطالب اور سائر اہلبیت طیبین معصومین صلوات
اللہ علیہم اور حالات بعض حضرات مشائخ کبار اور اصحاب با دولت
و اقتدار میں تالیف کیا گیا اور اس رسالہ میں دو امر کا اہتمام اور
التزام ہے اول یہ کہ تمام تر نقل و استدلال ہے احادیث کتب
معتمدہ اور صحاح مستندہ اور تفاسیر معتبرہ اور مصنفات مطولہ اور
مختصرہ اکابر محدثین اور اعاظم متکلمین اور اجلائے مفسرین اور
احاذق مورخین اہل سنت وجماعت سے دوم مولف نے کوئی
کلمہ تعصب کا نہیں لکھا ہے بلکہ منقولات کبرائے موثقین اور ارشادات

علمای ائمہ دین اہل سنت کو نقل کردیا ہی اور یہ رسالہ مرتب ہوا دو مقصد پر اور خاتمہ پر واللہ الموفق المعین مقصد اول فضائل میں جاننا چاہئے کہ فضائل حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام میں آیات قرانیہ اور احادیث کتب معتبرہ اہلسنت میں اس کثرت سے منقول اور وارد ہیں کہ اگر بعض اونمیں سے مذکور ہوں تو ایک کتاب مبسوط مرتب ہو جاتے پس بنظر مناسبت حال اس رسالہ مختصر کے چند آیات اور روایات بطور نمونہ کے مثل چند قطروں کے بحر ذخار سے اور چند لفظوں کے دفتر طومار سے عرض کی جاتی ہین انجملہ جب پیغمبر آخر الزمان نے حجتہ الوداع سے مراجعت فرمائی یعنے اوس حج سے مدینہ کو پھری کہ بعد اوسکے دو مہینے کے روز کے بعد دنیا سے انتقال فرمایا تو اثنائے راہ میں اٹھارہوین ذیحجہ کو یہ آیت نازل ہوئے یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنے اے رسول خدا پہونچا خلایق کو اوس چیز کو کہ بھیجے گئے تجکو تیرے پروردگار کے پاس سے اور اگر نہ کریگا جو کچھ کہ ساتھ اوس کے امر کیا گیا ہی اور نہ پہونچا ویگا تو اوسکو خلق کے تئین پس نہ پہونچایا ہوگا تونے پیغام پروردگار کو انہی اور ادا کی رسالت نہ کی ہوگی تو نے اور خدا نگاہ رکھے گا تجکو آدمیوں سے پس اوس وقت حضرت نے مقام خم غدیر میں مقام کیا باوجود اوسکے کہ ادتر نا قافلہ او میانہ روز کا اور بے جگہہ متعارف نہ تہا اور بنا برحکم حضرت کے پاک کی گئی کانٹے

جو درخت کے نیچے تھے اور جمع کئے گئے لوگ ابتدا سے کہ متفرق ہو گئے
تھے اور وہ وقت دوپہر اور دھوپ کی شدت کا تھا حسب ارشاد حضرت کے
اونٹون کے کجاؤن سے ایک چیز بلند بطور منبر کے بنی اوسپر حضرت
تشریف لیگئے تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھین اور ایک خطبہ طولانی پڑھا
اور اوس خطبہ مین خلائق کو اپنے رحلت سے خبر دی اور ترغیب
دی لوگون کو تمسک و اطاعت قران مجید اور اہلبیت طاہرین کی پس
فرمایا اَلَستُ اَولیٰ بِکُم مِن اَنفُسِکُم یعنے آیا مین نہین ہون اولی بتصرف
تم لوگون کے ذاتون سے جب حضرت نے یہ فرمایا تو سب نے کہا کہ ہان ایسا
ہی پس حضرت نے بازو مرتضی علیؑ کا پکڑا اور بلند کیا یہانتک کہ دیکھا
لوگون نے سفیدی زیر بغل رسولخدا کو پس فرمایا فَمَن کُنتُ مَولاہُ
فَعَلِیٌّ مَولاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَن وَالاہُ وَعَادِ مَن عَادَاہُ وَانصُر مَن
نَصَرَہُ وَاخذُل مَن خَذَلَہُ یعنی جو شخص کہ مین مولا اوسکا ہون
پس علیؑ مولا اوسکا ہی یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے
علیؑ کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے علیؑ کو اور مدد کر اوسکے
جو مدد کرے علی کی اور چھوڑ دے اوسکو جو چھوڑ دے علی کو بعد ازاں
فرمایا اَلَا فَلیُبَلِّغِ الشَّاہِدُ مِنکُمُ الغَائِبَ یعنے آگاہ ہو کہ پس پہونچا دے
اس خبر کو جو تم لوگون سے حاضر ہے اوس شخص کو جو غایب ہی پس اوسی
وقت نازل ہوئی یہ آیت اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم وَاَتمَمتُ عَلَیکُم نِعمَتِی
وَرَضِیتُ لَکُمُ الاِسلَامَ دِینًا یعنے آج کے روز کامل کیا ہمنے واسطے تم

لوگوں کے دین تمہارا اور تمام کیا ہمنے تمپر اپنی نعمت کو اور اختیار کیا
تمہارے واسطے ہم لوگوں کے اسلام کو دین پس رسولخدا نے کہا اللہ اکبر
والحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا الرب برسالتی وولا
یۃ علی بن ابیطالب یعنے اللہ بزرگ ہے اور حمد ہے واسطے اسکے
اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور ساتھ راضی
ہونے پروردگار کے ساتھ رسالت میری کے اور ولایت علی ابن ابیطالب
کے اور جب رسولخدا نے من کنت مولاہ الی آخرہ فرمایا تو اسوقت
ملاقات کی عمر بن خطاب نے علی ابن ابیطالب سے اور کہا ہنیأ لک یا ابن
ابیطالب اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ اور بعض روایت
میں بجای ہنیأ لک بخ بخ آیا ہے یعنے مبارک ہو تمکو یا علی تم مولا
ہر مومن اور مومنہ کی یہ ہے کیفیت حدیث غدیر خم کے تفسیر میں آیۃ کریمہ
یا ایہا الرسول بلغ الی آخرہ کے بسبیل اختصار اور جمع اور انتخاب کے
روایات کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت سے مثل تفسیر ثعلبی اور تفسیر
ابو حامد الغزالی ابن جوزی اور مناقب ابن مغازلی اور اخطب الخطباء
خوارزمی اور مناقب اخطب خوارزم اور صواعق ابن حجر
اور مناقب ابن مردویہ کہ ہر ایک ان کتابوں میں حدیث غدیر کو
بطریق کثیرہ روایت کیا ہے اور مثل صحیح ابی داود سجستانی اور صحیح
ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ کہ عبارت ہے روایات موطای مالک
اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور صحیح ابی داود و صحیح ترمذی اور

نسخہ تفسیر ثعلبی سیما اور جزو چہارم سرقات الشعرا ابی عبد اللہ مرزبانی
اور شرح التجرید ابو الفرج اور کتاب مؤرخ حافظ ابو الفتوح اور فصول
المہمہ ابن صباغ اور مشکوٰۃ اور تفسیر نیشاپوری اور مطالب السؤال محمد
ابن طلحہ اور حلیہ حافظ ابو نعیم اور وسیلۃ المتعبدین عمر بن الخضر کلا کہ اور
روضۃ الاحباب جمال الدین اور شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید اور
مرآت الزمان سبط ابن جوزی اور سر العالمین غزالی اور کتاب اعتقادیہ
قاضی زادہ اور روایات بیہقی اور زہری اور طبرانی اور دار قطنی
اور ذہبی اور کتاب ولایت ابو العباس ہمدانی مشہور با بن عقدہ
کہ انمین ایکسو پچیس طریق سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور نام
بعض اون راویوں کے کہ اس حدیث کو جن سے روایت کیا ہے
یہ ہین امیر المومنین علی ابن ابیطالب ابو بکر عمر عثمان طلحہ زبیر عبد الرحمٰن
ابن عوف سعد بن مالک عباس عبد المطلب امام حسن امام حسین عبد اللہ
ابن عباس عبد اللہ ابن جعفر عبد اللہ ابن مسعود عمار ابن یاسر ابو ذر
غفاری سلمان فارسی سعد ابن زرارہ انصاری حبشی ابن جنادہ
خزیمہ ابن ثابت انصاری حذیفہ ابن الیمان عبد اللہ ابن عمر سمرا ابن جابر
سمرہ ابن جندب سلمہ ابن اکوع اسلمی عمر ابن ابی سلمہ سہیل ابن سعد
انصاری ثابت ابن یزید عمران ابن حصین خزاعی بریدہ ابن
الحصیب جبلہ ابن عمر انصاری زید ابن حارثہ انصاری انس ابن
مالک انصاری عبد اللہ ابن ثابت انصاری ابو امامہ انصاری

عامر ابن ابی لیلی انصاری حسان ابن ثابت انصاری قیس ابن ثابت انصاری
مالک ابن حویرث حذیفہ ابن رسید غفاری ثابت ابن ودیعہ انصاری
ابوہریرہ ہاشم ابن عتبہ ابن ابی وقاص مقداد ابن عمرو کندی عبد الله
ابن عبد الله ابن بشیر مازنی سعید ابن سعید ابن عبادہ انصاری
نعمان عجلان انصاری جندب ابن ابی سفیان حبیب ابن بدیل
ورقاء خزاعی فاطمہ بنت رسول اللہ ام سلمہ ام ہانی بنت ابیطالب
عائشہ جریر ابن عبد الله بجلی ابوسعید خدری عدی ابن حاتم زید ابن
ارقم جابر ابن سمرہ اسامہ بن زید وحشی ابن حرب ابوالحمرا خادم رسول
اللہ عامر ابن واثلہ عبد اللہ بن ابی اوفی عطیہ بن بشیر مازنی اور ابو
عطا ہمدانی سے منقول ہی کہ کہا اوسنے کہ مین نے اس حدیث کو
دوسو پچاس طریق سے روایت کیا ہی اور ابن کثیر شافعی نے تاریخ
کبیر مین لکھا ہی کہ دیکھا مین نے محمد بن جریر شافعی سے ایک کتاب کو
دو جلد ضخیم مین کہ جمع کیا تھا اوس کتاب مین روایات حدیث غدیر
کو اور نقل کیا کہ ابوالمعالی جوینی شافعی کہ مشہور تھا امام الحرمین کو
تعجب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بغداد مین ایک کتاب دیکھی مین نے
صحاف کے ہاتھ مین اور اوس کتاب مین روایات غدیر لکھی ہوئی
تھین اور پشت پر اوس کتاب کے لکھا تھا کہ المجلد الثامن والعشرون
من طرق من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے اٹھائیسوین جلد ہی
طرق حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے اور علاوہ روز غدیر

بھی رسولخدا نے اس کلام ہدایت فرجام کو فرمایا ہی جیسا کہ احمد حنبل اور ابن
مغازلی اور اخطب مردویہ اور ذہبی نے باسناد صحیح بریدہ بن حصیب سے
روایت کے ہیں پس ملاحظہ سے کتب مذکورہ معتمدہ متکاثرہ مصنفہ علمای
اہل سنت اور اخبار وافرہ متواترہ مستدلہ پیشوایان اس فرقہ کے تواتر
حدیث من کنت مولاہ الخ کا ظاہر اور روشن ہی اور انکار کرنا اسکے متواتر
ہونے سے منکر ہونا ہی تواتر سے کل اخبار متواترہ کے مخفی نرہی کہ بعض
علماء اہل سنت وجماعت کا قول یہ ہی کہ حاصل ہوتا ہی تواتر پانچ شخص
کے خبر سے اور بنا بر قول بعض بارہ شخص اور موافق قول بعض بیس
شخص کے خبر سے اور قول بعض کا یہ ہی کہ عددہای مخصوص معین نہین
ہین کبھی عددہای مذکورہ سے اور کبھی انسے زیادہ سے تواتر حاصل
ہوتا ہی پس اس حدیث غدیر مین بنا بر ہر قول کے بلاحظہ کثرت اخبار
متواترہ احتمال عدم تواتر ہو نہین سکتا اور انکار کرنا اسکے تواتر سے علاوہ
عدم اطلاع کے علم حدیث پر جیسا کہ شیخ جزری شافعی نے کتاب اسنی
المطالب مین بعد ذکر اس حدیث غدیر کے لکھا ہی کہ حدیث صحیح ہے
بہت راویون سے اور متواتر ہی رسولخدا سے اور روایت کیا ہے
اسکو جمع کثیر نے اور اعتماد نہین ہی اوسکے سخن پر جو اطلاع نہین رکھتا ہی
علم حدیث پر اور لکھا ہی کہ ثابت ہوا ہے کہ یہ قول رسولخدا کا ہی خطبہ
روز غدیر مین حق علی ابن ابیطالب مین اور ابن مغازلی نے بعد
روایت کرنے اس حدیث کے لکھا ہی ابی محدث ابوالقاسم

سے کہا وسنے کہا یہ حدیث صحیح ہی رسول اللہ سے یعنی یہ حدیث صحیح ہی پیغمبر
خدا سے اور کہا بہ تحقیق کہ روایت کیا ہی اس حدیث غدیر خم کو رسولخدا سے قریب تیس نفر نے
کہ منجملہ اونکے عشرہ مبشرہ ہیں اور یہ ایک حدیث ہی ثابت اور واقع اور ابن
حجر نے صواعق میں لکھا ہی کہ یہ ایک حدیث صحیح ہی اور شک نہیں ہی اسکی صحت میں اور سندیں
اسکی بہت بہت ہیں ہیں نہیں التفات اوسکی سخن پہ جو کہ منکر ہی اس حدیث کا ہی اور امام غزالی
نے دعوی اجماع کا صحت پر اس حدیث کے کیا ہی جیسا کہ اپنے کتاب
سر العالمین میں لکھا ہی کہ حجت لیجا ہی ہر کلی امتن الحدیث فی یوم الخم
باتفاق الجمیع یعنے جمع ہوے سب لوگ اوپر صحت متن اس حدیث کے
ساتھ اتفاق کل کے پس ثابت ہوا کہ انکار کرنا کیسے شخص اہلسنت کا
اس حدیث سے درحقیقت انکار کرنا ہی روایات اور کتب اور اقوال کی
اپنی آئمہ دین اور علما محدثین اور مشائخ معتمدین کے اور موجب اسکا ہی
کہ کسی حدیث پر اعتماد نکریں کہ ہرگاہ اسقدر اخبار کثیرہ اور اقوال غیرہ
کو پیشوایان اہل سنت اپنی کتب معتبرہ میں جمع کثیر صحابہ رسولخدا سے کہ انکے
اعتقاد میں سب صادق اور عادل ہیں روایت کئے ہوں اور اکثر اونکے
مثل ابن مغازلے اور شیخ جزری اور ابن حجر اور ابن مغازلے اور امام
غزالی وغیرہم صحت اور تواتر پر اس حدیث کے تصریح کی اور تہمام
بلیغ کئے ہوں ہفتہ علم کا نہو تو پھر کس کتاب اور کس حدیث پر اعتماد باقی
رہ سکتا ہی واللہ یہدی من یشاء اب مخفی نرہے کہ کتب لغت میں معنا
لفظ مولا کے ناصر اور محب و ہمسایہ اور پیادہ بردہ اور ابن عم اور آزاد

کہتے ہیں اور انکار کردہ شدہ اور اولی بتصرف آئی ہین ابو عبیدہ کے
کہ کلام اوسکا لغت مین سند ہی اور اوسکے کلام کو مصنفین کتب
لغت مثل صاحب صحاح وغیرہ سند مین کتاب مجاز مین اور فراء کہ بہت
مشہور عالم کامل نحو اور عربیت کا ہی کتاب معانی القرآن مین اور ابن
انباری نے کتاب تفسیر المشکل مین اور صاحب صحاح نے صحاح مین
لفظ مولی کو معنے اولی بتصرف تفسیر کیا ہی اور بعض اسمین سے آیت قرآنی
اور حدیث اور اشعار معتمدین اکابر شعرای فصحای عرب مثل لبید
اور اخطل کو سند بھی لاتی ہین اور ملا سعد الدین نے شرح مقاصد مین
لکھا ہی کہ استعمال لفظ مولا کا معنے متولی اور مالک امر اور اولی بتصرف
کلام عرب مین شایع ہی اور نقل ہوا اولی بتصرف اور متولی ہونا ائمہ لغت
سے اور فراء نے معانی القرآن مین لکھا ہی کہ مولی اور ولی لغت مین ایک
معنے رکھتے ہین پس جاننا چاہیے کہ حدیث غدیر خم مین سوا معنے
اولی بتصرف کے اور معانی بعید از مناسبت اور نادرست ہین اور وجوہ
اسکے اثبات کے کہ اس حدیث مین جزما اور یقینا یہی معنے ہی بہت
ہین مجملا اونکے چند وجہین بیان کیجاتے ہین پہلے شیخ ابن اثیر جزری نے
نہایہ مین لفظ مولی کو قول عمر یعنی ہنیئا لک یا ابن ابیطالب اصبحت
مولای ومولا کل مومن ومومنۃ مین معنے صاحب تصرف
لکھا ہی اور یہ قول عمر کا اوس وقت کا ہی کہ جب روز غدیر حضرت
نے من کنت مولاہ الخ فرمایا تھا جیسا کہ بیان ہوچکا تو لفظ مولی کو

قول رسول اللہ اور قول عمر مین مختلف المعنی سمجھنا بعید از قرینہ اور غیر
معقول ہے دوسری یہ کہ بخ بخ کہنا عمر کا کہ یہ کلام تہنیت اور
مبارکباد کا ہے پس دوسرے معنے کے فرض کرنے مین یہ کلام صورت
نہین رکھتا تیسرے روایت ابن معازلی کتاب مناقب مین کہ جو شخص
کہ روزہ رکھے اٹھارہوین ذالحجہ کو لکھا جاویگا واسطے اوسکے روزہ
ساٹھ مہینے کا کہ یہ روز غدیر خم ہے کہ پکڑا رسولخدا نے ہاتھ علی ابن
ابیطالب کا اور کہا الست بالمومنین من انفسهم الی آخرہ اسی معلوم
ہوا کہ اسقدر ثواب روزہ رکھنے کا کسی امر عظیم کے وجہ سے ہے
جیسا کہ ستائیسوین رجب کو کہ بعثت اور رسالت رسول خدا کے ہونے
سے ثواب روزہ کا عظیم ہے پس وہ امر عظیم سوا امر اولی بتصرف اور
نصب امامت اور خلافت کے متخیل دوسرے معانی کے ساتھ نہین
ہو سکتا چوتھے کیفیات مذکورہ یعنے مقام کرنا رسولخدا کا منزل غیر
معارف قافلہ مین تپش دہوپ شدت کے وقت مین اور پھیرنا اور
جمع کرنا لوگونکا جو متفرق ہونے لگے تھے اور منبر بنانا کجاون سے
ببول کے درخت کے نیچے اور خطبہ بہت طولانی پڑھنا اور خبر دینے
اپنی وفات کے اور ترغیب دینا اور وصیت کرنے لوگون کو تمسک
ہونے کے ساتھ قران اور اہلبیت کے اور ہاتھ پکڑنا مرتضی علی کا اور
بلند کرنا یہ امور دلالت کرتے ہین کہ رسولخدا کو امر عظیم منظور تھا اور
اگر مراد حضرت کے ناصر اور محب وغیرہ ہوتے تو اس اہتمام شدید کے

کیا ضرورت تھی ناصر اور محب ہونا واسطے مرتضی علی ہم کو ایسا فرح
نہیں کہ موجب زیادتی اور افتخار کا اونکے ہو آخر الحال اور صحابہ بھی
اسواسطے کہ سب مومنین ناصر اور محب ایک دوسرے کے ہین جیسا کہ
حقتعالی نے قرآن مجید مین خبر دی ہی کہ المومنون والمومنات بعضہم
اولیاء بعض یعنے مومنین اور مومنات بعضے انمین دوستدار اور
ناصر بعضے دوسرے کے ہین اور بوجہ کمال اطاعت امیر المومنین کے
نسبت برسولخدا اور فدویت اور جانبازی اور جہاد کرنے اونکے ساتھ
کفار کے یہ امر کسیپر پوشیدہ نہ تھا کہ امیر المومنین محب اور ناصر ان
لوگون کے ہین جنکے رسولخدا محب و ناصر ہین پہ کیا بات سبب کہ
رسولخدا ایسے حالت اور ایسے وقت اور ایسے مقام اور اتنا مجمع کے
ایسے امر کم فائدہ کے خبر دیتے ہین مراد نہین ہوسکتے لفظ مولے کا
مگر اولی بتصرف اور مقتدا اور پیشوا یعنی معنا و عرب مین استعمال لفظ
مولی کا بمعنی سردار و مطاع اور اولی بتصرف کے ہی اور یہ بات
نہایت شایع اور ظاہر ہی اون لوگون کے نزدیک کہ جو لوگ محاورہ
اور مکالمہ اہل عرب کے اطلاع رکھتے ہین جیسا کہ کلام ذالسید الوزیر
کا مذکور ہو چکا چھٹے ہیں فرمانا رسولخدا کا فقرہ الست اولی بکم من
انفسکم یعنے نہین ہون مین اولے بتصرف تم لوگون کے ذاتون سے
بعد اسکے کہنا لوگونکا کہ ہان ایسا ہی یا رسول اللہ بعد اسکے فرمانا
حضرت کا فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنے پس جو شخص کہ ہوا مین

مولا اوسکا ہیں یعنے جو مولا اوسکا مجید دلائل قائمہ کیے ہی کہ یقینا اور
جز یا فقرہ فمن کنت مولاہ میں کہ فرع ہو موافق پہلے فقرہ الست
اولی بکم کے کہ اصل ہی سنے مولی کے اولی ہو اور خلاف اصل کے
فرع میں دوسرے معنی لیے مثل محب اور ناصر وغیرہ کے ذہن میں
نہیں آسکتے مثلاً لفظ فارسی شیر کے دو معنے ہیں ایک باگہہ دوسرا
دودھ پس اگر کوئی شخص لوگوں سے پوچھے کہ فلان جنگل میں شیر ہو
اور وہ لوگ کہیں کہ ہان ہی بعد اسکے وہ شخص کہے کہ جو شخص شیر
کو میرے پاس پکڑ لاوے اوسکو میں انعام دونگا یقین اوثق ہی
کہ جو شخص سنیگا سمجھیگا کہ مراد باگہہ ہی اور احتمال دودھ کا اوسکے
ذہن میں ہرگز خطور نکریگا پس ظاہر ہوا کہ بلاحظہ سے فقرہ الست اولی
بکم کے سوا یقین کرنے معنے اولے کے احتمال دوسرے معنونکا ہو
نہیں سکتا ساتوین طلب شہادت کرنا مرتضی علی ع کا لوگون
سے قسم دیکے بروز شوری اور مقام رحبہ میں بہ نسبت سننے اس
حدیث کے رسولخدا سے بروز غدیر اور ادائے شہادت کرنا لوگونکا
کہ اس حدیث کو اس روز رسولخدا سے سنا ہی جیسا کہ احمد حنبل نے مسند
میں اور اخطب خوارزم اور ابن مغازلی اور ابن مردویہ نے
اپنے کتاب مناقب میں لکھا ہی آٹھوین علاوہ روز غدیر
کے بھی اولے فرمانا رسولخدا کا امیر المومنین ع کو جیسا کہ روایت
ابن مردویہ میں ہی کہ فرمایا رسولخدا نے ان علیا اولی الناس بکم

بعد ہی اور احمد حنبل نے بنا بر روایت ابن بریدہ کے لکھا ہی کہ
رسولخدا نے فرمایا لا تقع فی علی فانہ منی وانا منہ وھو ولیکم بعدی
یعنے بدنگو علی کو کہ تحقیق وہ مجھسے اور مین اوس سے ہون اور وہ
اولی بتصرف ہی تم لوگون مین بعد میرے اور ترمذی اور حاکم نے
روایت کی ہی عمران بن حصین سے کہ رسول خدا نے فرمایا ما تریدون
من علی ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مومن من بعدی یعنے
کیا چاہتے ہون تم علی سے کہ تحقیق علے مجھسے ہی اور مین اوس سے
ہون اور وہ اولی بتصرف ہی ہر مومن کا بعد میرے اور سابق
کلام مین مذکور ہو چکا کہ ولی اور والی ایک معنے رکھتے ہین اور
سوا اسکے دوسرے الفاظ بھی ہم معنے اولے بتصرف کے رسولخدا
نے حق امیر المومنین مین ارشاد فرماے ہین جیسا کہ ابن مردویہ
نے کتاب مناقب مین باسناد انس بن مالک کے لکھا ہی کہ رسولخدا
نے سلمان سے فرمایا یا سلمان ان خلیفتی ووصیی ووزیری وخیر
من اخلفہ بعدی علی بن ابیطالب یودی عنی دینی وینجز موعدی
یعنے ای سلمان تحقیق کہ خلیفہ میرا اور وزیر میرا وصی میرا اور بہتر
اوس سے کہ جسکو چھوڑون مین بعد میرے علی ابن ابیطالب ہی
کہ احکام دین کو میرے پہونچاویگا اور وعدہ کو میرے بجا لاویگا
لیکن تفرنیہ دافضحہ معنے اولے متصرف پر آیہ تصرف یا ایہا الرسول
بلغ الخ ہی جیسا کہ مذکور ہوا اسواسطے کہ جب تک اہتمام کیسے امر مین

تو حق تعالی اپنے رسول کو اس طرح سے تاکید اور مبالغہ واسطے
تبلیغ کے حکم کرتا اور سوا اولی تصرف کے کوئی امر کہ ایسا اہتمام
اسمین ہو متصور نہیں ہے دوسری دلیل یہ کہ شان اولی تصرف
پر آیۂ کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم ہو جیسا کہ بیان ہو چکا اسواسطے
کہ وہ امر کہ سبب اوسکے دین اتمام کو پہونچے سوا اسکے اولی
تصرف کے کوئی امر دوسرا نہیں ہوا اور کوئی چیز دوسری
بعد نازل ہونے اس آیت کے صورت میں نہیں آویگی
کہ وجہ اکمال دین اور اتمام نعمت کا ہوا اسلئے رسولخدا نے
اوس روز فرمایا الحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضا
الرب برسالتی وولایۃ لعلی بن ابیطالب گیارھویں شعر
آفندی علی عمرکا ولم ار مثل ذا الیوم یوما ؛ واشقلها حقا
اضیعا لیے نہیں دیکھا میں نے مثل اس روز کے کوئی روز
اور نہیں دیکھا میں نے مثل اس حق کے کوئی حق کہ ضائع
ہوا ہو اور ابیات اس شعر کو ذاتی الدین مجدوی نے کتاب منہاج الفضا
میں اور سبط ابن جوزی نے مرآۃ الزمان میں نقل کیا ہے
بارھویں یہ دو شعر حسان ابن ثابت انصاری کے جو کہ
اشعار تہنیت روز غدیر کے ہیں ینادیہم یوم الغدیر نبیہم
واسمع بالنبی منادیا فقال لہ قم یا علی فانی رضیتک
من بعدی اماما وہادیا ترجمہ ان دونوں شعروں کے

چاہیئے کہ مولا کرنا تھا اوسکو غدیر خم کو نبی اوسکا مقام غدیر خم مین
پہلے یعنی علی کو کہ خوشی ہمارے اسکی ہے کہ تو بعد ہمارے امام اور
رہنما ہو اور روایت کیا ہے ان دو شعرون کو جو دوسرے شعرا
کے اخطب خوارزم نے مناقب مین ساتھ اسناد کے ابی سعید خدری
سے کہ بعد اسکے کہ رسول خدا نے من کنت مولاہ الخ فرمایا بروز
غدیر خم حسان نے باذن اور حکم رسولخدا کے اشعار تہنیت کے کہی
اور ذکر کرنا اون سب شعرون کا اور مذکور کرنا اور قصاید شعرا
فصحای عرب کا اس رسالہ مختصر مین مناسب نہین ہے
تیرھوین روایت کرنا اخطب کا باسناد عبد الرحمن ابن لیلی سے
اور اوسنے اپنے باپ سے کہ کہا اوسنے روز غدیر خم مین رسولخدا
نے کہ علی مولی ہر مومن اور مومنہ کا ہے اور کہا خاص علی سے
کہ انت امام کل مومن و مومنۃ بعدی یعنے تو ہے امام ہر مومن
اور مومنہ کا بعد میرے اور یہی اخطب نے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ رسولخدا نے خاص علی سے کہا انت ولی کل مومن و
مومنۃ بعدی یعنے تو ہے اولی بتصرف ہر مومن اور ہر مومنہ کا
بعد میرے چودھوین قول ابن معازلی کا بعد اقرار صحت اس
حدیث کے کہ مین نہین جانتا کسواسطے مخصوص ہے علی ابن ابیطالب
ساتھ اس فضیلت کے اور دوسرے اوسمین شریک نہوے
پندرھوین قول محمد ابن طلحہ شافعی کا مطلب السؤال

مین کہ لفظ من کا افادہ عموم کا کرتا ہی دلیل اسپر ہی کہ جو شخص کہ رسولخدا کا مولیٰ
اور صاحب اختیار اوسکا ہی علی بھی بہ نسبت اوسکی ایسا ہی ہی اور یہ حدیث
صریح ہی اس باب مین کہ رسولخدا نے علیؑ کو مخصوص کیا ہی ساتھ اوس درجہ
اور منقبت کے کہ کوئی شخص جانب رسول سے ساتھ اس درجہ کے
بہرہ مند نہین ہوا منجملہ ان حدیثون قصہ حارث بن نعمان فہری اور ملخص اس روایت
کا یہ ہی کہ ثعلبی نے کہ اکابر مفسرین اور اعاظم محدثین اہل سنت سے ہین
تفسیر مین اس آیت کے سال سائل بعذاب واقع کے روایت کی ہے
کہ جب خبر اس ارشاد رسولخدا یعنی من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے اطراف
اور جوانب مین مشہور اور منتشر ہوے اور سنا اسکو حارث بن نعمان فہری
نے کہ سردار قبیلہ فہر کا تھا شتر پہ سوار ہوا اور مدینہ مین آیا اور شتر سے
اوترکے خدمت رسولخدا مین آکے منازعت آغاز کے اور کہا اے محمد
ہمکو ساتھ وحدانیت خدا اور اپنی نبوت اور روزہ و نماز کے حکم کیا
تم نے اور قبول کیا ہمنے بعد اسکے تم ان چیزون پر راضی نہ ہوے
یہانتک کہ خلافت کو اپنے ابن عم کے سپرد کیا تمنے یہ کام خود کیا ہے
تم نے یا جانب خدا سے رسولخدا نے فرمایا قسم ہی اوس خدا کی کہ
نہین ہی خدا سوا اوسکے کہ یہ امر خدا کیطرف سے تھا پس حارث پھر اور
شتر کے طرف چلا اور کہا کہ اے خدا جو کچھ محمد کہتے ہین اگر حق ہی تو
حکم کر کہ آسمان سے ایک پتھر مجھپر گرے کہ مجھکو اسبات کے سننے کی
تاب نہین ہی ہنوز حارث اپنی شتر تک نہ پہونچا تھا کہ ایک پتھر آسمان سے

اوسکے سر پر گرا کہ اوسکے مقعد سے باہر نکل آیا پس نازل ہوئے یہ آیت سال
سائل بعذاب واقع لیس لہ دافع من اللہ ذی المعارج یعنے طلب کیا
ایک سائل نے اوس عذاب کو کہ واقع ہونیوالا ہی واسطے کافرون کے
کوئی شخص اوسکو دفع کرنیوالا نہین ہی اوس خدا کہ ہے صاحب آسمانو نکا
ہی پس ظاہر کہ یہ عنایت حارث سے بسبب ولی تصرف ہونے امیرالمومنین
کے ظہور مین آیا ستر ہوین غزالی نے کہ پیشوائی مسلم الثبوت اہل سنت
ہین کتاب سر العالمین کے مقالہ چہارم مین لکھا ہی کہ لکن اسفرت الحجۃ وجہہا
وجمعت الجماہیر علی متن الحدیث فی یوم الخم باتفاق الجمیع وہو یقول من کنت
مولاہ فعلی مولاہ فقال عمر بن الخطاب بخ بخ یا ابا الحسن اصبحت مولای
ومولا کل مومن ومومنۃ وقال بعد اذالک ہذا التسلیم ورضی وتحکم ثم
بعد ہذا غلب الہوی فی قعقعۃ الرایات واشتباک ازدحام الخیول وفتح
الامصار وسقاہم کاس الہوی فحملہم الی الخلافۃ فعادوا الی الخلاف الاول
فنبذوہ وراء ظہورہم فاشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون یعنے لیکن
روشن ہوئے وجہ حجت اور دلیل اور اجماع کیا جمہور نے اوپر حدیث غدیر کے
کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ جسکا مین مولی ہون اوسکا علی مولی ہے
اور عمر بن خطاب نے کہا مبارک ہو تمہین اے علی تم مولی ہوئے میرے
اور ہر مومن اور ہر مومنہ کے بعد اسکے کہا یہ تسلیم اور رضا ہی ولایت
علی کا اور گردن جھکانا ہی حکم رسول خدا پر پس بعد اس تسلیم اور انقیاد کے
غالب ہو خواہش ریاست اور شوق اوٹھانے ستون خلافت کا اوس

پر چمون کا علمون کے اور لٹینا ہوا کا اور حرکت انکی اور اضطراب انکا چلنے کے وقت اور نشانو نکا چلنا آگے اور پیچھے اور مشبک نظر آنا اوس ہیئت حاصلہ کا جو چلنے سے اور وضع دست دپا سے گھوڑون کے معلوم ہوتے ہے اور شوق فتح کرنے شہرونکا اور رالیچ نے ان امور کے اوس جماعت کو جام شراب ہوائے نفس پلایا اور ایسا کیا کہ خلافت کو اونسے لیا اور پہر گئے حالت کہ جسپر قبل اسلام کے تھے اور عہد اور پیمان روز غدیر کو توڑ ڈالا اور خریدکیا ساتہ اس عہد شکنی کے اندک اور بے اعتبار چیز کو پس بد ہی وہ چیز جسکو خریدکیا اونہون نے فقط پس مخفی نرہی کہ ہر ایک وجہ وجوہ مذکورہ ہے بالاستقلال یعنے بدون احتیاج دوسرے وجہ کے مقتضی اسکے ہے کہ مراد مولے سے اولی بتصرف ہی ہیہ جاسے بلاخطہ مجموع ان وجوہ کا اور ہرگاہ ثابت اور متحقق ہوا کہ مراد مولے سے اولے متصرف ہی تو لاریب علی ابن ابیطالب بعد رسولخدا کے خلیفہ اور امام ہین اسواسطے کہ مراد خلافت سے نہیں ہے مگر اولی بتصرف ہونا امت مین بارشاد خدا اور رسولخدا صلے اللہ علی ما ہذا تاانز نجملہ تفسیر ثعلبی اور مناقب خطب خوارزم اور صحیح نسائی اور جمع بین الصحاح الستہ اور مناقب ابن مغازلے مین ہے کہ جب علی ابن ابیطالب نے حالت رکوع مین انگوٹھی سائل کو عطا کی تو اونکے شان مین یہ آیت نازل ہوئی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ یعنے نہین ہی ولی تمہار امگر خدا اور رسولخدا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور برپا کہتے ہین نماز کو اور دیتے ہین زکوۃ کو

گواہی حالتیں کہ رکوع میں دیے ہیں اور سیوطی اور فخر رازی اور نیشاپوری
اور ابن الصباغ اور واحدی اور سمعانی اور بیہقی اور صاحب مشکوٰۃ اور
مولف مصابیح وغیرہ مفسرین اور محدثین نے سدی اور حسن بصری اور
اعمش اور عتبہ ابن حکیم اور غالب ابن عبد اللہ اور قیس ابن ربیع اور
عبایہ ابن ربعی اور ابن عباس اور ابوذر اور جابر وغیرہم سے روایت کی
ہے کہ یہ آیت شان مرتضیٰ علیہ السلام میں نازل ہوئی اور ثعلبی نے روایت کی ہے اور مختصر
اوسکا یہ ہے کہ جب علی نے انگوٹھی سائل کو رکوع میں دی تو رسول خدا
نے بعد فراغ نماز کے سر آسمان کیطرف کیا اور کہا اللہم اشرح لی صدری
ویسر لی امری واجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ظہری یعنی
اے خدا کشادہ کر میرے سینہ کو اور آسان کر مجھ پر میرے کام کو اور
وزیر کر واسطے میرے اہلبیت سے کہ وہ علی ہے اور قوی کر اوس سے
میری پشت کو اور ابھی تمام نہیں کیا تھا رسول خدا نے کلام کو کہ نازل ہوئے
جبرئیل اور کہا اے محمد پڑھو انما ولیکم اللہ الی آخر آیۃ اور قاضی عضد نے
مواقف میں اعتراف کیا ہے کہ اجماع کیا ہے مفسرین نے اوپر اوسکے کہ الذین آمنوا سے
اس آیت میں علی ہیں اسواسطے کہ یہ آیت اونکی شان میں نازل ہوئی
جبکہ انگوٹھی کو سائل کو دیا نماز میں حالت رکوع میں اور اسیطرح
ملا سعد الدین نے شرح مقاصد میں اور ملا علی قوشجی نے شرح تجرید میں وارد
کیا ہے کہ باتفاق جمیع مفسرین کے یہ آیت شان علی میں نازل ہوئی ہے وقت
عطا کرنے انگوٹھی کے سائل کو حالت رکوع میں اور ابن حجر نے صواعق محرقہ

اور مناقب ابن مغازلی اور صحیح مسلم مین مذکور ہوا اور صراط المستقیم مین کہ تصانیف شیخ ... زبیان سے منقول ہی کہ اگر چاہو کہ بلندی مرتبہ اور درجہ امیر المومنین نزد درگاہ الہی مین اور قدر و منزلت اوس مسند نشین تخت سلونی کو معلوم کرو تو تفسیر قول اھدنی ربی الی صراط مستقیم مین تامل کرو کہ مفسرین علماء اور محققین عرفاء نے کہا ہی کہ مقصود الہی اس خطاب سے یہ ہی کہ کہدے تحقیق کہ مجکو ہدایت کی میرے پروردگار نے محبت علی ابن ابیطالب کے اور یہ مرتبہ بالاترین مراتب ممکنہ بشر کے ہی کہ حضرت خاتم انبیاء بامر الہی اظہار ایسے مرتبہ علی کا کرے چنانچہ محمد ابن محمود کرمانی شافعی نے اپنے کتاب مین نقل کی ہی کہ حضرت رسالت پناہ سجدہ شکر مین فرماتے تھے الہی بحق علی ولیک اغفر لی بنبیک یعنے اے خدا بحق علی کہ ولی تیرا ہی بخش دے مجکو کہ نبی تیرا ہی اور اخطب خوارزمی نے مناقب مین نقل کی ہی کہ ... جب سید الثقلین نے امیر المومنین و فاطمہ و سبطین کو اپنے عبا مین داخل کیا تو ہاتھ کو اس دعا کے ساتھ اوٹھایا اللھم ... یعنے خداوندا حشر کو میرا اون ... کہ دوستدار ان لوگون کے ہین از انجملہ صحیح بخاری اور صحیح ابوداؤد اور جمع بین الصحاح اور جامع ترمذی اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل اور وسیلۃ المتعبدین اور تفسیر ثعلبی اور تفسیر واحدی اور مصابیح اور تحفۃ الاحبا مین ہی کہ شان علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین مین نازل ہوئی یہ آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنے سوا اسکے نہین ہی کہ ...

چاہتا ہے کہ لیجاے تم سے گناہ اور یہی گواہی اہلبیت رسالت اور پاک کرنے تمکو بھی سے پاک کرنے پر اور جزو چہارم صحیح بخاری اور صحیح ابوداؤد اور جمع بین الصحاح الستہ اور جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل مین بطریق متعددہ اور تفسیر ثعلبی مین بھی باسناد عدیدہ اور مصابیح مین ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوے تو رسولخدا نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اپنی عبا اوڑہا دی اور فرمایا اللھم ہولاء اہلبیتی یعنے خداوندا یہ لوگ ہین اہلبیت میرے اور صحیح ابوداؤد اور جمع بین الصحاح الستہ اور جامع ترمذی اور مسند احمد حنبل اور تفسیر ثعلبی اور مصابیح مین ہے کہ جب رسول خدا نے یہ ارشاد فرمایا تو ام سلمہ نے کہا کہ آیا نہین ہون مین اہلبیت سے تو فرمایا حضرت نے انک علی خیر یعنے تجکو نیکی نصیب ہے اور بعض کتب مذکورہ مین اسطرح سے بھی یہ روایت ہے کہ ام سلمہ نے کہا کہ مین نے اوٹھایا اوس گلیم کو تاکہ داخل ہوں مین ان لوگونمین تو رسولخدا نے گلیم کو میرے ہاتھ سے کہینچ لیا اور کہا انک علی خیر اور موطای مالک ابن انس اور رسالہ قوامیہ سمعانی مین ہے کہ چھ مہینے تک رسولخدا وقت نماز صبح علی اور فاطمہ کے مکان کے دروازے پر تشریف لاتے تھے اور کہتے تھے یا اہل البیت اور آیۂ شریفہ لیذہب اللہ عنکم الرجس الخ کو پڑہتے تھے پس احادیث صحیحہ متواترہ المعنے سے جو کتب معتبرہ مذکورہ مین موجود ہین صاحب انصاف کو یقین حاصل ہوتا ہے کہ مراد اہلبیت سے مرتضی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین صلوٰۃ اللہ علیہم ہین ازانجملہ

احمد حنبل نے مسند مین ابن عباس سے اور واحدی نے اسباب نزول مین
اور صاحب کشاف اور بغوی نے اپنی اپنی تفسیرون مین اور ابن حجر نے
صواعق مین اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین تفسیر مین اس
آیت کے قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ روایت کی ہے
کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ہمپر دوستی اونکی حضرت نے فرمایا علی
اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہین اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ
مین بھی تفسیر مین اس آیت کے بروایت سعید ابن جبیر کے لکھا ہے
کہ مراد قربیٰ سے آل محمد ہین اور ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ کہہ اے محمد
کہ طلب نہین کرتے ہم تم لوگون سے عوض رسالت اور رہنمائی کا
مگر دوست رکھنا تم لوگون کا میرے اقربا کو اور اوسیطرح یہ آیت ہے
انما انت منذر و لکل قوم ہاد یعنے نہین ہے تو اے محمد مگر ڈرانیوالا اس گروہ
کو عذاب الہی سے اور واسطے ہر قوم کے ہدایت کرنیوالا ہے کتب اہلسنت
مین روایات اس باب مین کہ مراد ہادی سے اس آیت مین امیر المومنینؑ
ہین بہت ہین منجملہ اونکے حافظ ابو نعیم نے کتاب مانزل فی القران مین
بسند ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تو
رسولخدا نے ہاتھ اپنا کاندہے پر مرتضیٰ علی کے رکھا اور کہا تو ہی
یا علی ہادی اور تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانے والے بعد ہمارے
اور ثعلبی اور فخر رازی نے اپنی اپنی تفسیر مین ابن عباس سے روایت
کے ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ مین ہم منذر ہون اور علی ہادی ہے

یا علی تجھسے ہدایت پاوینگے ہدایت پانیوالے بعد ہمارے اور ابوالعباس مشہور
با بن عقیدہ نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہی تفسیر مین اس آیت کے اور بطریق
متعدد روایت کے ہی کہ یہ آیت شان علی مین نازل ہوئی از انجملہ یہ
آیت ہی وقفوہم انہم مسئولون احمد حنبل نے ابی سعید خدری سے روایت
کی ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسولخدا نے فرمایا علیہ مسئولون عن ولایۃ
علی بن ابیطالب پس حاصل معنے اس آیت کا یہ ہی کہ باز رکھو خلایق کو محشر
مین کہ سوال کیے جاینگے ولایت علی بن ابیطالب سے اور حافظ ابونعیم نے
حلیہ مین اور واحدی نے اپنی تفسیر مین اور ابوالقاسم حسکانی نے شواہد التنزیل
مین اور ابن شیرویہ نے فردوس الاخبار مین اور ابن مردویہ نے مناقب
مین اور ابن حجر نے صواعق مین تفسیر مین اس آیت کے بہت سندون
سے روایت کی ہی کہ سوال کیے جائینگے لوگ محبت علی سے اور
حافظ محمد بن موسیٰ نے روایت کی ہی اپنے تفسیر مین سدی سے تفسیر
آیۂ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم مین کہ فرمایا رسولخدا نے ان ولایۃ علی تسئالون عنہا
فی قبورہم یعنے تحقیق کہ لوگ سوال کیے جاینگے ولایت علی ابن ابیطالب سے
قبرون مین بعد اسکے کہ انکی کچھ باقی نہیگا مرد مشرق اور مغرب اور دریا
اور جنگل مین مگر یہ کہ منکر اور نکیر سوال کرینگے کہ کون ہی پروردگار تیرا
اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کون ہی امام تیرا اور حافظ ابونعیم نے کتاب
منقبۃ المطہرین مین باسناد متعددہ روایت کی ہی بریدہ سے کہ مین
ایک روز خدمت رسولخدا مین تھا فرمایا حضرت نے کہ قسم ہی سا تھہ

حق اوس خدا کے کہ جان ہماری قبضہ قدرت مین اوسکی ہی کہ اپنی جگہہ سے حرکت نکرینگی دو پاؤن بندگی قیامت کے روز یہان تک کہ سوال کرینگے اوس چار چیز سے عمر سے اوسکی کہ کس کام مین تمام کیے اور مال سے اوسکے کہ کہان سے حاصل کیا اور کس مصرف مین صرف کیا اور محبت ہم اہلبیت سے پس عمر نے کہا کہ اے رسولخدا کیا ہی علامت آپ کے محبت کے بعد آپ کے پس حضرت نے ہاتھ علیؑ کے سر پر رکھا اور فرمایا کہ علامت محبت ہم اہلبیت کی یہ ہی جو شخص کہ اسکو دوست رکھے مجکو دوست رکھا ہی اور جو شخص کہ اسکو دشمن رکھے مجکو دشمن رکھا ہی واضح ہو کہ مفسرین اور محدثین اہل سنت نے تفاسیر اور کتب حدیث مین کثرت سے آیات قران کو شان حضرت امیر المومنینؑ نقل کیا ہی چنانچہ مسند احمد حنبل مین لکھا ہی کہ ابن عباس نے کہا ما فی القران آیۃ الا علی رأسها وقائدها وشریفها وامیرها یعنے کوئی آیت قران نہین ہی مگر علیؑ راس اور رئیس اوسکے اور باعث نزول اوسکا اور شریف اوسکے اور حکم کرنیوالے ساتھ اوس آیت کے ہین اور مسند احمد حنبل مین ہی کہ نزل فی علی سبعون آیۃ یعنے نازل ہوئین شان علیؑ مین ستر آیتین پس اس رسالہ مختصر مین نظر اختصار سات آیتین جو مذکور ہوئین اسیقدر مناسب اور کافی ہین اب ستر حدیثین کتب معتبرہ اور صحاح معتبرہ اہل سنت سے فضائل جناب امیر المومنینؑ اور اہلبیت طاہرینؑ مین نقل کیے جاتے ہین کہ اس مختصر مین اسیقدر کافی ہین از انجملہ حدیث منزلت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے خاص مرتضے علی سے انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی یعنے تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰؑ سے

تاکہ کوئی نبی نہیں ہو بعد میرے اور باسناد کثیر اور باخبار متعدد اثر حدیث نقل
کیے گئے ہیں کتب معتبر مثل مسند احمد حنبل اور مناقب اخطب خوارزم اور صحیح مسلم
اور صحیح ابی داؤد اور صحیح ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح بخاری اور
صواعق اور مناقب ابن مغازلی میں اور شافعی زادہ وغیرہ سے کہ علما سے
معتبرین اہل سنت سے ہیں اپنے رسالہ میں کہ اونہیں روایات کو اس حدیث
کے جمع کیا ہی نقل کیا ہی اس حدیث کو اونیس راویون نے کہ اکثر اونمین
اصحاب رسولخدا ہین پس کسیطرح سے شک نہین ہی صحت اور تواتر
اس حدیث کے اور یہ حدیث نص صریح ہی امامت پر امیر المومنین علی
ابن ابیطالب کے اسواسطے کہ رسولخدا نے ثابت کیا ہی اوس مرتبہ
منزلت کو واسطے علی کے اپنی نسبت کہ جو مرتبہ اور منزلت کہ ہارون کی
لیے بہ نسبت موسے کے تھی سوا نبوت کے اور بعض روایت مین جو
زیادتی اور اختلاف بعض عبارت کا ہی اوس اصل معنے مین کچھہ ضرر اور
اختلاف نہین ہی جیسے بعض روایت سے نقل کی ہے اس حدیث کے اما
ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون الخ کے عبارت ہی یعنے آیا راضی نہین ہو کہ
ہو تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے یا بنا بر بعض روایت کے بجائے لفظ الا کے
غیر کے لفظ ہی کہ دونون لفظون سے ایک ہی مراد ہی از انجملہ حدیث
ہی کہ فرمایا رسولخدا نے انی تارک فیکم الثقلین ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی
احدہما اکبر من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی
اہلبیتی الا وانہما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنے تحقیق کہ مین چھوڑتا

ہون درمیان تم لوگون کے ایسے دو چیزین بڑی مرتبہ کے کہ اگر تمسک کروگے
تم لوگ اونکو ہرگز گمراہی مین نہ پڑوگے بعد میرے ایک اون دونون مین سے
بڑی ہی دوسری سے کتاب خدا کی ہی اور وہ ایک نور ہے کھینچی ہوئی فرش سے
تک آسمان تک اور عترت میری کہ اہلبیت میرے ہین آگاہ ہو کہ یہ دو چیزین
آپس مین جدا نہوینگے یہانتک کہ آوین میرے پاس حوض کوثر پر اور اس
حدیث کو بروایات کثیرہ نقل کیا ہے اکابر علمای حدیث نے اپنی مصنفات
مین مثل احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلے نے مناقب مین اور مسلم
صحیح مین اور حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اور ترمذی نے اپنی صحیح مین
اور صاحب مشکوة نے مشکوة مین اور صاحب جمع بین الصحاح الستہ نے
جمع بین الصحاح الستہ مین اور اخطب نے مناقب مین اور ثعلبی نے تفسیر مین
اور صاحب مصابیح نے مصابیح مین اور ابن حجر نے صواعق مین اور ابن
حجر نے کہا ہے کہ روایت کیا ہے اس حدیث تمسک کو بیس ۲۰ شخصون سے
زیادہ نے اصحاب پیغمبر خدا سے اور یہ حدیث بھی متواتر اور دلیل ہے
اوپر حقیت امامت امیر المومنین کے اور بنابر بعض روایات کے اختلاف
بعض الفاظ کا اس حدیث کی عبارت مین مثل اسکے کہ بجاے لفظ تارک
کے مترک یا بجاے ثقلین کے خلیفتین اور مثل ان اختلافات کے جو واقع
ہوا ہی اصل معنے مین کچھ ضرر اور قباحت نہین ہے از انجملہ حدیث سفینہ
ہے کہ فرمایا رسول خدا نے مثل اہلبیتی کمثل سفینة نوح من رکب فیہا نجی
ومن تخلف عنہا غرق یعنے مثل میرے اہلبیت کے مثل نوح کے کشتی

کہ ہی جو شخص کہ سوار ہوا اوسمین اوسنے نجات پائی اور جسنے تخلف کیا
اوس کشتی سے غرق اور ہلاک ہوا یعنے جسنے کہ توسل اور پیروی صبری
اہلبیت کی اختیار کی اوسنے نجات پائی عذاب و ونج اور ہلاکت
آخرت سے اور جو تخلف کیا اون مین گرفتار ہوگا اس حدیث کو بروایات متعدد نقل کیا ہی
آیمہ حدیث نے مثل ابن مغازلی نے مناقب مین اور ابن حجر نے صواعق
اور احمد حنبل نے مسند مین اور صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ مین اور صاحب
فصول المہمہ نے فصول المہمہ مین اور بنا بر بعض روایات کے بجای لفظ
غرق کے ہلک ہی کہ دونون سے مراد واحد ہی از انجملہ حدیث مواخات
ہی کہ فرمایا رسولخدا نے مرتضے علیہ السلام سے کہ انت اخی فی الدنیا والاخرۃ یعنے
تو بھائی ہمارا ہی دنیا اور آخرت مین اس حدیث کو جمع بین الصحاح الستہ
اور سنن ابی داؤد اور صحیح ترمذی اور مناقب ابن مغازلی مین بطریق
متعدد روایت کی ہی کہ جب رسولخدا نے درمیان اصحاب کے عقد مواخات
کا باندہا اور حضرت نے علی کو کسی کا برادر نکیا تو علی نے سبب برادر
نکرنیکا پوچہا تو ساتھ یہ بیان فرمایا کہ آخر مین نے ترا الاپنے نفس کے
واسطے ہی از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین
اور صاحب مصابیح نے مصابیح مین اور اخطب نے مناقب مین اور ابن حجر نے
صواعق مین روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے انا مدینۃ العلم و علی
بابہا یعنے مین شہر علم کا اور علی ہی دروازہ اوس شہر علم کا اور روایت
حاکم مین بعد اس حدیث کے یہ عبارت حدیث ہی فمن اراد العلم

ذو اللباب الباب یعنے پس جو شخص کہ ارادہ کریگا علم کا پس تحقیق کہ اوسکو وہ باب ... ہوگا از انجملہ جامع ترمذی اور جمع بین الصحاح الستہ اور سنن ابی داود اور مناقب اخطب اور مناقب ابن مغازلے اور مصابیح مین ہی کہ رسولخدا کے پاس مرغ پختہ تھا پس فرمایا حضرت نے اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی یعنی خداوندا بھیج میرے پاس اوس شخص کو جو محبوب زیادہ تیرے خلق مین تیرے نزدیک ہو کہ کہاے میرے ساتھ اس مرغ کو پس آئے علی ابن ابیطالب اور تناول فرمایا مرغ کو ساتھہ رسولخدا کے از انجملہ ابن مغازلے نے کتاب مناقب مین روایت کی ہو کہ فرمایا رسولخدا نے کہ مکتوب علی باب الجنة قبل ان یخلق اللہ السموات والارض بالفی عام محمد رسول اللہ علی اخوہ یعنے لکھا ہوا ہو بہشت کے دروازہ پر قبل پیدا کرنے خدا کے آسمانون اور زمینون کو دو ہزار سال کہ محمد پیغمبر خدا اور علی بھائی اوسکا اور احمد حنبل نے بھی قریب اس مضمون کے روایت کی ہو از انجملہ حافظ ابو نعیم نے حلیة الاولیاء مین روایت کی ہو رسولخدا سے کہ فرمایا حضرت نے اخصمک یا علی بالنبوة فلا نبوة بعدی وتخصم الناس بسبع لا یحاجک فیہا احد من قریش انت اولھم ایمانا باللہ واوفاھم بعھد اللہ واقومھم بامر اللہ واقسمھم بالسویة واعدلھم فی الرعیة وابصرھم بالقضیة واعظمھم عند اللہ مزیة یعنے غالب ہوتا ہون تجھپر اے علی ساتھ نبوت کے اس لیے کہ نبوت نہین ہے بعد میرے اور غالب ہے تو انسان پر ساتھہ سات فضیلت کے منکر نہین ہو اونکا کوئی قریش

سے تو پہلے ہوا اُنسے ایمان مین ساتھ خدا کے اور وفا کی ہوا لا زیادہ
ہی ساتھ عہد خدا کے اور برتر ہوا ایمان مین قایم رہنے کے امر خدا مین اور
بہتر ہو ان سے برابر تقسیم کرنے مین اور عادل زیادہ ہو ان سے رعیت پر
اور بینا زیادہ ہو ان سے قضایا اور احکام مین اور بہت بڑا ہو انکا پیش خدا
زیادتی شرف اور منزلت مین اور نزدیک اس مضمون کے اخبار بھی
روایت کیے ہین از انجملہ احمد حنبل نے کتاب مسند مین اور ابن مغازلی نے
مناقب مین روایت کی ہے کہ ایک جمع اصحاب کے مکانون کے دروازے مسجد رسول مین

تھے پس ایک روز رسول خدا نے فرمایا کہ سدوا ہذہ الابواب الا باب
علی یعنے بند کرو ان دروازون کو سوا علی کے مکان کے دروازے کے
اور صحیح ترمذی مین بھی اسی مضمون کی روایت ہوا اور حافظ ابو نعیم
اصفہانی نے کتاب مناقب عباس مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے علی
سے کہا ان موسیٰ سئل ربہ ان یطہر مسجدہ لا یدخلہ جنب ولا یسکنہ الا
ہو و ہارون وانی سئلت ربی ان یطہر مسجدی لک و لذریتک
یعنے تحقیق کہ موسیٰ نے سوال کیا خدا سے کہ پاک کرے اوسکے مسجد کو
اور گذر نہ کرے اوسمین جنب اور ساکن نہ کرے اوس مسجد مین کسی
کو مگر موسیٰ اور ہارون کو اور بتحقیق مین نے سوال کیا خدا سے کہ پاک
کرے میرے مسجد کو اور حلال کرے اوسکو واسطے تیرے اے علی
اور واسطے تیرے ذریت کے بعد اسکے روایت کی ہے کہ حضرت
نے حکم کیا واسطے بند کرنے مکان ابوبکر اور عمر اور عباس کے دروازے

سے لوگ کنگ کیے لوگون نے پس رسولخدا منبر پر گئے اور کہا ما انا سددت ابوابکم
ولا انا فتحت باب علی ولکن اللہ سدّ ابوابکم وفتح باب علی یعنے مین نے
نہین بند کیا دروازون کو تمہارے اور مین نے نہین کھولا علی کے دروازہ
کو اور لیکن خدا نے بند کیا تمہارے دروازون کو اور کھولا علی کے دروازہ کو
اور صحاح مین ابی سعید خدری سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے علے
سے کہا لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک یعنے اے علے
حلال نہین ہے واسطے کسی کے کہ جنب ہو اس مسجد مین سوا میرے
اور تیرے از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہے کہ روز خیبر کے
ابوبکر نے علم کو اوٹھایا اور کفار کے طرف گئے اور بے فتح کیے پھری
اور دوسرے روز عمر نے علم کو اوٹھایا وہ بھی بے فتح کیے پھرے اور اوس
روز لوگون کو آزار و مشقت بہت پہونچے پس رسولخدا نے فرمایا انّ
دافع الرایة غدًا الی رجل یحبہ اللہ ورسولہ ویحب اللہ ورسولہ لا یرجع
حتی یفتح لہ یعنے تحقیق کہ مین دونگا کل البتہ علم کو کہ اوس شخص کو دوست
رکھتا ہے اوسکو خدا اور رسولخدا اور دوست رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کو نہ پھریگا
وہ یہانتک کہ فتح ہووے واسطے اوسکے خدا اوسکے روایت کی ہے کہ لوگ
اوس شب کو بیدار تھے اور مذکور کرتے تھے آپس مین کہ آیا کہ رسولخدا
کسکو علم دینگے اور جب صبح ہوئے لوگ رسولخدا کے خدمت مین حاضر ہوے ہر شخص کو
امید تھے کہ رسولخدا اوسکو علم دینگے اوس وقت رسولخدا نے طلب کیا علی کو
اوس حالتین کہ علی کے آنکھ مین آشوب تھا رسولخدا نے آب دہن

اپنا اونکے انکہہ مین ڈالا اور علم اونکو دیا اور فتح نصیب لشکر اسلام ہوے
بعض روایت سے بجای دافع الرایۃ کے لاعطین الرایۃ ہی اور بعض روایت
فقرہ یحبہ اللہ ورسولہ موخر اور فقرہ یحب اللہ ورسولہ مقدم ہی کہ یہ اختلاف
باعث اختلاف مطالب نہین ہین اور یہ حدیث روایت کی گئی ہی علاوہ
مسند احمد حنبل کے صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح اور مناقب ابن
مغازلے اور تاریخ طبری اور حلیہ ابو نعیم اور صواعق ابن حجر اور مناقب اخطب
خوارزم وغیرہا مین از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسولخدا
نے حق علی ابن ابیطالب مین فرمایا والذی نفسی بیدہ لولا ان تقول طوا
من امتی فیک ما قالت النصاری فی ابن مریم لقلت الیوم فیک مقالۃ
لا تمر بملاء من المسلمین الا اخذ التراب من تحت قدمک للبرکۃ یعنے قسم ہے
اوسکے کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہی اگر نہ کہتے گروہ کتنے
میری امت سے تیرے حق مین جو کچہہ کہتے ہین نصاری حق عیسی مین ہر آئینہ
کہتا مین آج کے روز تیرے شان مین چند سخن کہ نگذر کرتا تو اوپر کسی جما
کے مسلمین ہی مگر یہ کہ اوٹھاتے تیرے قدم کے نیچے کے خاک کو واسطے تبرک کے
از انجملہ صحیح ترمذی مین روایت کی ہی رسولخدا سے کہ حضرت نے ایک وقت کہ
جنگہہ علی کو بہیجا تہا تو کہتے تہے اللہم لا تمتنی حتی تریتنی علیا یعنے خداوندا نہ
موت دے تو مجہکو اوس وقت کہ علی کو دیکہون مین از انجملہ ابن حجر نے صواعق
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے کہا من اذی علیا فقد اذانی یعنے جس
نے کہ رنج دیا علی کو پس بتحقیق کہ رنج دیا ہی اوسنے مجکو از انجملہ ابن عبداللہ کہ

نے کتاب مستعاب مین لکھا ہی کہ روایت کی ہی ایک گروہ اصحاب نے کہ رسولخدا نے
علی سے کہا لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق یعنے دوست نرکھیگا
تجکو مگر مومن اور دشمن نرکھے گا تجکو مگر منافق ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین
روایت کیے ہی ام سلمہ سے کہ رسولخدا نے علی بن ابیطالب سی کہا لا یبغضک
مومن ولا یحبک منافق یعنے دشمنی نرکھیگا تجھسے مومن اور دوستی نرکھیگا
تجھسے منافق اور صحیح مسلم اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین اور مشکوۃ اور مسند
احمد حنبل اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحاح الستہ اور صحیح ترمذی مین بھی
مثل مضمون اس حدیث کے احادیث متواترہ المعنے منقول ہین ازانجملہ
ابن حجر نے صواعق مین روایت کیے ہی کہ فرمایا رسولخدا نے من احب علیا
فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ یعنے
جسنے دوست رکھا علی کو پس تحقیق کہ دوست رکھا مجکو اور جسنے کہ دشمن رکھا
علی کو پس تحقیق کہ دشمن رکھا مجکو اور جسنے دشمن رکھا مجکو پس تحقیق کہ
دشمن رکھا خدا کو اور احمد حنبل نے بھی مسند مین قریب اسی مضمون کے
روایت کی ہی ازانجملہ احمد حنبل نے بھی مسند مین قریب طریق سے نقل کیا ہی
کہ فرمایا رسولخدا نے من اذا علیا فقد اذانی ایہا الناس من اذا علیا
بعث یوم القیامۃ یہودیا او نصرانیا یعنے جو شخص کہ ازار دی علی کو تحقیق
کہ اوسنے ازار دیا مجکو اے لوگو جسنے ازار دیا علی کو اوٹھے گا روز قیامت
کو یہودی یا نصرانی ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسولخدا
نے فرمایا من سب علیا فقد سبنی یعنے جسنے ناسزا بات کہے علی کو پس تحقیق کہ

کہ اوسنے ناسزا بات کہی مجکو اور ابن حجر نے صواعق مین اور اخطب نے مناقب
مین ایسی مضمونکی روایت کی ہے ازانجملہ ابن حجر نے صواعق مین طبرانی اور حاکم
سے روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا النظر الی علی عبادۃ یعنے نظر کرنا طرف
علی کے عبادت ہے اور اخطب نے بہی مناقب مین ایسی مضمون سے روایت کی ہے
ازانجملہ امام عبادی نے کتاب مراسم الدین مین اور ابن فواک نے کتاب
فصول مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین اور صاحب کتاب اعتماد کہ فقہاے
حنابلہ سے ہے اور ابن ابی الحدید وغیرہم نے نقل کی ہے کہ جب رسالت پناہ
جنگ خیبر سے پہرے مقام صہبا مین وقت نماز عصر سر مبارک کو گود مین امیر المومنین
کے رکہے ہوے تہے کہ اثر وحی کا ظاہر ہوا اور زمانہ نزول وحی کو اسقدر طول
ہوا کہ آفتاب نے غروب کیا جب وحی نازل ہو چکی تو حضرت نے پوچہا کہ یا علی
نماز عصر کو تمنے پڑہا تہا کہا نہین یا رسول اللہ پس حضرت نے دعا کی کہ
الہی اگر علی تیری اطاعت اور تیرے رسول کی اطاعت مین تہا تو آفتاب
کو پہیر اوسکے واسطے کہ نماز عصر کو پڑہے آفتاب نکلا اور جب علی نماز
پڑہ چکی تو پہر غروب کیا طحاوی نے کہ اکابر علمائے حنفیہ سے ہے کہا ہے کہ راوی اس
حدیث کی سب ثقہ ہین اور احمد ابن صالح سے کہ اکابر علماے اہل سنت سے
ہے منقول ہے کہ حفظ کرنے مین اس حدیث کے غفلت نکرین مسند احمد حنبل
اور صحاح الستہ اور مناقب خطب و فصول المہمہ مین منقول ہے کہ روز جنگ
احد دوپہر سے عصر تک درمیان زمین اور آسمان کے صدا لا فتی الا
علی لا سیف الا ذوالفقار کے کان مین اہل زمین کے آتی تہی اور اختلاف

اسمیں ہے کہ آیا صدا دینے والے جبرئیل ہیں تھے یا دوسرا فرشتہ از انجملہ ابن طلحہ شافعی
نے اپنی کتاب میں بیہقی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقویہ والی ابراہیم فی خلتہ والی موسی
فی ہیبتہ والی عیسی فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو شخص چاہے
کہ دیکھے آدم کے علم کو اور نوح کے تقوی اور ابراہیم کے خلت اور موسی
کی ہیبت اور عیسی کی عبادت کو ہر ایک ان انبیاء سے ساتھ ایک ان
صفات کے موصوف تھے پس دیکھے علی ابن ابیطالب کو اور احمد حنبل نے مسند
میں اور بیہقی اپنی صحیح میں روایت کی ہے رسولخدا نے فرمایا من اراد ان ینظر
الی آدم فی علمہ والی نوح فی عزمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسی فی
فطنتہ والی عیسی فی زہدہ فلینظر الی علی بن ابیطالب یعنے جو شخص کہ
چاہے نظر کرے آدم کو اونکے علم میں اور نوح کو اونکے عزم میں اور ابراہیم کو
اونکے حلم میں اور موسی کو اونکے فطنت میں اور عیسی کو اونکے زہد
میں پس چاہیے کہ نظر کرے طرف علی ابن ابیطالب کے اور اخطب خوارزم
نے مناقب میں اور بغوی نے صحاح میں اور ابن مغازلی نے مناقب میں
قریب ایسے مضمونکے روایت کی ہے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب میں
روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے ان اللہ نصب علیا بینہ وبین خلقہ فمن
عرفہ کان مومنا ومن انکرہ کان کافرا ومن ساواہ بغیرہ کان مشرکا ومن
جاء بولایتہ کان فائزا یعنے بتحقیق کہ نصب کیا حقتعالی نے علی کو درمیان
اپنے اور خلق کے پس جس شخص نے کہ پہچانا علی کو وہ مومن اور جسنے انکار کیا

اوسی ہوا کافر اور جسنے برابر کیا اوسکو ساتھہ غیر کے ہوا مشرک اور جسنی اختیار
کی ولایت اوسکے ہوا فایز از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسولخدا نے عمار سے یا عمار اذا رایت علیاً سلک مع علی ودع الناس انہ
لن یدلیک فی ردای ولم یخرجک من ہدی یعنے ای عمار جس زمانہ مین کہ
کہ دیکھے تو علی کو کہ ایک راہ پر چلتا ہے اور سب لوگ اوس
راہ پر سے چلتے ہین کہ سوا سے راہ علی کے ہے تو چل تو علی
کے ساتھہ اور چھوڑ دے لوگونکو تحقیق کہ علی تجھکو بدی مین نہ ڈالیگا
اور ہرگز باہر نہ لیجائیگا ہدایت سے از انجملہ ابن حجر نے صواعق مین
روایت کی ہے دار قطنی اور ابن عباس سے کہ رسولخدا نے فرمایا علی باب حطہ
من دخل فیہ کان مومناً ومن خرج منہ کان کافراً یعنے علی باب حطہ ہے
جو شخص کہ داخل ہوا اوسمین ہوا مومن اور جو شخص کہ خارج ہوا اوس سے
ہوا کافر از انجملہ ثعلبی نے تفسیر مین اپنی روایت کی ہے کہ جب نازل ہوا
سورۂ اذا جاء بعد مراجعت رسولخدا کے غزوہ خیبر سے تو حضرت نے
فرمایا یا علی انہ قد جاء ما وعدت بہ جاء الفتح ودخل الناس فی دین اللہ
افواجاً وانہ لیس احدٌ احق منک بمقامی لقدمک فی الاسلام وقربک
منی وصہرک وعندک سیدۃ نساء العالمین یعنے ای علی تحقیق کہ ای
وہ چیز جسکا موعود ہوا تہا مین آی فتح اور داخل ہوے لوگ دین خدا مین
فوج فوج اور تحقیق نہین ہے کوئی سزاوار زیادہ تجھسے میری جانشینی مین
بسبب تیری سبقت کے اسلام مین اور تیرے قرابت کے مجھسے اور

دانا ہوتے تیرے اور تیرے پاس ہی بہترین زبان تمام عالم از انجملہ صحیح ابی داود
اور صحیح ترمذی مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علیٌ مني وانا من علي لا
يودي عني الا انا او علي یعنے علے مجھ سے ہی اور مین علے سی ہون نہ پہونچاویگا
کوئی مجھ سے احکام الہی کو مگر مین یا علیؑ از انجملہ ابن شیرویہ نے کتاب فردوس
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا الحق مع علي وعلي مع الحق لن يفترقا
حتي يردا علي الحوض یعنی حق ساتھ علے کے اور علے ساتھ حق کے ہی نہ مفارقت
کرینگے دونون یہانتک کہ وارد ہون دونون حوض کوثر پر اور حدیثین اس
مضمون کی کہ حق ساتھ علے کے ہی اور علے ساتھ حق کے کتب اہل سنت مین
متعدد موجود ہین از انجملہ شیخ معتمد حافظ محمد ابو بکر شیرازی نے اپنی تفسیر
کے تیسویں پارہ تفسیر وتنسیب روایت کی ہی کہ رسولخدا نے علی سی فرمایا یا ابا الحسن
ان امة موسي افترقت علي احدي وسبعين فرقة فرقة ناجية والباقون
في النار وان امة عيسي افترقت اثني وسبعين فرقة فرقة ناجية والباقون
في النار وان امتي ستفترق علي ثلث وسبعين فرقة فرقة ناجية والباقون
في النار فقلت يا رسول الله وما الناجية فقال المتمسك بما انت عليه واصحابك
یعنے اى علی بتحقیق کہ امت موسی اکہتر فرقہ ہوے ایک فرقہ ناجی ہوا
اور باقی سب اہل جہنم ہوے اور امت عیسے بہتر فرقہ ہوے ایک اہل
نجات ہوا اور باقی جہنمی اور امت میری قریب ہی کہ تہتر فرقہ ہو ایک فرقہ ناجی
ہوگا اور باقی دوزخ مین پس کہا مین نے یا رسول اللہ امت تمہاری مین فرقہ
ناجی کون ہی فرمایا وہ لوگ کہ پکڑنے والے ہونگے اوس طریقہ کو جسپر تو اور

تیرے اصحاب ہونگے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین عبداللہ بن
عباس سے روایت کی ہے کہ کہا رسولخدا سے سُنا مین نے کہ فرمایا تو ان الریاض
اقلام والبحر مداد والجن حساب والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن
ابیطالب یعنے اگر باغ قلم ہون اور دریا سیاہی اور جن حساب کرنیوالے
ہون اور انسان لکھنے والے ہون شمار نہ کر سکین فضائل علی بن ابیطالب کو
از انجملہ صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ فرمایا مرتضیٰ علی سلونی عن طرق السماء فانی
اعرف بہا من طرق الارض یعنے سوال کرو مجھسے راہون سے
آسمان کے پس تحقیق کہ مین جاننے والا زیادہ تر ہون انکا زمین کے راہون
سے از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا
نے قسمت الحکمۃ علی عشرۃ اجزاء فاعطی علی تسعۃ والناس جزء واحد
یعنے حکمت کو تقسیم کیا دس حصون پر پس عطا کی گئی علی کو نو جزء اور
اور ایک جزء مین سب لوگون کو دیا اور مناقب مین دوسری حدیث یہ ہے
کہ اعلم امتی علی ابن ابیطالب یعنے سب سے بڑا عالم میری امت کا علی ابن ابیطالب ہے
اور ثعلبی اور جمع کثیر مفسرین نے روایت کی ہے کہ مراد من عندہ علم الکتاب سے
آیت قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب علی ابن ابیطالب
ہین اور ظاہر معنے اس آیت کا یہ ہے کہ کہہ اے محمد کہ کافی شاہد ہے درمیان
ہمارے اور تم لوگون کے خدا اور وہ شخص کہ اوسکے پاس ہے علم کتاب کا
از انجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور ابن مغازلی نے مناقب مین روایت
کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا انا وعلی نور بین یدی اللہ یسبح ذالک النور ویقدسہ

من قبل ان یخلق آدم باربعة عشر الف عام فلما خلق اللہ تعالیٰ آدم رکب ذالک النور فی صلبہ فلم نزل فی نور واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب ففی النبوة وفی علی الخلافة یعنے ہم اور علیؑ ایک نور تھے خدا کے پاس تسبیح کرتا تھا وہ نور خدا کے ساتھہ تسبیح اور تقدیس کے چودہ ہزار سال قبل پیدا کئیے جانے آدم کے پس جب خلق کیا خدا نے آدم کو تو لایا اوس نور کو صلب آدم مین اور ایک صلب سے دوسری صلب مین منتقل ہوا وہ نور واحد یہانتک کہ وہ نور صلب عبد المطلب مین ہونچا پس مجہہ مین نبوت اور علیؑ مین خلافت متحقق ہوئی اور ابن مغازلی نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ان اللہ عز وجل انزل قطعة من نور فاسلنها فی صلب آدم فساقها حتی قسمها جزئین جعل جزءً فی صلب عبد اللہ وجزءً فی صلب ابیطالب فاخرج نبیا واخرج علیا وصیا یعنے تحقیق کہ حقتعالیٰ نے نازل کیا ایک نور کے ٹکڑے کو صلب آدم مین پس منتقل کیا اوس نور کو ایک صلب سے دوسرے صلب مین یہانتک کہ تقسیم کیا اوس نور کو ساتھہ دو جزء کے منتقل کیا ایک جزء کو صلب عبد اللہ مین اور دوسری جزء کو صلب ابو طالب مین پس باہر لایا مجکو نبی اور باہر لایا علی کو وصی

۴۴ ازانجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا نے لکل نبی وصی ووارث وان وصی ووارثی علی بن ابیطالب یعنے واسطے ہر نبی کے وارث اور وصی ہے اور تحقیق کہ وصی میرا اور وارث میرا علی ابن ابیطالب ہے ازانجملہ ۴۵ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی

کہ فرمایا رسولخدا نے انّ خلیلی و وزیری و خلیفتی و خیر من اترک بعدی یقضی دینی و ینجز موعدی علیّ بن ابیطالب یعنے تحقیق کہ دوست میرا اور وزیر میرا اور خلیفہ میرا اور بہتر اونسی جنکو چھوڑونگا مین بعد اپنے کہ حکم کرے میرے دین مین اور بجالاوے میرے وعدے کو علی ابن ابیطالب ہے از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر نے رسولخدا سے پوچھا کہ بعضے کہتے ہین کہ بہترین امت بعد آپ کے ابوبکر ہے اور بعضے کہتے ہین عمر ہے پس کون ہے بہترین امت کہ جب آپ وفات کرین او سکے تابع اور اقتدا کرین ہم لوگ رسولخدا نے فرمایا اتبعوا من اختار اللہ تعالیٰ بالامامۃ من بعدی و من اشتق لہ اسما من اسمائہ و من زوجہ ابنتی یا من عندہ و من وکل بہ ملٰئکۃ تقاتلون مع عدوہ و من ہو خیر امتی یعنے تابعداری کرو اوس شخص کے کہ حقتعالیٰ نے اختیار کیا ہوا سکو ساتھ امامت کے بعد میرے اور وہ شخص کہ اشتقاق کیا ہو خدا نے واسطے اوسکے ایک نام اپنے نامون سے اور وہ شخص کہ خدا نے اوسکے زوجہ کیا میرے دختر کو اپنی طرف سے اور وہ شخص کہ موکل کیا خدا نے اوسکے ساتھ فرشتون کو کہ جنگ کرین اوسکے دشمنون سے اور وہ شخص بہتر اس امت کا ہے عقبہ بن عامر نے کہا کہ مین نے کہا کہ کون ہے وہ جوان صفات کے ساتھ موصوف ہے اسی رسول خدا حضرت نے فرمایا علیّ ابن ابیطالب از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا من ناصب علیاً للخلافۃ بعدی فہو کافر و قد حارب اللہ و رسولہ و من شک فی علیٍّ فہو

کافر ہی یعنے جس شخص نے منازعت کی ساتھ علی کے امر خلافت مین بعد میرے اُس نے کفر کیا ہی اور تحقیق کہ جنگ کی اوس نے ساتھ خدا اور رسول کے اور جسنے شک کیا حق علی مین پس وہ کافر ہی ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین روایت کی ہی کہ رسول خدا نے کہا اللھم انی اقول کما قال اخی موسیٰ اجعل لی وزیرا من اہلی علیا اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری واشرکہ فی امری یعنی خداوندا مین کہتا ہون جیسا کہ کہا بھائی میرے موسیٰ نے حاصل اوسکا یہ ہی جیسا کہ موسیٰ نے درخواست کی کہ میرے بھائی ہارون کو وزیر میرا کر اور پشت میری اوس سے قوی کر اور اوسکو شریک کر میرے امر مین یعنے اولی التصرف اور ہادی خلق ہونے مین مین بھی کہتا ہون کہ وزیر میرا کر علی کو کہ میرے اہلبیت سے ہی اور بھائی میرا ہی اور قوی کر میرے پشت کو اوس سے اور شریک کر میرے امر مین یعنے اولے التصرف اور ہادی خلق ہونے مین ازانجملہ ابن مغازلی نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی ابن عباس سے کہ ہم مین بیٹھا تھا ساتھ طائفہ قریش کے نزدیک رسولخدا کے کہ ناگاہ ایک ستارہ نیچے اوترا پس رسولخدا نے فرمایا من انقض ہذا النجم فی منزلہ فھو الوصی من بعدی اور دوسرے روایت مین بجای الوصی کے الخلیفہ ہی یعنے جو شخص کہ ستارہ اوسکے گھر مین اوترے پس وہی وصی اور خلیفہ میرا ہی بر دوسرے روایت کے بعد میرے اوسوقت اوٹھے ایک گروہ بنی ہاشم سے اور دیکھا کہ وہ ستارہ علی کے گھر مین گرا پس قریش نے کہا تم دوستی علی مین گمراہ ہوگئی ہو پس نازل کیا حق تعالیٰ نے اس آیت کو والنجم اذا ہوی ما ضل صاحبکم وما غوی وما ینطق عن الہوی ان ھو الا وحی یوحی یعنے قسم ہی ستارہ کے جب طلوع

کرے یا غروب کرے کہ گمراہ نہین ہوا ہم صحبت تمہارا اہی قریش اور خطا نہین
کی اوسمین جو کچھہ کہ تمسے کہا اور وہ بات نہین کرتا از روی خواہش نفس کے
اور نہین ہی جو کچھہ کہ کہتا ہی مگر وحی کہ پہونچتی ہی جانب خدا سے ازانجملہ صاحب
کتاب بشارۃ المصطفے مین روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا علے کو زمان طفلی
مین اپنی سینہ پر لیکے کہتے تھے ہذا اخی و ولیّ وناصری وصفیّ وذخری وکہفی
وصہری ووصیّ وزوج کریمتی وامینی علے وصیّتی وخلیفتی یعنے یہ بہائی میرا ہی
اور دلی میرا اور مددگار میرا اور دوست میرا اور مایہ میرا اور پناہ میرا اور
داماد میرا اور وصی میرا اور شوہر میرے دختر کا اور امین میرا میری وصیّت
پر اور خلیفہ میرا اور لکہا ہی کہ رسولخدا جو لے کو علے کے سونے کیوقت ہلاتے
تھا اور ہمیشہ اونکو اپنی کاندہی پر چڑہا کے پہاڑون مین مکہ کے پہرتے تھے اور
طواف کرتے تھے ازانجملہ صاحب کتاب وسیلۃ المتعبدین نے اپنی اس کتاب
مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علیٌّ اخی وصہری وخلیفتی وعضدی
انّ اللہ لایقبل فریضۃً الّا بحبّ علی بن ابیطالب یعنے علی بہائی میرا اور داماد میرا
اور قوت بازو میرا ہی بتحقیق کہ خدا قبول نہین کرتا ہی کسے فریضہ کو مگر بسبب
دوستی علی ابن ابیطالب کے ازانجملہ حافظ ابونعیم نے حلیۃ الاولیا مین روایت
کی ہی کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا لمّا اسری بی لیلۃ المعراج فاجتمع علیّ
الانبیاء فی السّماء فاوحی اللہ تعالی الیّ سلہم یا محمّد بما ذا بعثتم قلت قالوا بعثنا
علی شہادۃ ان لا الہ الّا اللہ وعلی الاقرار بنبوّتک والولایۃ لعلیّ بن ابیطالب
یعنے جب مجکو شب معراج مین لیگئے آسمان پر جمع ہوے میرے پاس انبیاء

پس حقتعالی نے مجکو وحی بھیجی کہ پوچھو انبیا سے کہ ساتھہ کس چیز کے مبعوث ہوئے
تھے تو مینے اونسے پوچھا کہا انبیا نے کہ ہم لوگ مبعوث ہوئے اوپر گواہی دینے اسبات
کے کہ نہین ہی معبود لائق عبادت مگر اللہ اور اوپر اقرار کرنے تمہارے نبوت
اور ولادت علی ابن ابیطالب کے ازانجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین عبد اللہ
ابن عباس سے روایت کی ہی کہ اے علی رسولخدا کے گھر مین اور عایشہ نزدیک
حضرت کے بیٹھے تھے علی پس بیٹھے درمیان رسولخدا اور عایشہ کے اوسوقت
عایشہ نے کہا اے علی نہتھی تمکو جگہ بیٹھنے کے سوائے جگہہ میری پاس کے
پس رسولخدا نے ہاتھہ عایشہ کے پشت پر مارا اور کہا کہ لاتوذینی فی اخی فانہ
امیر المومنین وسید المسلمین وقائد الغر المحجلین یوم القیامۃ یقعد علی الصراط
فیدخل اولیائہ الجنۃ ویدخل اعدائہ فی النار یعنے نہ رنج دے تو مجکو رنج
دینی مین میرے بھائی کے پس تحقیق کہ وہ ہی امیر المومنین اور سید المسلمین اور
قائد الغر المحجلین روز قیامت کو صراط پر بیٹھے گا پس داخل کریگا اپنے دوستونکو
بہشت مین اور داخل کریگا اپنے دشمنون کو دوزخ مین ازانجملہ ابن ابی الحدید
نے شرح نہج البلاغۃ مین روایت کی ہی کہ رسولخدا نے فرمایا علی سے کہ لولا
انی خاتم الانبیاء لکنت شریکا فی النبوۃ فانک وصی نبی و وارثہ بل انت
سید الاوصیاء وامام الاتقیاء یعنے اگر نہوتا یہ کہ مین خاتم انبیا ہوتا
ہر آئینہ تو شریک ہوتا نبوت مین اور اگرچہ نبی نہین ہی تو لیکن وصی
نبی اور وارث اوسکا ہی تو بلکہ سردار وصیونکا اور امام متقیون کا ہی
ازانجملہ محمد بن یوسف گنجی شافعی نے کتاب کفایۃ الطالب مین روایت کی ہی

کہ کہا رسول خدا نے ستکون بعدی فتنۃ فاذا کان ذالک فالزموا علی
بن ابیطالب الزموہ فانہ اول من یرانی واول من یصافحنی یوم القیامۃ
وہو الصدیق الاکبر وفاروق ہذہ الامۃ یفرق بین الحق والباطل وہو
یعسوب المومنین وامام المتقین یعنی قریب ہی کہ بعد میرے فتنہ پیدا ہو پس جسوقت
کہ وہ فتنہ پیدا ہو پیروی کرو علے ابن ابیطالب کے اور اوسکے ملازمت
مین رہو تحقیق کہ وہ اول وہ شخص ہی کہ مجکو دیکھیگا اول وہ شخص ہی کہ مجھہ سی
مصافحہ کریگا روز قیامت مین اور وہ ہی صدیق اکبر اور فاروق اس امت کا ہی
کہ فرق کریگا درمیان حق اور باطل کے اور وہ ہی امیر اور سردار مومنون کا
اور پیشوا متقیونکا از انجملہ ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین روایت کی ہی
کہ فرمایا رسولخدا نے کہ جب پیدا کیا خدا نے آدم کو اور اونکی روح کو اونکے
بدن مین داخل کیا تو چھینکا آدم نے اور الحمد اللہ کہا پس وحی بھیجی خدا نے
آدم کو کہ حمد کی میرے بندہ میرے اور قسم ہی مجکو اپنی عزت اور جلال کے
کہ اگر نہوتے وہ دو بندی کہ مین چاہتا ہون اونکو پیدا کرون دنیا مین
پیدا نکرتا مین تجکو پس کہا آدم نے خدا وندا امیدوار ہون مین کہ یہ دو بندے
تیرے میرے نسل سی ہون خطاب آیا کہ ہان اے آدم سر اوپر اوٹھا اور
دیکھ آدم نے سر اوٹھایا اور دیکھا کہ لکھا ہی عرش پر لا الہ الا اللہ محمد
نبی الرحمۃ و علی مقیم الحجۃ من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقہ لعن
وخاب یعنی نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ محمد نبی رحمت ہین اور علی قایم کرنے
والے حجت خدا کے ہین جو پہچانے حق علے کا پاک اور طیب ہی اور جسنے

انکار کیا حق علیؑ سے ملعون و زنا نکارہ ہی از انجملہ ابن مردویہؒ نے کتاب مناقب میں
روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ نازل ہوے جبرئیل ایک صبح کو خوشحال پس
کہا مین نے ای محبوب میرے جبرئیل کیا ہی کہ تمکو بہت خوش دیکھتا ہون مین کہا
یا محمد کیونکر خوش نہ ہون مین حالانکہ روشن ہوئی آنکھ میری ساتھ اوس چیز
کہ بھلائی کی خدا نے تمہاری بہائی اور تمہاری وصی اور تمہاری امت کے پیشوا
علیؑ ابن ابیطالب کو پس کہا مین نے ساتھ کس چیز کے اکرام کیا میرے بہائی
اور میرے امت کے امام کو کہا مباہات کے خدا نے بسبب اوسکے عبادت
شب گذشتہ کے ملائک اور حاملان عرش سے اور کہا ای ملائک میری نظر
کرو میرے حجت کو میری زمین مین بعد میرے نبی کے کہ کیونکر خاک پر ملا ہی
اپنے منہ کو از روے تواضع اور عاجزی کے بسبب میری بزرگی اور عظمت کے
اشہدکم انہ امام خلقی و مولی بریتی یعنے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ وہ ہی امام
میرے خلق کا اور صاحب اختیار میرے خلق کا از انجملہ ابن مغازلی نے کتاب
مناقب مین روایت کی ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسولخدا نے یا علیؑ انت سید المسلمین
وامام المتقین وقائد الغر المحجلین ویعسوب الدین یعنی اے علی تحقیق کہ تو
سردار مسلمانونکا اور پیشوا پرہیزگارونکا اور پیشوا اون لوگونکا ہی کہ ساتھ
نور سعادت اور ایمان کے ممتاز ہین مثل امتیاز اون گھوڑون کے کہ
پیشانی اور چارون دست و پا اونکے سفید ہین از انجملہ ابن مغازلی نے
کتاب مناقب مین روایت کی ہی ابوایوب انصاری سے کہ رسولخدا صلعم نے فاطمہ
سے کہا یا فاطمہ ان اللہ اطلع الی الارض اطلاعۃ فاختار منہا اباک فجعلہ نبیا

ثم اطلع الیہا ثانیۃ فاختار منہا بعلک فاوحی الی فانکحتہ واتخذتہ وصیاً یعنی
ای فاطمہ تحقیق کہ حق تعالی نے نظر کی زمین پر نظر کرنے پر پس اختیار کیا اہل
زمین تیرے باپ کو پس بھیجا اوسکو ساتھ نبوت کے بعد اسکے نظر کے زمین پر
دوسری دفعہ پس اختیار کیا اہل زمین تیرے شوہر کو پس وحی بھیجی مجھکو پس
علیکو تجھکو اوسکے نکاح مین دیا اور کیا مینے اوسکو وصی اپنا از انجملہ اخطب
خوارزم نے کتاب مناقب مین روایت کی باسناد امیر المومنین علی ابن ابیطالب
سے کہ جناب رسولخدا نے فرمایا لما اسری بی الی السماء ثم من السماء الی السدرۃ
المنتہی وقفت بین یدی ربی عزوجل فقال لی یا محمد قلت لبیک وسعدیک
یا ربی قال قد بلوت خلقی فایہم رایت وطوع لک قلت یا ربی علیاً قال
صدقت یا محمد فہل اتخذت لنفسک خلیفۃ یودی عنک ولعلم عبادی
من کتابی مالا یعلمون قلت اختر لی فان خیرتک خیرتی قال قد اخترت لک
علیاً فاتخذہ لنفسک خلیفۃ ووصیاً ونحلتہ علمی وحلمی امیر المومنین حقالم ینلہا
احد قبلہ ولیست لاحد بعدہ یا محمد علی رایۃ الہدی وامام من اطاعنی ونور
اولیائی وہی الکلمۃ التی الزمتہا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ
فقد ابغضنی یعنی جب شب معراج مین مجھکو آسمان پر لیگئے بعد اسکے آسمان سے
سدرۃ المنتہی تک تو کھڑا ہوا مین سامنے اپنے رب کے خطاب آیا کہ ای
محمد کہا مینے حاضر ہون تیرے پاس ای پروردگار میرے کہا تحقیق کہ میری
مخلوقات سے کسکو فرمان بردار اپنا زیادہ پایا تونے کہا مینے ای پروردگار
میرے علیکو کہا سچ کہا تونے آیا لیا ہی تونے واسطے اپنے خلیفہ کہ پہونچاوے

احکام دین کو تیری امت کو اور تعلیم دے میرے بندون کو میری کتاب ہی اور جنچیز
کو کہ نہین جانتے ہین کہا مینے تو اختیار کرو واسطے میرے پس تحقیق کہ برگزیدہ
تیرا امیر برگزیدہ ہی اوسوقت خطاب الٰہی پہونچا کہ تحقیق کہ برگزیدہ کیا مینے
واسطے تیرے علیکو پس لے تو اوسکو واسطے اپنے خلیفہ اور وصی اور عطا کیا
مین نے اوسکو علم اور حلم اپنا اور وہ ہی امیر مومنونکا ہی کہ تحقیق کہ نہین پہونچا ہی
ساتھ اس مرتبہ کے خلافت سے کوئی شخص قبل اور نہوگا کوئی بعد اوسکے
اے محمد علےؑ علم ہدایت ہی اور امام اون لوگونکا ہی کہ اطاعت میری کرنیکے
اور روشنی بخشنی والا میرے دوستونکا ہی اور وہ ہی وہ کلمہ کہ لازم کیا مینے
اوسکو اوپر پرہیزگارون کے جو شخص کہ دوست رکھے اوسکو پس تحقیق
کہ دشمن رکھا اوسنے مجکو اور اخیر مین اسی حدیث کے روایت کی ہی کہ
حق تعالی نے خطاب کیا اپنے رسول کے اور فرمایا کہ لولا علیؑ لم یعرف حزبی
ولا اولیائی ولا اولیاء رسلی یعنی اگر علے نہوتا نہ پہچانا جاتا لشکر میرا اور
نہ دوست میرے اور نہ دوست میرے پیغمبرون کے از انجملہ اخطب خوارزم
نے روایت کی ہی ام سلمہ سے کہ کہا جسروزکہ نوبت میرے تھی کہ رسول خدا
کے پاس رہو نمین دیکھا مینے حضرت کو اونگلیان اپنی علےؑ کے اونگلیون مین
ڈالے تھے اوسحالت مین کہ تکیہ کیے تھے اپنی ہاتھ سے کاندہے پر علے کے
پس کہا حضرت نے کہ اے ام سلمہ باہر جا پس مین باہر گئی اور وہ
دونون آپس مین راز کہتی تھے اور مین سنتی تھی کلام کو لیکن سمجھتے نہ تھی
کہ کیا کہتے ہین یہانتک کہ مین آپ اپنی سے کہا کہ دوپہر دن آیا آگے آئی مین

اور کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن حضرت نے فرمایا مرحبا اور اپنی جگہہ پرجا
بعد اوسکے آپسمین راز کہنے مین مشغول ہوے یہانتک کہ ظہر کا وقت ہوا پس
اپنی بیٹے کہار ورمیر اگیا اور علی نے باز رکہا حضرت کو میری ملاقات سے
اوسوقت مین آگے گئے اور کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن رسولخدا نے
کہا مت آپس گئے مین اپنی جگہہ پر یہانتک کہ اپنی سے کہا مین نے کہ وقت زوال
کا ہوا باہر چل نماز کے جگہہ پر پس مین آگے آے اور کہڑے ہوے اور
کہا مین نے السلام علیکم مین آؤن پس نبی نے کہا آئین داخل ہوے اور
علی رکھی ہوے تھی اپنی ہاتھہ کو رسولخدا کے زانو پر اور دونون سر کو ایک دوسر
کے کان مین لیگئے تھے اور آپسمین راز کہتی تھی جب مین داخل ہوے اور
علی باہر گئے نبی نے میرے ساتھہ مہربانی کی اور بعد اسکے کہا یا ام سلمۃ
لا تلومینی فان جبرئیل آتانی من اللہ تعالی بامر ان اوصی بہ علیا من بعدی
وکنت بین جبرئیل و علی عن یمینی و علی عن شمالی فامرنی جبرئیل ان امر
علیا بما کان بعدی الی یوم القیامۃ فاعذرینی ولا تلومینی ان اللہ عزوجل
اختار لکل نبی وصیا فانا نبی ہذہ الامۃ و علی وصیی فی عترتی واہلبیتی و
امتی من بعدی یعنے اے ام سلمہ ملامت نہ کر مجکو اسواسطے کہ جبرئیل آئی
تہے اللہ تعالی کیطرف سے واسطے اوس امر کے کہ مین وصی کرون
ساتھہ اوس امر کے علی کو بعد اپنے اور تھا مین درمیان جبرئیل اور علی کے
جبرئیل میرے دہنی طرف تھے اور علی میرے بائین طرف اور امر کیا مجکو
جبرئیل نے کہ خبر دون مین علی کو ساتھہ اون چیزون کے کہ ہونگے بعد میرے

روز قیامت تک پس معذور رکھہ مجھکو اور ملامت نہ کر مجھکو تحقیق کہ خدائی
عزوجل نے اختیار کیا ہی واسطے ہر امت کے ایک پیغمبر کو اور برگزیدہ کیا ہی
واسطے ہر پیغمبر کے ایک جانشین کو اور مین نبی اس امت کا ہون اور
علیؑ جانشین میرا میری عترت اور میرے اہلبیت امت مین ہی بعد میرے
از انجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور تفسیر ثعلبی مین تفسیر من آیت ان اللہ
وملائکتہ یصلون علے النبی کے روایت کی ہی کعب ابن عجرہ سے کہ پوچھا اوسنے
رسولخدا کیونکر درود تمپر بھیجنا چاہئے حضرت نے فرمایا کہو اللھم صلی علی محمد
وآل محمد کما صلیت علے ابراہیم وآل ابراہیم یعنے خداوندا تو درود بھیج
محمد اور آل محمد پر جیساکہ تونے درود بھیجا اوپر ابراہیم اور آل ابراہیم کے
اور روایت ثعلبی اور بخاری اور موطائی مالک مین اسقدر عبارت
بعد عبارت مذکور کے زیادہ ہی کہ روایت مسلم مین نہین ہی انک حمید مجید
وبارک علے محمد وآل محمد کما بارکت علے ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید
انا نجملہ ابن حجر نے صواعق مین کہا ہی کہ نقل کیے ہی جمیع کثیر نے مفسرین سے
کہ مراد آل یسین سے قول حق تعالی سلام علی آل یسین مین آل محمد ہی از
صاحب کشاف نے تفسیر آیہ قل لا اسئلکم مین کہا کہ فرمایا رسولخدا نے
من مات علی حب آل محمد مات شہیدًا الا ومن مات علی حب آل محمد مات
مغفورًا الا ومن مات علی حب آل محمد مات تائبًا الا ومن مات علی
حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل محمد
بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر الا ومن مات علی حب آل محمد

یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا الا ومن مات علی
حب آل محمد فتح لہ فی قبرہ بابان الی الجنۃ الا ومن مات علی حب آل
محمد جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد
مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم
القیامۃ مکتوب بین عینیہ آیس من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض
آل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ حاصل معنے یہ ہین کہ جو کوئی کہ مرے دوستی
آل محمد پر اجر شہید اور توبہ کرنیوالیکا پاوے اور بخشا جاوے اور کامل
الایمان ہو اور ملک الموت اور منکر و نکیر سے خوشخبری بہشت کے
سنی اور قبر مین اوسکے دروازہ ہون بہشت سے اور فرشتہ رحمت
کے لئے اوسکے قبر زیارتگاہ ہو اور طریقہ ملت نبوی پر دنیا سے
جاوی اور جو کوئی کہ دشمنی آل محمد پر مری اور حاضر ہو روز قیامت
مین تو اوسکے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ
شخص محروم ہی رحمت خدا سے اور دنیا سے کافر جاوی اور خوشبو
بہشت کے اوسکے دماغ مین نہ پہونچے اور ابن حجر نے کہا ہی کہ روایت
ہوئی نبی سے کہ فرمایا حرمت الجنۃ علی من ظلم اہلبیتی واذانی
فی عترتی یعنے حرام ہی جنت اوس شخص پر کہ جو ظلم کرے میرے
اہلبیت پر اور رنج دی مجکو بسبب رنج دینے کے میرے اہلبیت
کو اور ثعلبی نے پہلے حدیث کو اپنے تفسیر مین جریر ابن عبد اللہ سے
اور دوسری حدیث کو علی ابن ابیطالب سی روایت کیا ہی انا نجلہ

صحیح بخاری اور جمیع بین الصحاح الستہ مناقب حضرت فاطمہ مین باسناد
روایت کی ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ یعنے فاطمہ
بہترین زنان جنت ہی اور جمع بین الصحاح مین ہی کہ رسولخدا نے فاطمہ سے کہا
الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء العالمین یعنے راضی نہین ہی تو ای فاطمہ
کہ ہو تو سردار زنان عالم اور صحیح مسلم مین بھی مثل اسکے حدیث روایت
ہوئی ہی لیکن اوسمین بجای العالمین کے المومنین ہی ازانجملہ صحیح مسلم اور
صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع بین الصحاح الستہ باسناد روایت کی
ہی رسولخدا سے کہ فرمایا فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا فقد اغضبنی یعنے
فاطمہ ایک ٹکرا مجھ سے ہی جو کوئی کہ غضب مین لایا اوسکو پس تحقیق کہ
غضب مین لایا مجکو اور قریب اس مضمون کے صاحب مشکوۃ نے مشکوۃ
مین بھی متفق علیہ بخاری اور مسلم اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ مین روایت
کی ہی اور حاصل مضمون اوس حدیث کا یہ ہی کہ تہمت کرنا فاطمہ پر تہمت
کرنا مجھپر ہی اور رنج دینا فاطمہ کو رنج دینا مجکو ہی ازانجملہ احمد حنبل نے مسند
مین روایت کی ہی کہ پکڑا رسول خدا نے ہاتھ حسنین کا اور کہا من احبنی
واحب ہذین واحب اباہما وامہما کان معی فی درجۃ الجنۃ یعنے جو شخص
کہ دوست رکھی مجکو اور ان دونون کو اور اونکے باپ اور مان کو
ہوگا ہماری ساتھ درجہ بہشت مین ازانجملہ اخطب خوارزم نے روایت
کی ہی ابن عمر سے کہ رسولخدا نے فرمایا من احب علیا قبل اللہ صلوتہ
وصیامہ وقیامہ واستجاب دعائہ الا ومن احب علیا اعطاہ بکل عرق

فی بدنہ مدینۃ فی الجنۃ الا ومن احب آل محمد امن من الحساب والمیزان و
الصراط الا ومن مات علی حب آل محمد فانا کفیلہ فی الجنۃ مع الانبیاء الا
ومن ابغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ ایس من رحمۃ اللہ
حاصل معنے یہ ہی کہ دوستی علی باعث ہی قبول ہونے نماز اور روزہ اور
دعا کے اور محب علی کو بعوض ہر قطرہ عرق کے کہ اوسکے بدن مین ہی ایک
شہر دیگا حق تعالی بہشت مین اور محب علی اور محب سائر اہلبیت امن مین
ہی حساب قیامت اور میزان اور صراط سے اور مین ضامن ہون کہ وہ
بہشت مین پیغمبرون کے ساتھ ہوگا اور روز قیامت مین دشمن آل محمد
کے دونون آنکھون کے درمیان مین لکھا ہوگا کہ یہ محروم ہی رحمت خدا سے
ازانجملہ صاحب کشاف نے روایت کی ہی باسناد رسول خدا سے کہ فرمایا
فاطمۃ مہجۃ قلبی وابناہا ثمرۃ فوادی وبعلہا نور بصری والائمۃ من ولدہا
امناء ربی وحبل ممدود بینہ وبین خلیقۃ من اعتصم بہم نجی ومن تخلف
عنہم ہوی یعنے فاطمہ جان میری قلب کے ہی اور دونون بیٹی اوسکے
پہل میری قلب کے ہین اور شوہر اوسکا نور ہی میری بینائی کا اور دوسری
آئمہ کہ اوسکے نسل سے ہین امین ہین خدا کے اور حبل ممدود ہین درمیان
خدا اور اوسکے خلق کے ازانجملہ احمد حنبل نے مسند مین اور اخطب نے
مناقب مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے النجوم امان لاہل الارض فاذا ذہب ذہبوا
واہلبیتی امان لاہل الارض فاذا ذہب اہلبیتی ذہب اہل الارض یعنی جیسا کہ ستارے
باعث امن اور بقا اہل آسمان کے ہین جب برطرف ہونگے اہل آسمان بہی برطرف

ہونگے اور اہلبیت میری بھی امان اور نگاہ رکھنے والے اہل زمین کے ہین
اور اونکے بقا سے اہل زمین باقی ہین اور جب یہ جائین گے جہان سے تو اہل
زمین بھی باقی نہ رہینگے از انجملہ مستدرک نے روایت کی ہی عبدالرحمن بن
عوف سی کہا او سنی کہ تو مجہہ سی اس حدیث کو قبل اسکے کہ موضوع ہون جھوٹے
حدیثین رسولخدا سی سنا ہینے کہ فرمایا کہ انا الشجرۃ و فاطمۃ فرعہا و علی لقاحہا
والحسن والحسین ثمرتہا و شیعتنا ورقہا و اصل الشجرۃ فی جنۃ عدن و سائر
ذالک فی الجنۃ یعنے مین درخت ہون اور فاطمہ شاخ اوس درخت کی
اور علی مایہ نخل تر اور حسن اور حسین پہل اور شیعہ ہم لوگونکے پتے اوسکی
اور اصل درخت کے بہشت مین از انجملہ ابن معازلی نے کتاب مناقب
مین روایت کی ہی باسناد علی ابن ابیطالب سے کہ رسول خدا نے فرمایا تختموا
بالعقیق فانہ اول حجر شہد للہ بالوحدانیۃ ولی بالنبوۃ و لعلی بالوصیۃ
ولولدہ بالامامۃ ولشیعتہ بالجنۃ یعنی انگوٹھی عقیق کی پہنو کہ عقیق پہلا پتھر ہی
کہ جسنے گواہی دی واسطے خدا کے وحدانیت کے اور واسطے ہمارے ساتھہ
نبوت کے اور واسطے علی ساتھہ وصی ہونے کے اور واسطے فرزندان
علی کے ساتھہ امامت کے اور واسطے شیعہ علی کے ساتھہ جنت کے از انجملہ
اخطب نے مناقب مین روایت کی ہی سلمان فارسی سے کہ رسولخدا نے
امیر کیا علی کو کہ ای علی انگوٹھی وہنی ہاتھہ مین پہنو کہ مقربین سی ہوگے
کہا علی نے یا رسول اللہ کون ہین مقربین کہا جبرئیل اور میکائیل
کہا علی نے یا رسول اللہ کس چیز سے انگوٹھی بناؤنین کہا بالعقیق الاحمر

فانہ جعل نحن قر اللہ بالوحدانیۃ ولی بالنبوۃ ولک بالوصیۃ ولولدک بالامامۃ
ولمحبیک بالجنۃ ولشیعتہ والدک بالفردوس یعنی ساتھ عقیق سرخ کے
پس تحقیق کہ عقیق پہاڑ ہی کہ جسنے اقرار کیا وحدانیت خدا اور میری نبوت
اور تمہاری وصی ہونیکے اور تمہاری فرزندون کے شیعون کے اہل فردوس
ہونیکا از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین روایت کی ہی امام زین العابدین
اور آپ نے اپنی والد بزرگوار امام حسین سے کہ رسولخدا نے علی سے فرمایا
یا ابا الحسن کلم الشمس فانہا تکلمک یعنے ای ابا الحسن بات کر آفتاب سے
پس تحقیق کہ وہ بھی بات کریگا تجھ سے اوسوقت کہا علی نے آفتاب
سے السلام علیک ایہا العبد المطیع اللہ تعالی پس کہا آفتاب نے و
علیک السلام یا امیر المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین یا علی انت
وشیعتک فی الجنۃ از انجملہ اخطب خوارزم نے روایت کی ہی جابر سے کہ کہا
تھا مین نزدیک رسولخدا کے کہ نمود ہوے علی ابن ابیطالب پس رسولخدا
نے کہا قد اتاکم اخی یعنے تحقیق کہ آیا تمہاری پاس بہائی میرا بعد اسکے منہ
طرف کعبہ کے کیا اور کہا والذی نفسی بیدہ ان ہذا و شیعتہ ہم الفائزون
یوم القیامۃ یعنے قسم ہی خدا کے کہ جان میری قبضہ قدرت مین اوسکے
ہی کہ یہ شخص یعنے علی اور شیعہ اوسکے پہونچنے والے ہین رحمت الٰہی
کو قیامت کے روز از انجملہ اخطب خوارزم نے مناقب مین ایک حدیث
کو کہ جسمین چند فضائل علی ابن ابیطالب کے مذکور ہین اور بروز فتح خیبر کے
رسولخدا نے علی سے ارشاد فرمایا ہی روایت کیا ہی کہ بعض فقری اوس

خدا و رسول اور ... ہمارے ... اور ... ہمارے ...

حدیث کے یہ ہین وانت وکل داخل فی الجنۃ من امتی وان شیعتک علی
منابر من نور حربک حربی وسلمک سلمی وسرک سری وعلانیتک علانیتی ودمک
دمی وان الحق معک حاصل معنی یہ ہے کہ اے علی تو پہلا شخص ہے کہ داخل
ہوگا جنت مین میری امت سے اور تحقیق کہ شیعہ تیرے نور کے منبرون
پر ہونگے جنگ کرنا ساتھ تیری جنگ کرنا ساتھ میری ہے اور صلح ساتھ تیرے
صلح ساتھ میری ہے اور راز تیرا راز میرا ہے اور گوشت تیرا گوشت میرا ہے اور حق
تحقیق کہ حق تیری ساتھ ہے از انجملہ صحیح مسلم مین روایت کی ہے سعد ابن
ابی وقاص سے کہ فرمایا رسولخدا نے لایزال الدین قائما حتی یقوم الساعۃ
ویلیہم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنے ہمیشہ پاے رہیگا دین قیامت تک
اور اوسپر بارہ خلیفہ ہونگے سب قریش سے اور جمع بین الصحاح الستہ
مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا لایزال الاسلام عزیزا الی
اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنے ہمیشہ اسلام عزیز رہیگا جب تک کہ ہون
بارہ خلیفہ سب قریش سے اور احادیث اس مضمون کے کہ بارہ خلیفہ
قریش سے ہونگے صحیح بخاری اور صحیح ابی داؤد اور جمع بین الصحیحین مین بھی
منقول ہین از انجملہ مسند احمد حنبل مین روایت کی ہے عباس ابن عبد المطلب
سے کہ فرمایا رسولخدا نے یا عم یملک من ولدی اثنا عشر خلیفۃ ثم یخرج
من ولدی یصلح اللہ امرہ فی لیلۃ واحدۃ یعنے اے چچا مالک کریگا خدا
میری فرزندون سے بارہ خلیفہ کو اور باہر آویگا مہدی میری فرزند سے
درست کریگا خدا اوسکے امر کو ایک رات مین از انجملہ اخطب خوارزم

نے ایک حدیث طولانی سلمان راعی سے حال شب معراج مین روایت کی ہے کہ بعض فقرے اوسکے مقام خطاب حقتعالی مین بقدر ضرورت اس مقام کے یہ ہین یا محمد انی خلقتک و خلقت علیا و فاطمۃ والحسن والحسین والائمۃ من ولدہ من نوری و عرضت ولایتکم علی اہل السموات والارض فمن قبلہا کان عندی من المومنین ومن جحدہا کان عندی من الکافرین یعنے اے محمد تحقیق کہ پیدا کیا مین نے تجکو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور اون ائمہ کو کہ بیٹے اوسکے ہین اپنے نور سے اور ظاہر کیا مین نے تم لوگون کے دوستی کو اہل آسمان اور اہل زمین پر جسنے قبول کیا تم لوگون کے دوستی کو ہوا میرے نزدیک مومنین سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون کے دوستی کو ہوا میرے نزدیک کافرون سے اور جسنے انکار کیا تم لوگون کی دوستی کو ہوا نزدیک میرے کافرون سے یا محمد تحب ان تراہم قلت نعم یارب فقال التفت علی یمین العرش فالتفت فاذا بعلی و فاطمہ والحسن والحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر و علی بن موسی و محمد ابن علی و علی محمد و الحسن بن علی والمہدی فی ضحضاح من نور قیام یصلون وہو فی وسطہم کوکب دری یعنی اے محمد چاہتا ہے تو کہ دیکھے تو اون لوگون کے کہا مین نے ہان اے پروردگار میرے پس کہا متوجہ ہو داہنی طرف عرش کے جب متوجہ ہوا مین دیکھا مین نے علے اور فاطمہ اور حسن و حسین اور علے بن الحسین اور محمد بن علی اور جعفر بن محمد اور موسی ابن جعفر اور علی ابن موسی

اور محمد بن علی اور علی ابن محمد اور حسن ابن علی اور مہدی کو ایک نور مثل آب
تازک میں پڑے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور مہدی درمیان انکے مثل ستارہ
روشن کے تھے فقال یا محمد ہولاء الحجج پس کہا اے محمد یہ لوگ ہیں حجتیں ہماری
از انجملہ اخطب نے روایت کی ہے امیر المومنین علی ابن ابیطالب سے کہ رسولخدا
نے فرمایا انا واردکم وانت یا علی الساقی والحسن والرائد والحسین الامر وعلی
بن الحسین الفارط ومحمد بن علی الناشر وجعفر بن محمد السائق وموسی بن جعفر
محصی المحبین والمبغضین وقامع المنافقین وعلی بن موسی مزین المومنین ومحمد
بن علی منزل اہل الجنۃ فی درجاتہم وعلی بن محمد خطیب شیعتہم ومزوجہم الحور
العین والحسن بن علی سراج اہل الجنۃ یستضیئون بہ والہادی شفیعہم یوم
القیامۃ حیث لا یاذن اللہ الا لمن یشاء ویرضی یعنے میں وارد ہونیوالا
تم لوگوں پر ہوں حوض کوثر پر اور تو ہے اے علی ساقی اور حسن نشان دینے
والا حوض کا اور مقام عیش کا شیعوں کے اور حسین امر کرنیوالا اور علی ابن
الحسین پہلے آنیوالا حوض پر واسطے تہیہ اسباب کے اور محمد بن علی خبر کرنیوالا اور
جعفر ابن محمد آگے چلنے والا اور موسی ابن جعفر شمار کرنیوالا دوستوں کا اور
دشمنوں کا اور گرانیوالا منافقوں کا اور علی ابن موسی زینت دینیوالا مومنوں کا
اور محمد ابن علی جگہ دینے والا اہل جنت کو موافق اونکے مرتبہ کے اور علی ابن محمد
خطبہ کہنے والا شیعوں کا اور نکاح کرنے والا حور عین کا اونکے ساتھ اور حسن
ابن علی چراغ اہل جنت کا ہے کہ روشنی ڈھونڈھتے ہیں گے اوس سے اور مہدی
ہادی شفاعت کرنیوالا شیعوں کا ہے روز قیامت میں اس حیثیت سے کہ

رخصت نہین دیتا ہے خدا واسطے شفاعت کے مگر واسطے اوس شخص کے کہ چاہے
اور راضی ہوا زانجملہ اخطب نے روایت کی ہے سلمان سے کہا اونہنے کہ مین
داخل ہوا خدمت نبی مین اوسوقت کہ امام حسین ابن علی ران پر حضرت کے تھے
اور حضرت بوسہ لیتے تھے دونون آنکھون اور دونون لب کو اونکے اور
کہتے تھے اَنْتَ سَیِّدٌ بْنُ سَیِّدٍ اَبُو السَّادَاتِ اَنْتَ اِمَامٌ ابْنُ اِمَامٍ اَبُو
الْاَئِمَّۃِ اَنْتَ حُجَّۃٌ ابْنُ حُجَّۃٍ اَبُو حُجَجٍ تِسْعَۃٍ مِنْ صُلْبِکَ تَاسِعُہُمْ قَائِمُہُمْ یعنے تو
سید بیٹا سید کا باپ سادات کا تو ہے تو ہے امام بیٹا امام کا باپ اماموں کا
تو ہے تو ہے حجت خدا بیٹا حجت خدا کا باپ نو حجت خدا کا نوان اونکا قائم
اونکا ہے ابن ابی الحدید نے کہ جملہ مشاہیر اہل سنت سے ہین جلد اول
شرح نہج البلاغت مین کہا ہے کہ نزدیک ہم لوگون کے شک نہین ہے
اسمین کہ علی وصی رسول ہین اور نسبت دی ہے ساتھ عناد کے اوس
شخص کو کہ خلاف اسکے اعتقاد رکھے اور ایک جمع کثیر صحابہ سے اشعار
متضمن وصی ہونے اونحضرت کے نقل کئے ہین اور اون اشعار سے
کہ روایت کئے ہین عبد اللہ ابن سفیان سے ایک مصرعہ یہ ہے مصرعہ
وَصِیُّ النَّبِیِّ وَابْنُ عَمِّہٖ ۔ اور عبد الرحمن بن جعیل سے یہ ہے مصرعہ تملیا
وَصِیُّ الْمُصْطَفٰی وَابْنُ عَمِّہٖ ۔ اور ابو الہیثم سے یہ ہے مصرعہ اِنَّ الْوَ
اِمَامُنَا وَوَلِیُّنَا ۔ اور اخطب خوارزم نے مناقب مین عبد اللہ ابن رافع
روایت کی ہے کہ مدح مین اونحضرت کے کہا شعر عَلِیٌّ وَلِیُّ حَبِیْبِ الْمَجِیْدِ
وَصِیُّ النَّبِیِّ مِنَ الْعَالَمِیْنَا ۔ پوشیدہ نہین ہے کہ ہر ما قبل

ان شواہد واضحہ سے کہ اس رسالہ مین مختصراً مثل یکے از ہزار کتب معتبرہ اہل
سنت سے منقول اور مذکور ہوے جزم اور یقین حاصل ہوتا ہے کہ علی ابن
ابی طالبؑ امام اور مقتدائے خلق اور خلیفہ بلا فصل ہین اور بعد اونکے
گیارہ فرزند اونکے ایک بعد دوسرے کے اور یہ قول علمائے اہل سنت کا
کہ علی ابن ابی طالبؑ وصی رسولؐ علم مین تھے امام با فاصلہ نہ تھے ارباب
فہم سلیم کے نزدیک رکیک اور قابل عدم اعتنا ہے اسلئے کہ مراد وصی سے
سوا اسکے نہین ہے کہ شخص وصی متصدی امور موصی کا ہو بعد اوس کے
پس ہرگاہ حضرت رسولخدا نے حضرت علی مرتضیٰؑ کو وصی کیا تو چاہئے کہ
بعد رسول خدا اسکے احکام دین اور ہدایت امت اور حفظ شریعت بالکل
اونکے ساتھ تعلق رکھے نہ دوسرے کے ساتھ معہذا احادیث مذکورہ متضمن
معنے امامت اور خلافت کے بھی ہین اور سب دال ہین اسپر کہ جناب امیر
المومنینؑ علی ابن ابی طالبؑ بلا واسطہ اور بدون فصل امام اور خلیفہ
بعد رسالت مآبؐ کے ہین اور اوس تقدیر پر بھی کہ مراد علی سے وصے
علم مین ہے مدعی ثابت ہے اسواسطے کہ ہرگاہ وصی علم مین جناب امیر المومنینؑ
تھے تو وہ عالم احکام دین کے اور عارف قوانین شریعت اور حفظ ملت
حضرت رسولؐ کے تھے نہ غیر اونکا پس باوجود اونکے دوسرا کوئی ہرگز
مستحق خلافت کا نہین ہوسکتا الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بولایۃ
امیر المومنینؑ والائمۃ علیہم السلام مقصد دوم حالات مین بعض
اصحاب ذوی الاقتدار کے جانکہ اصحاب رسولخدا علی العموم ممدوح

ہوئیں ہیں بلکہ بعض انمیں سے بالیقین مذموم ہیں چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین
میں کہ متفق علیہ بخاری و مسلم ہے عبد اللہ ابن عباس سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے الا انہ سیجاء برجال من امتی فیؤخذ بہم ذات الشمال
فاقول یا رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک الی آخرہ
اور آخر حدیث میں یہ عبارت ہے مرتدین علی اعقابہم حاصل معنے یہ ہے
کہ قریب ہے کہ کچھ لوگوں کو میری امت سے اصحاب شمال میں کہ اہل جہنم ہیں
داخل کریں گے اور میں کہونگا اے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب میرے
ہیں پس فرمائیگا حق تعالے کہ تو نہیں جانتا کہ ان لوگوں نے کیا احداث کیا
ہے بعد تیرے جس وقت سے کہ یہ لوگ تجھ سے جدا ہوئے ہیں اوپر ایڑیوں
اپنی کے پھر گئے اور بھی جمع بین الصحیحین میں ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
یرد علی الحوض رجال من امتی فیحلئون عنہ فاقول یا رب اصحابی فیقول
لا علم لک بما احدثوا بعدک انہم ارتدوا علی ادبارہم القہقری حاصل
معنے یہ ہے کہ وارد ہونگے حوض کوثر پر کچھ لوگ میری امت سے پس
نکالے جائینگے اسوقت کہونگا میں کہ اے پروردگار میرے یہ لوگ اصحاب
میرے ہیں پس فرمائیگا حق تعالے نہیں ہے علم تجھکو اوس چیز کا کہ
احداث کیا ہے ان لوگوں نے بعد تیرے تحقیق کہ یہ لوگ مرتد اور بیدین
ہو گئے اور اپنے کفر اصلی کیطرف پھر گئے اور ایسے مضمون کے بہت حدیثیں
کتب معتبرہ اہل سنت مثل صحیح بخاری اور مناقب خوارزمی اور مسند
احمد حنبل وغیرہا میں بعبارت مختلف اور بمضمون واحد منقول ہیں بعض

معلوم ہوا کہ اصحاب میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ بعد وفات حضرت رسولخدا کے
احداث بدعت شرع میں کیا اور مرتد ہوگئے پس انہیں سے جناب ابوبکر
اور جناب عمر اور جناب عثمان ہیں ان بزرگواروں کی شان میں اخبار
احداث بدعت کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت میں کثرت سے ہیں کہ
اس رسالہ مختصر میں گنجایش نقل کے نہیں ہے ازانجملہ عبدالرحیم
بلستانی نے منتخب جامع الاصول سے اور موطاے مالک سے اپنے رسالہ
ارشاد الحنفا میں روایت ابو نصر کو نقل کیا ہے کہ جس روز جنگ احد
واقع ہوئے بہت صحابہ شہید ہوے ایک مقام میں نعشیں انکے
جمع کیں حضرت رسولخدا وہاں تشریف لائے اور نیکوی عاقبت پر انکی
شہادت دے تو ابوبکر نے کہا اے رسول خدا آیا نہیں ہیں ہم لوگ
بھائی انکے ایمان لائے ہم لوگ جیسا کہ یہ ایمان لائے ہیں اور جہاد کیا
ہم لوگوں نے جیسا کہ ان لوگوں نے جہاد کیا ہے حضرت رسول خدا نے
فرمایا ہان ایسا ہی ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ کیا احداث کروگے شرع
میں بعد میرے پس روئے ابوبکر اور کہا ہم لوگ احداث کرنیوالے
ہیں بعد آپکے ازانجملہ جمع بین الصحیحین میں ہے کہ ابوبکر تقسیم کرتے تھے
خمس کو موافق نص پیغمبر کے مگر نہیں دیتے تھے اقرباے پیغمبر کو
جیسا کہ حضرت دیتے تھے ازانجملہ نکال ڈالا اصحاب ثلثہ نے حی
علی خیر العمل کو اذان اور اقامت سے اور زیادہ کیا الصلوٰۃ
خیر من النوم کو جیسا کہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین میں لکھا ہے ازانجملہ

احمد حنبل نے مسند مین لکھا ہے کہ سید انبیا ہرگز بعد غسل جنابت وضو نہین کرتے تھے اور صحیح سجستانی اور حلیہ ابونعیم مین حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے کہ جو شخص کہ وضو کرے بعد غسل جنابت کے وہ اہل اسلام اور امت سے ہماری نہین ہے آور اصحاب ثلثہ نے خلاف اسکے حکم دیا اور یہ بدعت ابتک جاری ہے آز انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے کہ سید کائنات نماز ظہرین اور مغربین کو ملاکے پڑھتے تھے اور اصحاب ثلثہ نے اس حکم کو ناجایز قرار دیا ہے آز انجملہ جمع بین الصحیحین مین ہے کہ منع جہر بسم اللہ مین سے کیا کہ ہمراہ میت کے نہو باوجود اس کے کہ صحاح مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے حکم دیا تھا آز انجملہ مسند احمد حنبل اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ پیچھے جنازہ کے چلو اور حضرت پیچھے جنازہ کے چلتے تھے برخلاف اسکے حکم دیا کہ آگے جنازہ کے چلین اور اگرچہ اکثر ان بدعتون سے زمانہ جناب ابوبکر مین جاری ہوئین لیکن ساتھ کوشش جناب عمر کے اور جناب عثمان بھی اون بدعتون پر عمل کرتے رہے آز انجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین مین ہے کہ بروز چہارم خلافت اپنے عمر نے منبر پر کہا کہ جو شخص کہ مہر اپنی زوجہ کا چارسو درہم سے زیادہ قرار دے اوسکو لیکے داخل بیت المال کرونگا ایک عورت نے کہا کہ تو منع کرتا ہے اوس چیز کو کہ جو خدا نے قرآن مجید مین حلال کیا ہے واسطے ہمارے اور اس آیت کو پڑھا ان آتیتم احدٰہن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا عمر

شرمندہ ہوئے اور روئے اور کہا کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات
فی الحجال یعنے سب لوگ فقیہ زیادہ ہیں عمر سے یہاں تک کہ عورتیں گھروں
میں از انجملہ تفسیر کشاف اور جمع بین الصحیحین میں ہے کہ عمر نے اپنے زمانہ خلافت
میں حکم ساتھ رجم زن حاملہ کے کیا حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اگر تجھکو
اس عورت پر سلطنت ہے نہیں ہے سلطنت اوسپر جو اوسکے شکم میں ہے
عمر نے کہا لولا علی لہلک عمر یعنے اگر نہوتے علیؑ تو عمر ہلاک ہوجاتا از انجملہ
مسند احمد حنبل میں ہے کہ عمر نے اپنے عہد خلافت میں چاہا کہ مجنون پر حد جاری
کرے امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حد اوسکو نہ مارو کہ اوٹھایا گیا ہے قلم مجنون
سے عمر نے کہا لولا علی لہلک عمر اسی طرح سے بہت سے مقدمات میں
اور بدعت اور جہل جناب خلیفہ ثانی کا ظاہر ہوا اور حضرت امیر المومنینؑ
نے تنبیہ فرمائی اور جناب خلیفہ ثانی نے وہی کلمہ کہا یہاں تک کہ ستر
مرتبہ سے زیادہ نوبت اس کلمہ کے کہنے کی آئے از انجملہ جمع بین الصحیحین میں
ہے کہ ایک شخص نے عمر سے پوچھا کہ ہرگاہ جنب ہوئیں اور پانی نہ پاؤں
میں کیا کروں عمر نے کہا کہ نماز نہ پڑھ پس عمار یاسر نے اس غلط پر تنبیہ
کیا اور کہا کہ تیمم کرنا چاہئے افسوس ہے کہ اس حکم ضروری اور
مشہوری سے بھی جناب خلیفہ ثانی آگاہ نہ تھے اور آیت قرآنی
فلم تجدوا ماء فتیمموا کو نہیں جانتے تھے یعنے نہ پاؤ پانی تو تیمم کرو از انجملہ
جمع بین الصحیحین میں روایت کی ہے جابر ابن عبد اللہ انصاری سے
ساتھ اس مضمون کے کہ کہا اونے کہ حج تمتع اور متعہ عورتوں سے

کرتے تھے ہم لوگ زمانہ رسول خدا مین اوسوقت تک کہ جب عمر نے
منع کیا دونون کو اور کہا عمر نے کہ جو عورتون سے متعہ کریگا مین اوسکو
سنگسار کرونگا اور کتاب مذکور مین روایت کی ہے کہ ابن عباس
حکم کرتے تھے متعہ کرنیکا اور صحیح ترمذی مین روایت کی ہے کہ ایک
مرد شامی نے ابن عمر سے پوچھا کہ متعہ عورتون سے حلال تھا اونے
کہا حلال ہے پس اوس مرد نے کہا کہ باپ نے تیرے منع کیا ہے متعہ
کرنیکو ابن عمر نے جواب مین کہا کہ مین رسول خدا کی سنت کو باپ کے
کہنے سے ترک نہین کرتا اور احمد حنبل نے مسند مین اور حافظ ابونعیم نے
حلیہ مین روایت کی ہے عمر ابن حصین سے کہ نازل ہوا کتاب خدا مین
حکم متعہ کرنیکا اور کیا ہم لوگون نے زمانہ رسول خدا مین اور نازل
نہین ہوا قرآن مین حرام ہونا متعہ کا اور پیغمبر نے بھی منع نہین کیا متعہ
کرنیکو اوسوقت تک کہ دنیا سے رحلت کی اور مشہور ہے اور کتب
اہل سنت مین مذکور ہے کہ جناب عمر نے فرمایا اَلْمُتْعَتَانِ کَانَتَا فِی
عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنَا اُحَرِّمُہُمَا وَاُعَاقِبُ عَلَیْہِمَا مُتْعَۃُ النِّسَاءِ وَمُتْعَۃُ الْحَجِّ
یعنے دو متعہ تھے زمانہ رسول خدا مین اور مین منع کرتا ہون دونون
کام کو اور سزا دیتا ہون لوگون کو دونون کام کرنے پر وہ متعہ
کرنا عورتون سے ہے اور حج تمتع کرنا تعجب ہے کہ جو چیز کہ خدا اور
رسول اوسکو حلال کرے جناب خلیفہ ثانی کون ہوتے ہین کہ اوسکو
حرام کرین باوجود اس کے کہ خود بھی معترف ہون اوسکے حلال

ہوئے ہیں ازانجملہ جب عمر نے احداث کیا تراویح کو شبہائے رمضان مین
چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین مسند ابوہریرہ سے باتفاق بخاری
و مسلم اور کتاب کامل مین ابن اثیر نے واقدی سے روایت کی ہے
کہ بعد اوس کے کہ عمر نے وضع نماز جماعت کے نافلہ رمضان مین ایک
شب عمر کے ساتھ مسجد مین گیا مین دیکھا مینے کہ لوگ نافلہ کو بجماعت
پڑھتے ہین پس کہا عمر نے نعمۃ البدعۃ یعنے خوب چیز ہے بدعت حالانکہ
جمع بین الصحیحین مین جابر ابن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ کہا رسولخدا
نے کل بدعۃ ضلالۃ یعنے ہر بدعت گمراہی ہے اور ابن حجر نے صواعق
مین حافظ ابونعیم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل البدعۃ
شر الخلق والخلیقۃ یعنے اہل بدعت بدترین خلایق ہین اور ابن
حجر نے ابوحاتم سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا اہل البدع
کلاب النار یعنے اہل بدعت کتے ہین جہنم کے اور ابن حجر نے طبرانی
سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا من وقر صاحب بدعۃ
فقد اعان علی ہدم الاسلام یعنے جسنے تعظیم اور توقیر کی اہل بدعت
کی پس تحقیق کہ اوسنے مدد کی خرابی اسلام ازانجملہ نماز جنازہ مین
پانچ تکبیرین تھین چار تکبیرین مقرر کین چنانچہ ابوہلال عسکری نے کہ
علمائے اہل سنت سے ہے کتاب اوائل مین لکھا ہے کہ اول وہ
شخص کہ لوگون کو امر کیا نماز میت مین ساتھ چار تکبیرون کے عمر
ابن خطاب تھا ازانجملہ جناب عثمان نے سفر مین چار رکعت نماز فرایض

دے چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے مسند عبداللہ
بن عمر سے کہ کہا نماز کیا رسول خدا نے ہم لوگون کے ساتھہ نماز
مسافری وغیرہ مین دو رکعت اور ایسے طرح ابو بکر اور عمر اور عثمان نے
بہی اول خلافت مین ایسا ہی کیا بعد اسکے عثمان نے چار رکعت کے
اور جمع بین الصحیحین مین متفق علیہ بخاری اور مسلم سے روایت کی ہے کہ
بفرمودہ رسول خدا نماز سفر مین دو رکعت ہے اور حضر مین چار رکعت
ازانجملہ صحیح مسلم مین روایت کی ہے تفسیر سورہ احقاف مین کہ ایک
عورت نے شوہر کیا اور بعد چہہ مہینے کے لڑکا جنے جب خبر عثمان کو پہونچی
سنگسار کرنیکا حکم دیا پس علی ابن ابی طالب نزدیک عثمان کے آئے
منع کیا اور فرمایا کہ حق تعالے نے قران مجید مین فرمایا ہے وَفِصَالُہُ فِی عَامَیْنِ
یعنے مدت دودہ پینے کے دو سال ہین اور دوسری جگہ حق تعالے نے
فرمایا ہے وَحَمْلُہُ وَفِصَالُہُ ثَلٰثُونَ شَھْرًا یعنے مدت حمل اور دودہ پینی کے
تیس مہینے ہین اور خارج کرو چہہ مہینے واسطے حمل کے باقی رہتے ہین پس ہرگاہ
حق تعالے نے مدت حمل کے چہہ مہینے فرمایا تو کسواسطے بندہ خدا کو سنگسار
کرتا ہے فقط یہ احداث جناب خلیفہ ثالث کا صریح خلاف حکم خدا تہا حق تعالے
نے قران مین فرمایا ہے وَمَنْ لَمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ
یعنے جو لوگ کہ حکم نکرین ساتھہ اوس چیز کے کہ حق تعالے نے نازل کیا
ہے پس یہ لوگ کافر ہین اور دوسرے جگہ فرمایا ہے فَاُولٰئِکَ ھُمُ
الظَّالِمُوْنَ یعنے پس یہ لوگ ظالم ہین اور تیسرے جگہ فرمایا ہے

[illegible]

فاولئک ہم الفاسقون یعنے پس یہ لوگ فاسق ہین پس اوس ردوا
اوران آیات قران سے کفر اور ظلم اور فسق جناب خلیفہ ثالث کا ظاہر
ہے اور جان کہ علاوہ اخبار احداث بدعت کے حالات مین ان تینوں
صاحبون کے اس کثرت سے اخبار اور اثار ظلم اور فسق اور کفر اور
نفاق اور نا قابل خلافت ہونے کے کتب معتمدہ اہل سنت مین ہین کہ
اگر تھوڑے اونمین سے نقل کئے جائین تو ایک کتاب ضخیم بنجائے
لیکن نظر بحال اختصار اس رسالہ کے چند اخبار مثل مشتی نمونہ
از خروار اور اندکے از بسیار پر اکتفا کیجاتی ہے از انجملہ نصر ابن
مزاحم نے کتاب صفین مین اور ابن اسیر نے اپنے کتاب تاریخ مین
اور ابن ابی الحدید وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے نقل کیا ہے
کہ علی بعد وفات رسول خدا کے فرماتے تھے کہ اگر چالیس شخص
صاحبان عزم سے پاتا ہین تو جہاد کرتا ابو بکر سے از انجملہ بخاری نے
کتاب الادب مین اور سیوطی نے تفسیر در منثور مین روایت کی ہے کہ
ایک روز حذیفہ اور ابو بکر خدمت مین رسول خدا کے آئے جب حضرت نے
اونکو دیکھا فرمایا کہ شرک مخفی ہے تم مین مثل چیونٹے کے چال کے
ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ شرک وہ ہے کہ ہم عبادت مین شریک
کرین غیر خدا کو اور ایسا نہین ہے فرمایا کہ شرک چھپا ہے تم مین
مثل چیونٹے کے چال کے از انجملہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین اور صاحب
مشکوۃ اور ثعلبی اور طبری اور واقدی اور بخاری اور مسلم ہر ایک نے

اپنے کتاب مین لکہاہے کہ جب صلح حدیبیہ ہوے تو عمر نے کہا ما شککت
منذ یوم اسلمت الا یومئذ یعنے نہین ہوا تہا شک مجہے نبوت مین مگر
اسدن پس شک نہین کہ شک کرنیوالا نبوت مین مسلمان نہین
ہے ازانجملہ کتاب احیاء العلوم غزالی اور فتوحات شیخ محی الدین
اور ریاض النفس اور تہذیب القلوب اور کتاب سواد و بیاض و
بخاری مین روایت کی ہے کہ بنا بر اوس کے کہ رسول خدا نے
منافقین کو حذیفہ سے کہدیا تہا عمر نے حذیفہ سے پوچہا کہ ہم منافق
ہین یا نہین اسسے معلوم ہوا کہ خود جناب خلیفہ ثانی کو احتمال اپنے
منافق ہونیکا تہا ازانجملہ حافظ ابونعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین
روایت کی ہے کہ حالت نزع مین عمر کہتے تہے لیتنی کنت من القوم
فسمنونی ثم جاءہم احب قومہم الیہم فذبحونی و جعلوا النصفی شواء
والنصفی قدیرا واکلونی فاکون عذرۃ ولا اکون بشرا یعنے کاش
مین گوسفند ہوتا قبیلہ سے مجہکو فربہ کرتے پس کوئی شخص سب سے
زیادہ دوست اونکا ہوتا اونکے ملاقات کے واسطے آتا مجہکو ذبح
کرتے اور نصف بدن کو میرے کباب کرتے اور نصف بدن کو
سیرے خشک کرتے کہ دوسرے وقت کہاتے پس گو ہوتا مین
اور آدمی نہوتا مین یہ روایت قریب ہے مضمون سے اس آیت
قرانی کے ویقول الکافر یا لیتنی کنت ترابا یعنے کہیگا کافر کاش
کہ ہوتا مین مٹی ازانجملہ جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے مسند عبداللہ

بن عباس سے کہ عمر نے وقت وفات کے عبداللہ ابن عباس سے کہا کہ یہ
رونا اور بیقراری جو مجھ سے دیکھتا ہے تو بسبب تیرے اور تیرے اصحاب
کے ہے یعنے بنی ہاشم پر جو میں نے ظلم کیا ہے اوسکے سبب سے ہے اور
کتب اہل سُنت مین روایت کی ہے کما من محتضر یحتضر الا یری مقعدہ
من الجنۃ والنار یعنے کوئی صاحب حالت نزع نہین ہے مگر یہ کہ جگہ
اپنی بہشت یا دوزخ مین دیکھتا ہے ازانجملہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے
کہ عمر نے علی اور عباس سے کہا فلما توفی رسول اللہ قال ابوبکر انا
ولی رسول اللہ فجئتما تطلب انت میراثک من ابن اخیک ویطلب
ھذا میراث امرأتہ من ابیھا فقال ابوبکر قال رسول اللہ ما نورث
ما ترکناہ فھو صدقۃ فرأیتما کاذبا اثما غادرا خائنا ثم توفی ابوبکر
فقلت انا ولی رسول اللہ وولی ابی بکر فرأیتمانی کاذبا اثما غادرا
خائنا حاصل معنے یہ ہے کہ جسوقت کہ وفات پائے رسول خدا نے
کہا ابوبکر نے کہ مین ہون ولی رسول خدا پس آئے تم دونون اے
عباس تم طلب کرتے تھے میراث اپنی بھتیجے کے طرف سے اور
علی طلب کرتے تھے میراث اپنی زوجہ کی اونکے باپ کے طرف سے
پس کہا ابوبکر نے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ جو کچھ کہ چھوڑا ہمنے
صدقہ ہے میراث نہین ہے پس جانا تم دونون نے اوسکو جھوٹا
گنہگار غدر کرنیوالا اور جب ابوبکر مرے مینے کہا کہ مین ہون ولی
رسول خدا کا اور ولی ابوبکر کا پس جانا تم دونون نے مجھکو جھوٹا

گنہگار غدر کرنیوالا خیانت کرنیوالا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی
پدر صاحب تحفہ نے کتاب خزاین الحکمیہ مین لکھا ہے کہ علی ابن ابی طالب
اور عباس وارثان حکمت اور عصمت اور وجاہت سید المرسلین اور
قطب اور امام اور مستنیر بنور نبوت تھے پس ایسے شخصون سے
محال ہے کہ بلاوجہ جناب شیخین کو جہوٹا اور گنہگار اور غدر کرنیوالا
اور خیانت کرنیوالا سمجہا چنانچہ خود جناب عمر نے اقرار اسکا کیا اور کتاب
صحیح مسلم مین یہ حدیث رسول خدا کی ابوہریرہ سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا نے کہ نشان منافق کے تین ہین اگرچہ روزہ رکہے
اور نماز پڑہے اور اپنے کو زعم کرے کہ مسلمان ہے اور وہ تین
خصلتین یہ ہین کہ جہوٹ بولے اور خلاف وعدہ کرے اور امانت
مین خیانت کرے اور قرآن مین ہے واللہ یشہد ان المنافقین
لکاذبون یعنے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بتحقیق کہ منافقین جہوٹے
ہین اور بہی قرآن مین ہے الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنے لعنت خدا
جہوٹون پر از انجملہ جمع الجوامع سیوطی اور کنز الاعمال ملا علی متقی
اور سیرہ معامعین مین مذکور ہے کہ غزوہ طایف مین رسول خدا
نے ساتھ امیر المومنین کے تادیر مناجات کی اور اسرار الہی اونسے
کہے تو شیخین نے حسد کیا اور اونکو ناگوار ہوا اور رسول خدا پر
طعن کیا اور کنز الاعمال مین منقول ہے کہ جو کوئی حسد حضرت امیر کا
کرے پس اوسنے حسد رسول خدا کا کیا اور جسنے حسد رسولخدا کا کیا

وہ کافر ہے از انجملہ صحیح مسلم مین ہے کہ ایک مال کے تقسیم مین اور رسالہ
ازالۃ الخفا تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب مین درباب نماز کرنے
رسول خدا کے عبد اللہ ابی پر اور کتاب حجۃ البالغہ تصنیف شاہ صاحب
موصوف مین درباب صلح حدیبیہ کے اور صحیح بخاری مین قصہ حاطب بن
بلتعہ مین لکہا ہے کہ عمر نے رسولخدا کے فعل پر اعتراض کیا اور صاحب
کتاب ملل ونحل نے لکہا ہے کہ اعتراض کرنا افعال رسول خدا پر نشان
منافقین ہے از انجملہ خطبہ مشہور شقشقیہ ہے کہ اس خطبہ مین حضرت
امیر المومنین نے حال غصب خلافت اور ظلم خلفاء ثلثہ کو بیان فرمایا ہے

اور فقرہ اول اوس خطبہ کا یہ ہے اما واللہ لقد تقمصہا ابن ابی قحافۃ
وانہ لیعلم ان محلی منہا محل القطب من الرحی حاصل معنے یہ ہے کہ
آگاہ ہو خدا کی قسم کہ پہنا جامہ خلافت کو ابن ابی قحافہ نے اور حالانکہ
وہ جانتا تہا کہ تحقیق کہ مین نسبت خلافت کے بمنزلہ میخ آسیا کے
ہون چونکہ عبارت خطبہ کی طویل ہے لنظر بحال اختصار اس رسالہ کے
نقل اوسکی مناسب معلوم نہین ہوئے جس شخص کو ملاحظہ کرنا کل
عبارت خطبہ کا منظور ہو شرح ابن ابی الحدید مین فقرہ اول مذکور
کے نشان سے ملاحظہ کرے اکابر علمائے اہل سنت مثل ابن عبد اللہ
نے خبر ورابع کتاب عقد مین اور ابو ہلال عسکری نے کتاب اوایل
مین اور علامہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور ملا سعید الدین تفتازانی
نے شرح مقاصد مین اور ابن اثیر جزری نے نہایت اللغات مین اور

محمد طاہر گجراتی نے مجمع البحار مین اور ابن خشاب نے درس مین اور
ابن ابی الحدید مدنی نے شرح نہج البلاغہ مین اور صاحب قاموس نے
اپنی کتاب لغت مین اعتراف اور یقین کیا ہے کہ یہ خطبہ امیرالمومنین
علی ابن ابی طالب سے ہے اور صاحب قاموس نے کتاب لغت مین
لکھا ہے کہ خطبہ شقشقیہ علویہ کو اسواسطے شقشقیہ کہتے ہین کہ ابن عباس نے
درخواست کی تھی کہ کاش اتمام کو پہونچاتے اپنے مقالہ کو حضرت امیر
المومنین نے فرمایا یا ابن عباس تلک شقشقۃ ہدرت ثم قرت حاصل
معنے یہ ہے کہ اے ابن عباس گیا جو کچہ کہ دیکھا تو نے وہ ایک حالت
تھی شقشقہ شتر کی کہ خوشی کی وقت مین حرکت مین آیا ایک آواز
غریب اوسے ظاہر ہوے اور بعد اسکے ساکن ہوا ابن ابی الحدید نے
اس خطبہ کی شرح مین بعض علمائے اپنے نقل کیا ہے کہ وہ عالم
کہتا تہا کہ اگر مین اوسوقت مین ہوتا تو ابن عباس سے کہتا کہ تمہارے
چچا کے بیٹے نے مذمت مین اصحاب کبار کے کس چیز کو چھوڑا کہ تم آرزو
اوسکی کرتی ہو از انجملہ ابن قتیبہ شیخ معتمد الروایت اہل سنت نے
کتاب سیاست باب امامت ابوبکر مین لکھا ہے کہ انکار کیا علی ابن
ابی طالب نے بیعت ابوبکر سے اور جب علی سے بیعت چاہے تو علی نے
کہا اَنَا اَحَقُّ بِھٰذَا الْاَمْرِ مِنْکُمْ لَا اُبَایِعُکُمْ وَاَنْتُمْ اَوْلٰی بِالْبَیْعَۃِ لِیْ وَتَاْخُذُوْنَ
ھٰذَا الْاَمْرَ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ غَصْبًا حاصل معنے یہ ہے کہ ہم سزاوار زیادہ
ہین ساتھ امر امامت کے تم سے بیعت نکرونگا مین تمہارے اور

حالانکہ تم لوگ سزاوار زیادہ ہو ساتھ ہماری بیعت کرنیکے اور ساتھ غصب کے
حق کو ہمارے کہ ہم اہل بیت رسول ہیں ہمسے لیتے ہو اوسوقت عمر سے
فرمایا اشہد انہ الیوم لیس بمالک عند ایعنی سخت مکر آچکے روز واسطے ابو
بکر کے امر خلافت کو تاکہ خلافت دیوے وہ تجکو دوسرے کل کے روز بعد اسکے
ابن قتیبہ نے لکھا ہے کہ حضرت نے کہا واللہ یا عمر لا اقبل قولک ولا ابایعہ
یعنی خدا کی قسم اے عمر کہ قول تیرا قبول نکرونگا میں اور نکرونگا
میں بیعت ابوبکر کی بعد اسکے روایت کی ہے کہ ان حضرت نے اوس
محفل میں کہا یا معاشر المہاجرین لا تخرجوا سلطان محمد فی العرب من
داره [illegible] الی بیوتکم یعنے اے جماعت مہاجرین باہر مت لیجاؤ سلطنت محمد کو
اوسکے گھر سے اپنے گھروں میں ازانجملہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں ہے کہ
عمر نے اپنے عہد خلافت میں کہا کہ کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ وقی اللہ
المسلمین شرہا فمن عاد الی مثلہا فاقتلوہ یعنی بیعت کرنے ساتھ ابوبکر
کے ناگہاں کی اور نہ تھے ہم مستعد رکھا خدا نے مسلمانوں کو شر سے
اوس بیعت کے اگر پھر کوئی ایسا کرے تو قتل کرو اوسکو ازانجملہ
صاحب کتاب الاموال نے موافق روایت ابن ابی الحدید اور قاسم
ابن سلام کے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے منبر پر کہا اقیلونی ولست
بخیرکم وعلی فیکم یعنے چھوڑو اور فسخ کرو میری بیعت کو اسواسطے
کہ میں بہتر تم لوگوں سے نہیں ہوں اور حالانکہ علی تم لوگوں میں
موجود ہیں ازانجملہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت [illegible]

کی ہے کہ عمر نے کہا واللہ ما ادری خلیفۃ انا او ملک یعنی خدا کی قسم نہیں
جانتا میں کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ از انجملہ کامل التاریخ میں شیخ ابن
اثیر سے مذکور ہے کہ عمر نے سلمان سے پوچھا کہ آیا میں بادشاہ ہوں
یا خلیفہ سلمان نے جواب میں کہا کہ اگر ایک درم بھی مال سے مسلمانوں
کے بغیر حق کے تو نے صرف کیا ہوگا تو خلیفہ نہیں ہے یہ سُنکے عمر روئے
اور حال یہ تھا کہ جناب خلیفہ ثانی نے خلاف حکم خدا اور رسولؐ کے
تصرفات بہت کئے تھے حصہ مہاجرین کا زیادہ انصار سے قرار دیا تھا
اور خمس حق سادات کو منع کر کے خود لیتے تھے چنانچہ بروایت ابن
عبد البر کتاب استیعاب میں ہے کہ بعد وفات جناب خلیفہ ثانی کے
ہر ایک اونکی زوجہ کو کہ بروایتے تین اور بروایتے چار تھیں تراسی
تراسی ہزار اشرفیاں آٹھواں حصہ اونکے مال متروکہ سے ملیں از انجملہ
ابن قتیبہ نے کتاب امامت اور سیاست میں روایت کی ہے کہ جنگ
نہروان میں ایک شخص خدمت میں حضرت امیر المومنینؑ کے آیا اور
عرض کرنے لگا کہ آپ سے بیعت کرونگا کتاب خدا اور سُنت پیغمبرؐ اور
سُنت ابوبکر اور عمر پر قال امیر المومنینؑ ما دخل لسنۃ ابی بکر و عمر
فی کتاب اللہ و سُنۃ رسول اللہؐ انما کان عاملین بالجور حیث عملا
یعنی حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کیا دخل ہے سنت ابوبکر اور عمر کو
کتاب خدا اور سنت رسولؐ خدا میں نہ تھے ابوبکر اور عمر مگر دو عامل
ساتھ ظلم کے از انجملہ ابو داؤد سجستانی نے اپنے سنن میں

اور ترمذی نے اپنے صحیح مین اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل ہر ایک نے
اپنی کتاب مین روایت کی ہے کہ حالت بیماری رسول خدا مین جب
ابو بکر نے اپنے بیٹی عایشہ کے کہنے سے پیش نمازی کی اور رسولخدا کو
معلوم ہوا تو اوسے حالت بیماری مین فضل ابن عباس کے دوش پہ
ہاتھ رکھکے مسجد مین تشریف لائے اور ابو بکر کو پیش نمازی نکرنے دی
پس حضرت رسول خدا نے ابو بکر کو قابل پیش نمازی بھی نہ سمجھا
کہ بنا بر مذہب اہل سنت کے ہر فاسق اور فاجر پیش نماز ہوسکتا ہے
ازانجملہ جمع بین الصحیحین اور مشکوۃ اور ملل ونحل مین روایت کی ہے
کہ ابن عباس روتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق کہ مصیبت اور
تمام مصیبت وہی تھے کہ مانع ہوے رسول خدا کو لکھنے سے اور کہا
رسول خدا کو کہ ہذیان کہتے ہین ازانجملہ ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین روایت کی ہے ابن عباس سے کہ ابن عباس نے
کہا کہ گیا مین عمر ابن خطاب کے گھر مین اول خلافت ہین اوسکی خبر علی
ابن ابی طالب کی مجھ سے پوچھے اور کہا اعتقاد اونکا یہ ہی کہ رسولخدا نے
امامت کو اونپر مقرر کیا مینے کہا ہان اور مینے اپنے باپ سے بھی
پوچھا تھا اونے کہا علی سچ کہتے ہین پس عمر ابن خطاب نے کہا تحقیق
کہ چاہا رسول خدا نے کہ مرض الموت مین تصریح ساتھ اسم
علی کے کرین پس مین مانع ہوا بسبب اسکے کہ قریش اونکی طرف
گرویدہ نہونگے اور ابن ابی الحدید نے کہا ہے کہ اس روایت

باسناد ذکر کیا صاحب تاریخ بغداد نے اپنی کتاب مین از انجملہ اخطب
خوارزم نے کتاب مناقب مین روایت کی ہے ساتھہ اسناد کے عبد اللہ
ابن مسعود سے ساتھہ اس مضمون کے کہ کہا تہا مین ساتھہ رسول خدا کے
اوس حالت مین کہ مدینہ سے بجانب صحرا متوجہ تہے پس اونحضرت نے
ایک آہ کھینچی کہا مینے یا رسول اللہ کیا ہے آپکو کہ آہ کھینچتے ہین اون
حضرت نے فرمایا اے ابن مسعود دل میرا موت کی گواہی دیتا ہے
کہا مینے یا رسول اللہ خلیفہ کرو اونحضرت نے فرمایا کہ کسکو خلیفہ کرون
کہا مینے ابوبکر کو پس چپ رہے بعد اوسکے ایک آہ کھینچی پھر پوچھا
مینے اونحضرت نے وہی جواب دیا کہا مینے یا رسول اللہ کسکو خلیفہ کرو
اونحضرت نے کہا کہ کسکو خلیفہ کرون کہا مینے عمر ابن خطاب کو پس چپ
ہوے اور بعد اوسکے ایک اور آہ کھینچی اور جب مینے پوچھا اونحضرت نے وہی جواب
دیا کہا مینے کسیکو خلیفہ کرو فرمایا کسکو خلیفہ کرون مین کہا مینے علی ابن ابی
طالب کو اونحضرت نے فرمایا اوہ ولن تفعلوا ذلک ابدا واللہ
لئن فعلتموہ لیدخلنکم الجنۃ حاصل معنے یہ ہے کہ اطاعت اوسکی نکروگے
ہرگز بلکہ دوسرے کو خلیفہ بناؤگے خدا کی قسم اگر اوسکی خلافت
پر راضی ہوتے تو ہر آئینہ داخل کرتا وہ تم لوگون کو جنت مین از انجملہ
ملا دری نے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام شہید ہوے عبد اللہ
عمر نے اوسکو لکہا کہ من عبد اللہ بن عمر الی یزید بن معاویۃ اما بعد
لقد عظمت الرزیۃ الخ حاصل معنے یہ ہے کہ یہ نامہ ہے عبد اللہ بن عمر

یزید بن معاویہ کو آنا بعد بڑا واقعہ ہوا اور بڑی مصیبت واقع ہوئے اور
ایسا حادثہ اسلام میں ہوا کہ سب حادثون سے عظیم ہے اور جو روز
کہ حسین ع پر گذرا مثل اوس روز کے کوئی روز نہوگا کچہ جانتا ہی
کہ تجھسے یہ کیا کام ظہور مین آیا پس یزید نے جواب مین لکہا کہ اما
بعد یا احمق فانا جئنا الی بیوت مجددة و فروش ممهدة الخ حاصل
معنے یہ ہے کہ جان اے احمق کہ مجھکو آرزو دنیا اور زینت دنیا کی
تہے حاصل ہوے مجھکو مکانات بلند اور قصرہاے رفیع اور فرشہاے
نفیس اور تکیہ ایک دوسرے پر رکہے ہوے اور جو کچہ کہ لوازم
عیش دنیا سے تہے میرے واسطے حاصل اور مہیا ہوے پس اگر
یہ حق ہمارا تہا تو حق پر ہمنے جدل کیا اور اگر حق دوسرے کا تہا تو باپ
تیرا پہلا وہ شخص تہا کہ ظلم بانی ہوا اور یہ سب میوے اوس درخت
کے ہین کہ اوسنے نصب کیا اور حاصل اوس تخم کے ہین کہ اوسنے
بویا بد کیا اوسنے کہ امیر المومنین اپنا لقب کیا اور یہ مخصوص دوسرے
شخص کے لئے تہا پس تجھکو اعتراض اپنے باپ پر کرنا چاہئے نہ مجھپر
از انجملہ عبدربہ نے کتاب عقد مین لکہا ہے کہ عمر بن خطاب نے عمرو عاص
کو عامل مصر کا کیا عمر بن خطاب کو خبر پہونچی کہ عمرو عاص نے بہت
مال جمع کیا ہے کسیکو بہیجا کہ اوس سے لے پس عمرو عاص نے کہا
قبح الله زمانا عمل فیه عمرو بن عاص لعمر بن خطاب والله انی
لاعرف الخطاب یحمل علی راسه حزمة من حطب و علی ابنه مثلها یعنی برا ہون

کرے حق تعالےٰ اوس زمانہ کو کہ عمرو عاص عامل عمر ابن خطاب کا ہو خدا کی قسم مینے دیکھا ہے کہ عمر اور باپ اوسکا دونون بوجھا لکڑی کا سر پر رکھے ہوئے گئے نیچے تہے اور ابن ابی الحدید نے اس نقل کو اسطرح لکھا ہے کہ لعنت اوس زمانہ پر کہ مین عامل ابن خطاب کا ہون خدا کی قسم کہ مینے دیکھا ہے کہ دونون عباے کہنہ اور گندہ پہنے ہوئے تہے کہ گہٹنے تک نہ پہونچتے تھے اور دونون کے گردن پر بوجہا لکڑی کا تہا اور باپ میرا لباس ریشمی اور ناز و نعمت مین غرق تہا اب وہ خلیفہ ہے اور مین عامل اوسکا ہون آزانجملہ عبد ربہ نے جلد دوم مین کتاب عقد کے لکھا ہے کہ عمر زمانہ خلافت مین اپنے رستہ مین جلا جاتا تہا ایک عورت قریشیہ نے اوس سے کہا کہ اے عمر کہڑا ہو جب عمر کہڑا ہوا تو اوس عورت نے کہا کہ ایک مدت تک مین تجہکو عمیر جانتے تہے اور لوگ نام تیرا ساتھ تصغیر کے لیتے تہے یعنے مثل مردک کے بعد اوسکے عمر ہوا تو اور ایک مدت تک تو عمر کہا گیا اب تو امیر المومنین ہوا اور تجہکو اس نام سے پوکارتے ہین اے پسر خطاب خدا سے نہین ڈرتا ہے تو لوگون کے حال پر ساتھ عدالت کے نظر کر تو کہ عنقریب تو رہیگا اور نہ یہ حکومت آزانجملہ حمید نے کہ رئیس مفسرین اہل سنت ہین اپنے

تفسیر مین اس قول حق تعالےٰ کے وَلَا تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا لکہا ہے کہ عائشہ نہیں ہے کسیکی بعد سے خدا [illegible]

نکاح کرے اور عورتین اونکی امت پر ہمیشہ کے لئے حرام ہین اور دوسری
جگہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُکُمْ یعنے عورتین پیغمبر خدا کے تمہاری
مائین ہین اور سدی نے کہ رئیس محدثین اہل سنت ہین نقل کیا ہے کہ
عثمان نے طلحہ سے کہا کہ واللہ جب محمد مرینگے ہم لوگ عورتون پر اونکی
قرعہ ڈالین گے مین ام سلمہ کو چاہتا ہون پس طلحہ نے کہا مین عائشہ کو
چاہتا ہون بعد اس گفتگو کے حق تعالیٰ نے اس آیت کو نازل کیا
اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنے
بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین خدا اور اوس کے رسول کو لعنت
کی ہے خدا نے اونپر دنیا اور آخرت مین اور اپنے رسول کو اس گفتگو
سے ان لوگون کی آگاہ کیا پس یہ گفتگو عثمان کے اور یہ آیت دلیل
واضح ہے ایذا و اہانت رسول خدا پر جو عثمان کیطرف سے واقع ہوئے
ازانجملہ بروایت ابن ابی الحدید وغیرہ عثمان نے مروان ابن حکم کو
ایک مرتبہ تمام خمس دیدیا اور عبد اللہ ابن سرح کو تمام غنایم کہ فتح
افریقیہ سے ہاتھ آیا تہا بخش دیا اور کسیکو اوسمین شریک نکیا اور ابو
موسیٰ اشعری جو بہت مال عراق سے لایا تہا وہ سب اپنے اقربا کو
تقسیم کردیا ازانجملہ ابن ابی الحدید نے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود نے
عمار سے وصیت کی کہ عثمان میرے جنازہ پر نماز نہ پڑہے اور جب عثمان
واسطے عیادت ابن مسعود کے آئے اور کہا کہ ہمارے واسطے خدا سے
طلب مغفرت کرو تو ابن مسعود نے کہا کہ خدا سے سوال کیا ہے مینے

اور سوال کرتا ہوں کہ قیامت میں حق میرا تجھ سے لے از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت میں ابو مخنف سے روایت کی ہے کہ اس مضمون کے بطریق متعددہ روایت ہوئے کہ جب خبر قتل عثمان کی عائشہ کو پہونچی تو عثمان پر نفرین کی اور کہا کہ بدکاری عثمان نے عثمان کو قتل کیا یعنی کہ عثمان لایق قتل کے سب سے زیادہ تھا از انجملہ روضۃ الاحباب میں ہے کہ عائشہ شان عثمان کے کہتے تھیں لعن اللہ نعثلا اقتلوا نعثلا یعنی لعنت کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو نعثل لغت میں بمعنے گفتار اور مرد پیر احمق کے آیا ہے اور نام ایک مرد یہودی کا تھا اور یہی نام ایک مرد مصری کا تھا کہ ڈاڑھی اوسکی بہت لمبی تھی اور مشابہ تھا جناب عثمان سے اور جناب عائشہ صدیقہ بسبب مشابہ ہونے کے ایسے نام سے جناب عثمان کو یاد فرماتے تھیں اور اعدا ای عثمان کو نعثل کہتے تھے جیسا کہ تصریح اسکی جامع الاصول میں ہے اور فیروز آبادی نے سفر السعادت میں صراحت کی ہے از انجملہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت میں لکھا ہے کہ احوال صحابہ رسول خدا سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب اصحاب عثمان سے بیزار و دلگیر رہتے ہیں اور اقصد لوگ مطاعن کے اونکی کرتے تھے اور جب عثمان کو بعد قتل کے تین روز تک چھوڑ دیا تو اصحاب نے نہ خود دفن کیا اور نہ دوسروں کو دفن کرنے دیا اور واقدی وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ اہل مدینہ نہیں چھوڑتے تھے کہ کوئی اوپر نماز پڑھے یا دفن کرے تیسری شب کو مروان نے ساتھ دو تین شخصوں

غلام کے ارادہ اونکے دفن کا کیا لوگ پتھر اونپر پھینکتے تھے جب دیکھا کہ
مسلمانون کے قبرستان مین اونکو دفن نہین کر سکتے تو قبرستان یہود
مین ایک گڈہی ہین اونکو ڈالدیا اور مٹی بہر دی آئہ انجملہ تفسیر کشاف
مین سے ہے اور زمخشری اور نیشاپوری اور صاحب مناقب السادات
وغیرہم علماے اہل سنت قایل ہین کہ یہ آیت حق مین اون لوگون کے
ہے کہ جن لوگون نے اذیت پہونچائے نبی اور علی کو اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا یعنے بتحقیق کہ
وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور رسول کو لعنت کی ہے اونپر
حق تعالی نے اور واسطے اونکے وہ عذاب ہے کہ موجب اہانت
اور فضیحت کا اونکے ہی آور صحاح مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے
مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِي وَ مَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِي وَمَنْ اٰذٰى
عَلِيًّا فَقَدْ اٰذَانِي وَ مَنْ اٰذَانِي اٰذَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یعنے جسنے محبت کی
علی سے مجھ سے محبت کی اور جسنے عداوت کی علی سے مجھ سے عداوت
کی اور جسنے اذیت دی علی کو مجھکو اذیت دے اور جسنے مجھکو اذیت
دے اوسنے اذیت دی حق تعالی کو اور مسند احمد حنبل مین ہے
کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا مَنْ اٰذٰى عَلِيًّا فَقَدْ اٰذَانِي اَيُّهَا النَّاسُ
مَنْ اٰذٰى عَلِيًّا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا یعنے جو شخص
کہ اذیت دے علی کو بتحقیق کہ اوسنے اذیت دے مجھکو اسے گروہ
مردم جو شخص کہ اذیت دے علی کو اوٹھایا جائیگا روز قیامت کو

یہود می یا نصرانی اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور جمع
بین الصحاح الستہ مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے فاطمۃ بضعۃ منی من
اغضبہا فقد اغضبنی یعنے فاطمہ ٹکڑا مجھ سے ہے جو کوئی کہ غصہ مین لایا
اوسکو بتحقیق کہ غصہ مین لایا مجھکو اور صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور مشکوۃ
مین ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ فاطمۃ منی من آذاہا فقد آذانی
ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فقد کفر یعنے فاطمہ ایک ٹکڑا
مجھ سے ہے جس شخص نے اذیت دی اوسکو پس بتحقیق کہ اوسنے
اذیت دی مجھکو اور جسنے اذیت دی مجھکو پس بتحقیق کہ اوسنے اذیت
دی خدا کو اور جسنے اذیت دی خدا کو پس بتحقیق کہ وہ کافر ہوا پس
آیت کریمہ اور ان احادیث سے ثابت اور متحقق ہوا کہ اذیت دینے
والا حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کا اذیت دینے والا رسول خدا اور
خدا کا ہے اور سزاوار لعنت اور کافر ہے اب دیکھنا چاہیے کہ
کسنے اذیت حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ کو دی اور مستحق لعن اور
کافر ہوا جان کہ ابن قتیبہ نے کہ اکابر علمائے اہل سنت سے ہین کتاب
امامت وسیاست مین ذکر مین اوس واقعہ کے کہ جناب خلیفہ ثانی
نے لکڑیان اور آگ طلب کے اور قسم کہائی کہ مین گھر کو فاطمہؑ کے
جلا دونگا لکہا ہے کہ فوقفت فاطمۃ علی بابہا تہالت لاعہدلی بقوم
یعنے اوسوقت جناب فاطمہؑ دروازے پر کھڑے کہتے تہین کہ تم سے
زیادہ بدکوئی قوم نہوگے اور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے

قال عمر یا ابابکر الا تاخذ ہذا المتخلف عنک بالبیعۃ یعنے کہا عمر نے
ابوبکر سے کہ کیون بیعت نہین لیتا تو اس برگشتہ سے یعنے حضرت
علی سے اور اوس کتاب مین مقام مذکور مین ہے فاذا سمعت
اصواتہم نادت یا علی صوتہا یا رسول اللہ ما لقینا بعدک عمر بن
خطاب و ابن ابی قحافہ فلما سمع القوم صوتہا و بکاءہا یفرقوا
باکیۃ کادت قلوبہم تتصدع و اکبادہم تتفطر و بقی معہ قوم یعنے
جسوقت سنے حضرت فاطمہؑ نے آوازین عمر اور اونکے ہمراہیونکی
رونے کی حالت مین باواز بلند پکارین یا رسول اللہ بعد آپکے
وفات کے کسقدر مصیبت پہونچے مجھکو ہاتھ سے عمر ابن خطاب
اور ابوبکر ابن قحافہ کے جب یہ آواز حضرت فاطمہؑ کی ہمراہیان عمر نے
سنے کچھ لوگ اونمین سے روتے ہوے چلے گئے قریب تہا کہ دل
اونکے شگافتہ اور جگر اونکے پارہ پارہ ہوجائین اور باقی لوگ عمر کے
ساتھ کھڑے رہے کتاب مذکور مین اوسی واقعہ مین ہے فلحق علی
بقبر رسول اللہ یصیح و یبکی و ینادی یا ابن ام ان القوم استضعفونی
و کادوا یقتلونی یعنے پس لپٹ گئے علی قبر رسول اللہ سے اور چلا
کے روئے اور پکارے اے بہائی ان لوگون نے مجھکو ضعیف کیا
ہے اور چاہتے ہین کہ مجھے قتل کرین اور اوسی کتاب مین ہے کہ حضرت
فاطمہؑ نے شاکین اون لوگون کے کہ جن لوگون نے بیعت ابوبکر
کی سے فرمایا و سیاخذہم اللہ بما کانوا یکسبون یعنے اب قریب ہے کہ

کہ خدا اونکو بسبب اس فعل بد یعنی بیعت کرنیکے عذاب مین گرفتار کرے

اور فرمایا لبئس المولی و لبئس العشیر و بئس الظالمین بدلا یعنی ہر آئینہ بد ہے پیشوائی اوسکے اور بد ہے وہ شخص یعنی ابو [illegible] ظالمون نے اوسکو بعوض امام حق کے پیشوا اپنا بنایا ہے اور شہرستانی نے کتاب ملل و نحل مین لکہا ہے قال النظام ان عمر ضرب بطن فاطمة حتی القت المحسن من بطنها و کان یصیح احرقوا الدار بمن فیها و ما کان فی الدار غیر علی و فاطمة و الحسن و الحسین علیهم السلام یعنی نظام نے کہ علماء اہل سنت سے ہین لکہا ہے کہ عمر نے شکم پر حضرت فاطمہ کے ایسی ضربت لگائی کہ بسبب اوسکے اسقاط حمل ہوا اور محسن شہید ہوے اور بآواز بلند عمر کہتے تھے کہ جلا دو اس گھر کو مع اون لوگون کے جو اس گھر مین ہین اور وہ تہا اوسمین کوئی سوائے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام کے اور مسلم اور بخاری اور واقدی اور ابن عبد ربہ اور صاحب کتاب اضاف المحامد وغیرہم اکابر علمائے اہل سنت نے اپنی مصنفات مین لکہا ہے کہ جب خلافت ابو بکر کی دلون مین ستے تو عمر بن خطاب اور خالد بن ولید اور سالم مولای ابو حذیفہ وغیرہم در حجرۂ فاطمہ پر آئے پس عمر نے کہا آو اے علیؑ بیعت کرو ابو بکر کے امیر المومنینؑ نے کہا کہ مین مشغول ہون مصیبت حضرت رسولؐ مین اور جمع کرنے مین قرآن کے عمر نے کہا کہ اے علیؑ اگر تم باہر نہ آوگے تو مین گھر مین داخل ہوتا ہون حضرت فاطمہ نے کہا خدا نے تجہپر حرام کیا ہے

کہ سے لے اذن کے ہمارے گھر مین داخل ہو کہ مین نے مقنعہ ہون عمر گھر مین معصومہ کے گھس آئے ساتھ ان لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے حضرت فاطمہ نے فریاد کی اور ایک گلیم کو کہ گھر مین فرش کیا ہتا اوٹھایا اور اپنے سر پر ڈالا اور ان لوگون نے گریبان امیر المومنین کا پکڑا اور ان حضرت کو گھر سے باہر لائے اور حضرت فاطمہ نے کہا کہ پھیر لاؤ علی کو اور فاطمہ کو غصہ مین نہ لاؤ کہ مینے حضرت رسول خدا سے سنا ہے کہ جو شخص کہ فاطمہ کو غصہ مین لایا مجھکو غصہ مین لایا اور جو شخص مجھ کو غصہ مین لایا حق تعالی کو غصہ مین لایا اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مناقب خوارزمی مین لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ بسبب فدک کے ابو بکر سے رنجیدہ تھین جب تک زندہ رہین ابو بکر سے بات نہ کی اور حالت احتضار مین وصیت فرمائے کہ مجھے شب کو دفن کرنا تا ابو بکر اور عمر مجھپر نماز نہ پڑہین اور امیر المومنین نے اونکے وصیت پر عمل کیا کہ جب ابو بکر اور عمر نے اونکی قبر کو پوچھا نشان نہ دیا ہر چند ڈہونڈا نہ پایا اور ابو بکر جوہری نے کہ علمائے اہل سنت سے ہین روایت کی ہے قَالَ فَاطِمَۃ وَاللہِ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَداً قَالَ اَبُوبَکر لَا اَہجُرُکَ اَبَداً قَالَت وَاللہِ لَاَدعُوَنَّ عَلَیکَ قَالَ وَاللہِ لَاَدعُوَنَّ اللہَ لَکَ فَلَمَّا حَضَرَتھَا الوَفَاۃُ اَوصَت اَن لَا یُصَلِّی عَلَیھَا فَدُفِنَت لَیلاً حاصل معنے یہ ہے کہ کہا حضرت فاطمہ نے ابو بکر سے کہ واللہ نہ بولون گے مین تجھ سے کبھی اور واللہ نفرین اور دعائے بد کرونگے مین تجھپر اور

وقت وفات کا پہونچا تو حضرت فاطمہؑ نے وصیت کی کہ ابو بکر میرے
جنازہ پر نماز نہ پڑہے پس دفن کیے گئیں شب کو اور ابن قتیبہ نے
کہ اعاظم علمائے اہل سنت سے ہین کتاب امامت اور سیاست مین
ایک روایت طولانی نقل کی ہے کہ حاصل مضمون اور خلاصہ اوسکا
یہ کہ عمر نے ابو بکر سے کہا کہ آؤ چلین ہم لوگ نزدیک فاطمہؑ کے بتحقیق
کہ ہم نے اور تم نے غضبناک کیا ہے فاطمہؑ کو پس جب گئے دونون تو
فاطمہ نے اجازت گھر مین آنے کے ندے پس بسفارش علیؑ دونون
گھر مین گئے اور بیٹھے حضرت فاطمہؑ نے مونھہ اپنا دونون کے طرف سے
پھیر لیا پس دونون نے سلام کیا حضرت فاطمہؑ نے جواب سلام کا
ندیا اور فرمایا فاطمہؑ نے کہ گواہ کرتی ہوئین خدا کو اور ملائکہ کو کہ تم
دونون نے رنجیدہ کیا ہے مجھکو جس وقت ملاقات کرونگی مین
رسولؐ خدا کی تو ہر آئینہ شکایت کرونگی مین تم دونون کے پس
ابو بکر چلا کر روئے اور قریب تہا کہ روح بدن سے نکل جائے
اور فاطمہؑ نے کہا لَأَدْعُوَنَّ عَلَيْكَ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ یعنے ہر آئینہ نفرین
کرونگی مین تجہپر بعد ہر نماز کے اور بروایت ابو بکر جوہری ابن اثیر
نے کتاب نہایہ مین اور مسعودی نے مروج الذہب مین اور ابن ابی
الحدید نے شرح نہج البلاغت مین کہ یہ لوگ اکابر علمائے اہل سنت
ہین ایک خطبہ طولانی کو حضرت فاطمہ زہرا سے نقل کیا ہے کہ جس مین
اونحضرت نے کوئی نسبت نفاق اور ظلم اور غضب اور کفر کے حق

جناب خلیفہ اول مین اوٹھا نہین رکھے ہے اور شروع روایت خطبہ
یہ ہے لما بلغ اجماع ابی بکر علی منعہا فدک اور اسوجہ سے کہ وہ خطبہ
بہت طولانی ہے اس رسالہ مختصر مین اوسکو نقل نہین کیا جو چاہے
نشان عبارت مذکور سے اون کتابون مین ملاحظہ کرے لیکن بطور نمونہ
کے دو چار فقرے متفرق اوس خطبہ کے مذکور ہوتے ہین ایہا
معاشر المسلمین ابتز ارث ابیہ اللہ اثرت یا ابن ابی قحافہ اسلئے
عبارت عذاب مفہم یعنے اے گروہ مسلمانان ایا بغلبہ و قہر وغضب
کیا جاوے حق میرا اور تم لوگ امانت میرے نکرو یاد دلاتے ہون
مین تم سب کو خدا کی آیا اے پسر ابی قحافہ تو اپنے باپ کا وارث
ہوا اور مین اپنے باپ کی وارث نہون بدرستیکہ افترا کیا ہے
تو نے عجیب خدا پر پس لے تو فدک کو آجکے روز تاکہ روز حشر
سزا اوسکی پہونچے اور مقام حساب مین تجھہ سے سوال کیا
جاوے پس نیک حکم کرنیوالا خدا ہے اور طلب حق کرنیوالا
محمد مصطفےٰ ؐ اور وعدہ گاہ روز قیامت ہے اور اوس روز زیان
کار ہونگے اہل باطل اور واسطے ہر امر کے قرارگاہ ہے اور
عنقریب جانوگے تم کہ کون ہے وہ شخص کہ آوے گا اوسکے
جانب عذاب خوار کنندہ اور گرفتار ہوگا وہ شخص عذاب ابدی
مین و استحق بنا ادعیت نحن الیوم نغتصب یعنے اور استحقاق
اور سب کے اور ہمارے کے اور اب تو بظلم حق کو ہمارے غضب کیا

اور از جملہ فقرات خطبہ مذکورہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے انصار سے
مخاطب ہوکے فرمایا فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ یعنے
پس جہاد کرو پیشوایان کفر سے کہ وہ اپنے عہد سے پھر گئے شاید
کہ اپنے فعل سے باز آویں ابن ابی الحدید ابوبکر جوہری سے
باسناد اوسیکے روایت کرتا ہے کہ جب ابوبکر نے خطبہ حضرت فاطمہ کو سُنا
تو بہت شاق ہوا کلام حضرت فاطمہ کا منبر پر گیا اور بعد روایت مذکورہ از
جملہ اون کلمات کے کہ جو جناب خلیفہ ثانی نے منبر پر جاکے ارشاد فرمایا
یہ بھی فرمایا کہ نہیں ہے یہ شخص مگر مثل روباہ کے کہ اپنے دعوے پر
اپنے دم کو گواہ لاتا ہے اور چاہتا ہے کہ فتنہ اور فساد گذشتہ کو
سر نو سے برپا کرے اور مدد اہل ضعفا اور عورتون سے ڈھونڈھتا ہے
ابن ابی الحدید کہتا ہے کہ مینے اس کلام ابوبکر کو ابو جعفر یحیی ابن زید پر
پڑہا اور کہا مینے کہ یہ اعتراض کسیکے طرف کیا گیا اوسنے کنایہ نہیں ہے
بلکہ تصریح ہے مینے کہا اگر تصریح ہوتی تو پوچھتا کیون پس ابو جعفر ہنسا
اور کہنے لگا علی ابن ابی طالب سے مراد ہے مینے تعجب کرکے کہا کہ یہ کلام
علی کے حق مین وہ کہنے لگا نعم هو الملك یا بنی یعنے ہان اے فرزند
ابوبکر بادشاہ تہا ایسی باتین بادشاہون سے بہت ہوتی ہین پس
معلوم ہوگئے وہ بزرگوار جن لوگون نے اذیت دے حضرت امیر المومنین
علی مرتضی اور بضعۃ الرسول حضرت فاطمہ زہرا کو کہ وہ مین ایذا ہے
حضرت رسولخدا و خدا ہے اور باعث کفر اور عذاب اور موجب لعن

اور عقاب سے اور منجملہ اصحاب غیر معدودین کے جناب معاویہ تھے کہ عداوت انکی اہل بیت رسول سے کسی پر مخفی نہین ہے ان صاحب نے حدیث حربک حربی کو فراموش کرکے بعزم قتل امیر المومنین کا کیا بجنگ لڑائیان اونحضرت سے کین ان لڑائیوں مین ہزارون مسلمان اور بہت سے اصحاب رسول ان صاحب کے حکم سے قتل ہوے اور انکی تاکید شدید سے مدت دراز تک عیاذاً باللہ حضرت امیر المومنین پر لعن کی گئے اور گالیان دے گئین اور جو کوئی کہ سب و لعن نکرتا تھا اوسکو سزا دیجاتی تھے اور یہ قانون اسّی برس تک جاری رہا تا آنکہ عمر ابن عبد العزیز نے بہزار حیلہ و تدبیر اسکو موقوف کیا جیسا کہ یہ حالات کتب تواریخ اور سیر اہل سنت مین بتفصیل مذکور اور مشہور ہین حافظ آبروے شافعی نے اپنے کتاب تاریخ مین لکھا ہے کہ تعجب سب سے زیادہ ہی کہ بعضے مسلمان معاویہ کو مجتہد جانتے ہین مذموم اور قابل لعن اور کافر ہونے مین ان صاحب کے اخبار کثرت سے ہین از انجملہ احمد بن حسن بیہقی نے کہ علمائے اہل سنت سے ہی کتاب فضائل صحابہ مین نقل کیا ہے نصر ابن عاصم سے کہ رسولخدا منبر پر خطبہ پڑہتے تھے کہ اس درمیان مین معاویہ اوٹھا اور ہاتھ ابوسفیان کا پکڑ کے باہر گیا پس رسول خدا نے دیکھا اور فرمایا لعن اللہ القائد والمقود وویل لامتے من معاویۃ ذی الاستاہ یعنے لعنت خدا کے کہینچنے والے اور کہینچے گئے پر ہے اور واے میرے امت پر معاویہ صاحب

کفل بزرگی سے اور ذی الاشباہ اوس شخص کو بہی کہتے ہین کہ مال
مردم کو ناحق تصرف کرے اور نیت دینے کے نہ رکہے ازانجملہ بیہقی نے
روایت کی ہے کہ ابوسفیان ایک شتر پر سوار جاتا تہا اور معاویہ اور
ایک بہائی اوسکا اوسکے ہمراہ تہا ایک شتر کو کہینچتا تہا اور دوسرا
شتر کو ہانکتا تہا رسول خدا نے فرمایا لعن اللہ القائد والراکب والسائق
یعنے لعنت خدا کی ہے کہینچنے والے پر اور سوار ہانکنے والے پر ازانجملہ بیہقی
نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے احد مین نماز صبح مین ابوسفیان
پر اور علی نے قنوت مین معاویہ پر لعنت کی ہے ازانجملہ قاضی القضاۃ نے
روایت کی ہے کہ معاویہ اوس حالت مین مرا کہ بت سے امید شفاعت
کے رکہتا تہا ازانجملہ ناموقی نے اپنے کتاب مین لکہا ہے کہ متقدمین
اور متاخرین سے کسینے اس مین خلاف نہین کیا ہے کہ معاویہ جب
مرا تو بت اوسکے گلے مین تہا ازانجملہ عبداللہ ابن عمرو عاص نے روایت
کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا لیدخلن رجل یموت علی غیر ملتی یعنے جلدی
کہ داخل ہو ایک مرد کہ نہ مرے گا غیر ملت پر میرے ناگاہ معاویہ داخل
ہوا ازانجملہ صاحب مصابیح نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسول خدا
نے فرمایا یطلع علیکم رجل من اہل النار یعنے ایک شخص اسوقت ظاہر
ہوتا ہے کہ جہنمی ہے بعد ایک لمحہ کے معاویہ پیدا ہوا ازانجملہ صاحب
مصابیح نے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا یموت معاویۃ
علی غیر ملتی یعنے مرے گا معاویہ غیر ملت پہ میرے ازانجملہ صاحب مصابیح نے

اپنے اسناد سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے

اِذَا رَاَیْتُمْ مُعَاوِیَۃَ عَلٰی مِنْبَرِیْ فَاقْتُلُوْہُ یعنے اے اُمت میری جسوقت دیکھو تم معاویہ کو میرے منبر پر چاہئے کہ اوسکو قتل کرو از انجملہ روضۃ الصفا اور جامع التواریخ اور شواہد النبوۃ مین لکھا ہے کہ معاویہ نے امام حسن کو زہر دلوایا اوسکے حکم سے شاہزادہ مسموم ہوا از انجملہ ابو یوسف ابن ابراہیم نے کہ مصاحب ابو حنیفہ کی تھے اپنے مجلس درس مین کہا اور کتاب حاویۃ الالفاظ مین مجنسہ اوسکو لکھا ہے کہ معاویہ اول وہ شخص تھا کہ رہنمائے فتنہ باغیہ کا ہوا اور اشارہ فتنہ باغیہ سے جنگ صفین اور قتل عمار ہے اور اول وہ شخص ہے کہ خلافت کو شمشیر سے لیا اور اول وہ شخص ہے کہ مسلمانون کے سر کو ہدیہ مین بھیجا اور اول وہ شخص ہے کہ اسلام مین تخت پر بیٹھا اور مشابہت اکاسرہ اور فراعنہ کے اختیار کی اور اول وہ شخص ہے کہ مشرکون سے جزیہ لیکے صلح کی اور اول شخص ہے کہ بت فروشی کی اور اول وہ شخص ہے کہ مسلمان قیدیون کو بیچا اور اول وہ شخص ہے کہ بے اجازت صحابہ رسول خدا کے مقام رسولخدا پر بیٹھا اور اول وہ شخص ہے کہ بیر اپنے بنیاد خلافت کی رکھے اور خلافت کو حوالہ اپنے بیٹے کے کیا از انجملہ شیخ زاہد حافظ ابو اسمٰعیل کہ مشاہیر محدثین اہل سنت سے ہین کتاب مثالب بنی امیہ مین لکھا ہے کہ ہندنے مسافر ابن عمر ابن امیہ سے آشنائی کی اور چند سال تک مسافر اوسکے ساتھ زنا کرتا تھا اور اوس سے و عدہ

کرتا تہا کہ تجھے اپنے زوجہ کرونگا یہان تک کہ حاملہ ہوے اور حمل چہہ مہینہ کا
ہوا مسافر خوف فضیحت سے بہاگا اور ہند ابوسفیان کی عقد مین آئے
اور جب تین مہینے اوسکے گہر مین رہے تو جناب معاویہ پیدا ہوے
اور ابوالمنذر ہشام نے اپنی کتاب مثالب مین لکہا ہے کہ چار شخص
بہ نسبت معاویہ کے دعوی کرتے تہے کہ ہمارا بیٹا ہے ایک عمارہ بن
ولید بن مغیرہ دوسرا مسافر بن عمر تیسرا ابوسفیان چوتہا ایک شخص اور اور
ہند حبشیون سے صحبت سے بہت محفوظ رہتی تہی اور چند مرتبہ سیاہ
لڑکے جنے اور اوسے روندہ مار ڈالا اور ہند کی مان کے پاس ایک
علم تہا کہ اوس علم کو کوٹہے پر نصب کرتی تہے اسو اسطیکہ اوس زمانہ
مین زنان فواحش کو اوس علم سے پہچانتے تہے اور در اصل بنی امیہ
قریش سے نہ تہے اسو اسطیکہ مشہور ہے کہ امیہ غلام عبد الشمس کا تہا
اور وہ رومی تہا چونکہ عاقل اور فہیم تہا عبد الشمس نے اوسکو آزاد
کرکے اپنے فرزندی مین رکہا اگر کوئی کہے کہ تواریخ مین نسب عثمان کا
اسطرح لکہا ہے کہ عثمان ابن عفان ابن ابی عاصم ابن امیہ ابن عبد الشمس
پس کیونکر ہوسکتا ہے کہ امیہ غلام تہا تو جواب اوسکا یہ ہے کہ عادت
عرب کی تہے کہ جب غلام کو آزاد کرتے تہے تو اوسکو لوگ بیٹا اوس
شخص مالک کا کہتے تہے چنانچہ رسول خدا نے زید ابن حارث کو آزاد
کیا تو عرب اوسکو زید ابن محمد کہتے تہے پس مشخص ہوا کہ بنی امیہ
رومی ہین نہ قریشی پس امامت اور خلافت جناب امیر کے اور معاویہ

باطل ہے اسواسطے کہ کتب اہل سنت مین منقول ہے کہ رسولخدا نے فرمایا الائمۃ من قریش یعنے ایمہ قریش سے ہونگے از انجملہ سفینۃ النجاۃ اور ربیع الابرار اور تاریخ حافظ ابرو اور کامل السفینہ مین ہے کہ سنہ ہجری مین معاویہ مدینہ مین آیا اور اوسنے ایک کنوان کہودوایا اور اوسکے مونہہ کو چہپایا اور اوسپر کرسی ابنوس کی رکہے اور ام المومنین جناب عایشہ کو بلایا اور اوس کرسے پر بٹہایا بیٹہنے کے ساتھہ ہی ام المومنین کنوین مین گرین جناب خال المومنین نے جناب ام المومنین کو زندہ درگور کرکے کنوین کو مٹے اور پتہر سے بند کروادیا اور بعض علمانے لکہا ہے کہ یہ واقعہ عظمی آخر ذیحجہ سنہ ہجری مین واقع ہوا اور منجملہ اون اصحاب کے کہ جن لوگون نے صحبت رسول خدا کے پائے اور غیر محدوحین مین سے ہین جناب عایشہ صاحبہ اور جناب حفصہ صاحبہ ہین کہ تا وقت مرگ پیروی اپنے والد بزرگوار کی کرکے ہمیشہ عداوت حضرت امیرالمومنین سے رکہتے تہین اور اس جہت سے بارہا حضرت رسول خدا کو آزردہ اور ناخوش کیا اور اخبار اسکے حالات میں کثرت سے ہین کہ اس رسالہ مختصر مین ذکر اونکا مناسب نہین ہے از انجملہ غزالی نے کتاب نکاح مین بہت سے باتین نقل کے ہین اونمین ایک یہ ہے کہ ایک روز ابوبکر اپنے بیٹے کے دیکہنے کیواسطے گئے سُنا کہ رسول خدا اون سے رنجیدہ ابوبکر نے کہا کہ جو کچہ درمیان تم دونو کے گذری ہے مجہسے بیان کرو کہ مین تصفیہ کردون پس رسولخدا نے

عایشہ سے فرمایا اتکلمین انت تکلمی یعنے تو بولیگی کہین کہون عایشہ نے کہا تکلم ولاتقل الاحقا یعنے تم کہو مگر نہ کہنا سوائے سچ کے کیا عقب ہے کہ جناب ام المومنین حضرت رسالت پناہ مخبر صادق کے طرف گمان جہوٹ بولنے کا رکہین از انجملہ بخاری نے احادیث صحیحہ مین حضرت رسولخدا سے نقل کیا ہے کہ اونحضرت نے فرمایا الفتنۃ تخرج من ہنا من حیث یطلع قرن الشیطان یعنے فتنہ ظاہر ہوگا اوس مکان سے سینگ والے شیطان اور اشارہ کیا عایشہ کے مکان کے طرف از انجملہ روایت ابو مخنف مین ہے کہ عایشہ نے جب سنا کہ لوگون نے بیعت کی علی ع کی کہا اگر زمین اور آسمان ملجاتے بہتر تہا میرے نزدیک بیعت کرنے سے ساتھ علی ابن ابی طالب کے از انجملہ روایات مشہورہ سے ہے کہ جب حضرت امیر المومنین بصرہ کے طرف روانہ ہوے تو ایک منزل مین انتظار جمع ہونے لشکر کا کیا عایشہ نے اوسوقت خط حفصہ کو لکہا کہ علی فلان مقام پر اوترے ہین نہ طاقت آگے چلنے کی رکہتے ہین نہ پہر جاسکے اور یہ عبارت عایشہ کے خط کی تہی ان تقدم نحر وان تاخر عقر اور جب خط حفصہ کے پاس پہونچا تو گانیوالی عورتون کو بلایا اور مضمون خط عایشہ کو نظم کرکے پڑہتے تہین اور گاتے تہین اور منجملہ اون اصحاب غیر ممدوحین کے خالد بن ولید ہین کہ اہل سنت جسکو سیف اللہ کہتے ہین یہ صاحب سخت عداوت حضرت امیر المومنین سے رکہتے تھے اس رسالہ مختصر مین گنجایش

اونکے حالات کی نقل کی ہین ہے حضرت رسالت مآب نے بارہا دست
مبارک کو درگاہ الٰہی مین بلند کرکے کہا اَللّٰہُمَّ اِنِّی اَبرءُ اِلَیکَ مِمَّا فَعَلَ
خالد بن ولید یعنے خدا وندا پناہ چاہتا ہونمین اور بیزاری کرتا ہون تیری
طرف تیرے اوس فعل سے کہ کیا خالد ابن ولید نے اور منجملہ اون
اصحاب غیر ممدوحین کے جناب زبیر اور جناب طلحہ ہین کہ اہل سنت انکو
از جملہ عشرہ مبشرہ اور اہل بہشت جانتے ہین ان دونون صاحبون نے
جنگ جمل مین بڑی اعانت اور مدد جناب عایشہ کی فرمائے تھے اور
اوس جنگ مین قتل حضرت امیر المومنین پر محکم کمر ہمت کی باندھی تھی
شارح بخاری نے ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولخدا نے
زبیر سے فرمایا اَمَا اِنَّکَ سَتُقَاتِلُ عَلِیًّا وَ اَنتَ ظَالِمٌ لَہٗ یعنے یہ ہے کہ بتحقیق
کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ تو علیؑ سے جنگ کریگا اور اونکو قتل کرنا چاہیگا
اور تو ظلم کرنیوالا ہوگا علیؑ پر اور ابن مسکویہ اور ابن قتیبہ اور ابن
ابی الحدید وغیرہم نے روایت کی ہے کہ جب عایشہ طلحہ اور زبیر کو ہمراہ
لیکے واسطے جنگ کے بصرہ کیطرف چلین اور مقام حواب مین وارد
ہوئین تو اوس مقام مین آواز کتون کے چلانے کی سنی عایشہ نے
پوچھا کہ نام اس مقام کا کیا ہے لوگون نے کہا کہ حواب یہ سنکے ارادہ
بصرہ سے پشیمان ہوئین اور کہا کہ مینے رسولخدا سے سنا ہے کہ فرمایا
کہ ایک زوجہ میری علیؑ سے بغیر حق جنگ کریگی اور جب مقام حواب
مین پہونچیگی تو کتے چلائینگے کوشش کرا سے عایشہ کہ وہ تجھ نہ

تو طلحہ اور زبیر نے لوگون سے گواہیان دلوائین کہ یہ مقام حواب
نہین ہے اور وقت روانہ ہونے کے ایک بڑے اونٹ کو واسطے
عایشہ کے سواری کے لائے کہ وہ اوسپر سوار ہوئین اور نام اوس
اونٹ کا عسکر تہا عایشہ نے جب نام عسکر سنا پشیمان ہوئین اور کہا
کہ رسول خدا نے مجکو خبر دی تہے کہ اے عایشہ بچا تو اپنے کو اس سے
کہ عسکر نام اونٹ پر سوار ہو کے علیؑ سے جنگ کرنیکے لئے جاے تو
طلحہ اور زبیر نے نام کو اوس اونٹ کے بدل دیا اور منجملہ اصحاب پیغمبر
صلعم وصحب جناب ابوہریرہ ہین کہ ان صاحب نے دین کو دنیا کے ہاتھ
بیچا اور جہوٹے حدیثین بنائین اور جبتک زندہ رہے واسطے حضرات
خلفا ثلثہ اور معاویہ کے حدیثین وضع کرتے تہے اور ایسے شغل مین
اوقات بسر فرماتے تہے فخر رازی نے اربعین مین لکہا ہے کہ ابوہریرہ
نے عایشہ سے کہا کہ جبتک مینے سات سو حدیثونکو کہ شان علیؑ مین
ہین واسطے تیرے باپ کے روایت نکیا اس خچر پر سوار نہوا اور
حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے
کہا کہ ابوہریرہ بہت جہوٹ باندہتا ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح
نہج البلاغت مین لکہا ہے کہ اکذب الناس رسول خدا پر ابوہریرہ تہا
اور بخاری ومسلم مین ہے کہ عبد اللہ ابن عمر سے کہا کہ ابوہریرہ کہتا
ہے کہ رسول خدا نے جیسا کہ ساتھ قتل سگ شکاری اور سگ شبان
کے امر نہین کیا ہے ویسا ہی ساتھ قتل سگان زراعت کے بہی امر نہین کیا ہے

عبید اللہ نے کہا کہ ابوہریرہ سگ زرعی رکھتا ہی خاتمہ چند فواید مین فایدہ
اوّل جان کہ جو احادیث کہ اہل سنت فضائل حضرات خلفائے ثلثہ
مین نقل کرتے ہین اصلا محل اعتماد نہین ہین اور امامیہ پر کسی وجہ سے
حجت نہین ہوسکتے ہین اسواسطے کہ اون حدیثونکو تابعین بنی امیہ اور بنی
عباس سے نے روایت کیا ہے اور منتہی ہوتے ہین وہ روایات اونکی
دشمنان حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب تک مثل عبد اللہ ابن عمر
کے کہ حضرت امیر المومنینؑ سے بیعت نکی اور بیعت کی یزید اور عبد الملک
ابن مروان کی چنانچہ حمیدی نے جمع بین الصحیحین مین متفق علیہ بخاری اور
مسلم سے بسند عبد اللہ ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جب اہل مدینہ نے
یزید کو امامت سے خلع کیا عبد اللہ ابن عمر نے کہا کہ ہمنے بیعت کی ہے
یزید کی اور بیعت خدا اور رسولؐ کے ایسے شخص کے ساتھ عذر نہین
چاہیے کرنا اور دوسری روایت کی ہے صحیح بخاری سے بسند عبد اللہ
ابن عمر سے اور ملخص اوس روایت کا یہ ہے کہ جب عبد اللہ ابن
عمر نے چاہا کہ ہاتھ حجاج کے بیعت عبد الملک کی کرے تو حجاج نے
باوجود شقاوت اور نفاق کے غصہ مین آکے کہا کہ کل علی ابن ابی
طالب کی بیعت نہ کی تونے اور آج آیا ہے کہ عبد الملک ابن مروان
کے بیعت کرے ہاتھ میرا بیکار نہین ہے پانون میرا پکڑ اور بیعت کر
اور مثل جناب عائشہ کے کہ عداوت اور جنگ کرنا انکا حضرت
امیر المومنینؑ سے مشہور اور معروف ہے حاجت توضیح کی نہین ہے

اور کسیقدر حال اونکی عداوت کا مذکور بہی ہوچکا اور مثل ابو ہریرہ کے کہ واسطے نفع دنیا کے حضرت امیرؑ سے منحرف ہوکے معاویہ سے ملے اور حضرت امیرؑ سے جنگ کی جیسا کہ کتب سیر و تواریخ مین مذکور ہے اور حال انکے صادق اللہجہ ہونیکا کسیقدر بیان بہی ہوچکا اور مثل عمرو بن عاص کے کہ دین کو ساتھہ دنیا کے بیچا اور طرفداری معاویہ مین اسلام سے نےنصیب ہوا اور حال اسکا کتب اہل سنت مین مذکور اور مشہور ہے اور مثل مغیرہ بن شعبہ کے کہ حضرت امیرؑ سے نہایت عداوت رکہتا تہا چنانچہ ابن ابی الحدید نے ابو جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ مغیرہ ابن شعبہ علی کو منبر پر ناسزا کہتا تہا اور یہ بہی ابو جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ معاویہ ایک جماعت صحابہ اور تابعین کو صلہ دیتا تہا کہ اخبار قبیحہ کو حق علی ابن ابی طالبؑ مین روایت کرین اور اون لوگون مین سے تہا عمرو عاص اور مغیرہ بن شعبہ اور عروہ بن زبیر اور مثل کعب الاخبار کے ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت مین روایت کی ہے ایک جماعت اہل سیر سے کہ علی ابن ابی طالبؑ کہتے تہے کہ کعب الاخبار کذاب ہے اور وہ منحرف تہا آنحضرت سے اور مثل سعد ابی وقاص کے کہ عداوت سے بیعت جناب امیرؑ کے نکی جیسا کہ کتب سیر مین مذکور ہے اور مثل ابو موسی اشعری کے کہ بسبب دشمنی کے نفی خلافت آنحضرت سے کی کہنے سے عمرو بن عاص کے اور مثل عمر بن سعد

اور شمر اور خولی وغیرہم کے کہ عداوت جنکی اہل بیتؑ نبوت سے احتیاج بیانکی
نہین رکھتے یاد کرنا واقعہ کربلا کا کافی ہے الحاصل جو روایات کہ اہل سنت
در باب عقیدہ اپنے فضایل خلفاء ثلثہ مین نقل کرتے ہین البتہ سلسلہ
اون روایات کا تابعان بنی امیہ اور دشمنان حضرت امیر المومنینؑ تک
پہونچا ہے جیسا کہ ارباب خبر اور اصحاب تتبع پر ظاہر ہے کہ معاویہ اور
سایر ظلمہ بنی امیہ آل رسولؐ کے ساتھ کیسی عداوت رکھتے تھے اور
ہمیشہ منبروں پر جمعیت خاص و عام مین سب اہل بیتؑ طاہرین اور
مذمت عترت خیر المرسلینؐ کرتے تھے اور دوستان اہل بیتؑ طیبین کو
قتل اور غارت کرتے تھے اور کسیکو یارا اسکا نہ تھا کہ فضایل علی ابن
ابی طالبؑ کو ظاہر کرے اور جو شخص کہ اون حضرتؑ کی مذمت مین کوئی
حدیث وضع کرتا تھا صلہ اور انعام پاتا تھا اور جو لوگ کہ اظہار عداوت کا
اونحضرتؑ کے کرتے تھے ہمیشہ اور ظالمون کے نزدیک معزز اور مکرم
تھے اور صاحب شوکت و حکومت ہوتے تھے اور جو لوگ کہ اونحضرت
کی دوستی کے ساتھ منسوب تھے ہمیشہ خوف اور مظلومی مین بسر
کرتے تھے اور خوف سے اصلا اظہار دوستی اور پیروی اہل بیتؑ
کا نکرتے تھے اسی سال تک کہ زمانہ بنی امیہ کا تھا حال شیعیان حضرت
مرتضی علیؑ کا اسطرح ہوگیا تھا کہ کسی زبان کو یارا اوسکی شرح کا اور
کسی کان کو تاب سننے کی نہین ہے ہزارون آدمی تہمت محبت
اہل بیتؑ مین قتل ہوگئے اور دوستون اور شیعون کا تو کیا

حساب ہی ابن ابی الحدید نے جعفر اسکافی سے روایت کی ہے کہ بنی امیہ
منع کرتے تھے اظہار فضایل علیؑ کو اور سزا دیتے تھے ذاکر اور راوی
فضایل علیؑ کو یہانتک کہ کسیکو جراءت نہ تھے کہ نام اوس شخص ذاکر یا
راوی کا زبان پر لاوے اور ابن ابی الحدید نے اپنی شرح مین روایت
کی ہے علی ابن محمد ابن ابو یوسف مداینی سے کہ اوسنے کتاب احداث
مین لکہا ہے کہ معاویہ نے لکہا اپنے عمال کو کہ قتل کرو راویان فضایل
علیؑ اور اہل بیتؑ کو پس خطباء ہر جگہ منبرون پر اوحضرت کو ناسزا کہتے
تھے اور معایب واسطے اوحضرت اور اہل بیتؑ کے روایت کرتے
تھے اور چونکہ کوفہ مین شیعہ علیؑ کے بہت تھے زیاد کو اونپر مقرر کیا کہ
اوسنے اونکو قتل کیا جہان کہین پایا بڑی بڑی عقوبت سے اور اپنے
عمال کو لکہا کہ دوستان عثمان اور راویان فضایل عثمان کا اعزاز
و اکرام کرو اور نام اونکے اور اونکے باپ اور قوم کو اونکی لکہہ کے
ہمارے پاس بہیجو پس جب نام اور نشان اونکے عمال نے لکہہ کے
بہیجا تو اونکو صلے گران قیمت اور اسباب اور املاک بہت دئے
پس جو شخص کہ عثمان کی فضیلت کو روایت کرتا تہا نام اوسکا لکہتا تہا
اور اوسکو اپنا مقرب کرتا تہا بعد اسکے عمال کو لکہا کہ روایت کرو
ابوبکر اور عمر اور سایر اصحاب کے فضیلت کو پس روایت کی مناقب
مین اونکے احادیث موضوعہ بہت کہ کچہ اصل اور حقیقت نہین اور
اون حدیثون کو منبرون پر پڑہتے تھے اور معلمون کو کہتے تھے کہ

ملکون مین لڑکون کو پڑہا دین اور راون حدیثون کو مثل قران کے تعلیم کرتے تھے یہانتک کہ عورتون کو اور بچونکو اور خدمتگارونکو بھی پڑہا یا بعد اسکے عمال کو لکہا کہ سب شہرونمین ڈہونڈہین جو شخص کہ متہم بدوستی علی ابن ابی طالب اور اونکی اہلبیت کی ہو گہر کو اوسکے گرادین یہ ہی مجمل مضمون روایت ابن ابی الحدید کا کتاب مدائنی سے آپ تامل کرنا چاہیئے اور انصاف سے دیکہنا چاہیئے کہ ہر گاہ عمال ایسا تہا اور سب راویان معتبر اہل سنت کے تابع بنی امیہ اور دشمن اہلبیت رسولخدا کے تھے تو احادیث فضائل حضرات خلفاء ثلثہ کا کیا اعتبار ہے اور صاحب تحفہ المحبین کتاب المحبین مین اور صغانی اور دار المہری نے در المنثور مین بکثرت جہوٹی وضعی حدیثون کو کہ فضائل حضرات خلفاء ثلثہ مین نقل کر دیا ہے اور امام المحدثین فیروزابادی نے کتاب سفر السعادت مین لکہا ہے ان کل ما ورد فی شان ابی بکر ہی من المفتریات التی یشہد بہا بدیہۃ العقل بکذبہا حاصل معنی یہ ہی کہ سب حدیثین جو شان ابوبکر مین ہین جہوٹی ہین گواہی دیتی ہے عقل بلا تامل اون حدیثون کے جہوٹی ہونے پر فایدہ دوم سب وشتم بعضے شخص کے ہے کہ یہ طریقہ اما میہ کا نہین ہے اور لعن کہتے دور کرنے رحمت خدا سے اور اور نفرین کرنیکے ہے بحکم نص قرآن اولئک یلعنہم اللہ ویلعنہم اللاعنون اور لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین فرمان خدا ہے اور فرمان برداری خدا کی موجب ثواب اجر آخرت ہے اور حضرت رسولخدا نے

لعن بہت ابوسفیان اور معاویہ وغیر ہما پر ثابت ہے جیسا کہ مقصد دوم
مین کسیقدر مذکور ہوا کہ عمل کرنا اوسپر تمامی امت پر لازم ہے پس بفرمان
بردار ی خدا و رسول شیوہ امامیہ کا ہے کہ مستحق لعن پر لعن کہین صحابی
ہو خواہ پدر صحابی اور حقتعالی نے فرمایا ہے لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ
اِلَّا مَنْ ظُلِمَ یہ نص قطعی دال ہے اسپر کہ بد کہنا ستم رسیدہ کا باعلان تمام
اوس شخص پر کہ ستم اوسپر کیا بلا شک جایز ہے اور زیادہ اس سے
ہمپر کیا ستم ہوگا کہ بعض حضرات ہمارے اقاؤن پر انواع ظلم اور ستم
اور ایذا ئین عمل مین لائے اور سزاوار لعن ہونا اونحضرت کا بفرمان
خدا اور بارشاد رسول اور امیر المومنین ثابت اور محقق ہے حقتعالی نے
فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
وَلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا یعنے بتحقیق کہ وہ لوگ کہ ایذا پہونچاتے ہین خدا اور
رسول کو لعنت کی ہے اوپر حقتعالی نے اور واسطے اونکے وہ عذاب
ہے کہ موجب اہانت اور فضیحت کا اونکی ہے فقط اور مقصد دوم مین بیان
ہوچکا کہ ایذا حضرت امیر المومنین اور حضرت فاطمہؑ عین ایذا رسول خدا
اور خدا ہے اور یہ باعث لعن ہے اور ایذا دینے حضرات خلفا ثلثہ و
غیر ہم کے مقصد مذکور مین ثابت ہوچکی حاجت اعادہ کی نہین ہے اور
یہ آیت اوسوقت نازل ہوئے کہ جب جناب عثمان اور جناب طلحہ نے
کہا کہ بعد وفات رسول خدا کے ہم ازواج سے نکاح کرینگے کہ یہ کلمہ
باعث ایذائے حضرت رسالتمآب ہوا اور اخطب خوارزم سے مناقب

مین اور ابن ابی الحدید نے انس ابن مالک سے اور بھی اخطب سے نے
روایت کی ہے باسناد عبد الرحمن بن ابی لیلے سے اور اوسنے اپنے
باپ سے کہ رسول خدا نے علی سے کہا اِتَّقِ الضَّغَائِنَ الَّتِی لَکَ فِی
صُدُورِ مَن لَا یُظْهِرُہَا اِلَّا بَعْدَ مَوْتِی اُولٰئِکَ ہُمْ یَلْعَنُہُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُہُمُ اللَّاعِنُوْنَ
یعنے پرحذر رہ کینون سے کہ بہ نسبت تیرے سینون مین ہین اون لوگونکی
کہ ظاہر نہین کرتے ہین مگر بعد میری رحلت کی یہ لوگ وہ ہین کہ لعنت
کرتا ہے حقتعالی انپر اور لعنت کرتے ہین لعنت کرنیوالے پس
حضرت روئے پوچھا یا حضرت کسواسطے سے رونا آپ کا فرمایا اخبرنی
جبرئیل اَنَّہُم یَظْلِمُوْنَہٗ وَ یَمْنَعُوْنَ حَقَّہٗ یعنے خبر دی مجکو جبرئیل نے کہ بتحقیق
کہ وہ لوگ ظلم کرینگے علی پر اور منع کرینگے حق کو اوسکے اور مقصد دوم
مین ثابت ہوچکا کہ حضرت خلفاے ثلثہ نے کیا ظلم کئے حضرت امیر المومنین
علی ابن ابی طالب پر اور کینہ جو دلونمین تھے بعد وفات حضرت رسولخدا کے
کے ظاہر کئے اور غصب کیا اونکے حق کو اور رئیس اشاعرہ محمد بن عبد الکریم
شہرستانی نے کتاب ملل ونحل مین اور سید شریف نے شرح مواقف
مین اور داؤد اور ترمذی اور مسلم اور حمیدی اور احمد حنبل وغیرہم نے
اپنے مصنفات مین لکھا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے جہزوا جیش اسامۃ
لعن اللہ من تخلف عنہ یعنے جاؤ لشکر اسامہ کے ساتھ لعنت کرے خدا
اوسپر کہ جو نہ جائے لشکر اسامہ کے ساتھ اور نہ جانا حضرات اصحاب
ثلثہ کا متحقق اور معلوم ہی جیسا کہ جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب

مین صراحت کی ہے اور ابن ابی احمد نے کتاب احمد ابن عبد العزیز جوہری
روایت کی ہے اور مسند احمد حنبل مین مذکور ہے کہ جسوقت کہ حکم الٰہی
ہوا واسطے بند کرنے گھرون کے دروازون کے جو مسجد واقع تھے
سب دروازے بند ہوے سواے دروازہ مکان علی ابن ابیطالب
کے عباس نے عرض کی کہ ایک ناودان کوٹھے کا ہماری مسجد مین رہے
حضرت رسول خدا نے قبول فرمایا اور اپنے دست مبارک سے اپنے
چچا کی خوشی کے واسطے ناودان کو نصب کیا اور نصب کرنیکے وقت
فرمایا کہ جو شخص کہ اسکو کھودیگا ہمارے چچا کو ناخوش کرے گا وہ شخص
ملعون ہے عمر ایک روز زمان خلافت مین اپنے ادہر جاتے تھے
پانی اوس ناودان سے اونپر ٹپکا عمر غصہ مین آئے ناودان کے
کھودنے کا حکم دیا بعضے اصحاب رسول خدا نے اوس حدیث کو یاد دلایا
لیکن کچھ فایدہ نکیا ناودان کھود ڈالا اور اخطب خوارزمی نے مناقب
مین ایک حدیث طولانی مین روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
من عرف حق علی و من انکر حقہ لعن یعنے جسنے پہچانا حق علی کو وہ پاک
اور طیب ہوا اور جسنے انکار کیا اونکے حق سے ملعون ہوا اور مقصد دوم
مین منکرین حق حضرت علی ابن ابی طالب مذکور ہوچکے ہین اور روایت
صحیح مسلم اور صحیح بخاری متضمن اس امر کے کہ حضرت علی اور حضرت
عباس جناب خلیفہ اول اور جناب خلیفہ ثانی کو کاذب و رخاین
جانتے تھے مقصد دوم مین نقل ہوچکی ہے اور لعن کاذب پر نص

قرآنی ثابت ہے اور ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغت مین یحیی بن
سعید شہود بابن غالیہ حنبلی سے نقل کیا ہے کہ کہا اوسنے کہ حاضر تہا مین
نزدیک فخر اسمعیل بن علی حنبلی فقیہ کے کہ پیشوا حنبلیون کا بغداد مین تہا
ایک شخص حنبلیون مین سے کہ کچہہ قرض ایک شخص اہل کوفہ سے طلب رکہتا
تہا نزدیک فخر اسمعیل کے آیا اور وہ روز غدیر کا تہا اور خلق کثیر ضریح
حضرت امیر المومنین پر جمع ہوے تہے پس شیخ فخر اسمعیل نے اوس شخص
سے پوچہا کہ آیا قرض تیرے تجکو پہونچے یا کچہہ باقی ہے وہ شخص جواب دیتا
تہا تا اینکہ کہا کہ اے سید میرے کاش کہ تم دیکہتے عید غدیر کو کہ سر قبر
علی ابن ابی طالب پر کیا شنیعین اور رسوائیان اور اقوال نازیبا اور
سب صحابہ با واز بلند بے باکانہ کرتے ہین پس فخر اسمعیل نے کہا کہ
گناہ اون لوگون کا کیا ہے قسم خدا کی کہ خود صاحب قبر نے اون
لوگون کو تعلیم کیا ہے پس اوس شخص نے کہا کہ صاحب قبر کون ہے
کہا علی ابن ابی طالب کہا اے سید میرے آیا علی نے اون لوگون کو
ہدایت کی اور یہ طریقہ تعلیم کیا کہا ہان واللہ کہا اے آقا پس اگر علی حق
پر تہے تو ہم لوگ کیون فلان اور فلان کو دوست رکہین اور اگر
باطل پر تہے پس کسواسطے ہم اونکو دوست رکہین چاہیے کہ تبرا کرین
ہم اونسے یا اون دونون سے پس ابن غالیہ کہتا ہے کہ فخر اسمعیل بہ
جلدی اوٹہے اور کفشون کو پہنا اور کہا کہ لعنت خدا کی اسمعیل پر اگر
جواب اس مسئلہ کا جانے اور اندر مکان کے چلے گئے اگر کوئی اہل سنت

مین سے لکھے کہ کتب اہل سنت مثل ریاض النضرہ اور شفاء قاضی عیاض
وغیرہما مین احادیث اس باب مین منقول ہین کہ جو شخص کہ سب اصحاب
کرے وہ منافق اور جہنمی ہے اور شفا مین یہ حدیث بھی ہے کہ من سب
اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین یعنے جو شخص کہ سب
کرے میرے اصحاب کو پس اوسپر لعنت ہے خدا اور ملائک اور آدمی
سب کی پس کیونکر سب کرنا اصحاب کی شان مین جائز ہوگا تو جواب اوسکا
یہ ہے کہ احادیث کتب اہل سنت امامیہ پر حجت نہین ہوسکتی ہین اور
علاوہ برین بیان ہوچکا کہ سب بمعنے فحش طریقہ امامیہ کا نہین ہے اور
سوا اسکے ہرگاہ بفرمان خدا اور ارشاد رسول خدا اور علی مرتضیٰ ثابت
ہوچکا کہ بعض اصحاب غیر ممدوحین قابل لعن ہین تو لامحالہ اصحاب غیر ممدوحین
حکم سے ان احادیث مذمت لعن کے مستثنیٰ سمجھے جاوینگے پس لا بد یہ
احادیث عدم جواز لعن حق اصحاب ممدوحین مین اور وہ احادیث حکم لعن
مخصوص اصحاب غیر ممدوحین کے حق مین قرار پاوینگے اور کتب اہل سنت
سے ثابت ہے کہ اصحاب نے ایک دوسرے پر سب و لعن کئے ہین
جیساکہ تاریخ طبری اور کنز الاعمال مین ہے کہ جب عمر نے پیغام اسامہ کا
ابوبکر کے پاس پہونچایا تو ابوبکر کود پڑے اور داڑھی عمر کی پکڑی اور
عمر کو گالی دے پس عمر باہر آئے اور اصحاب رسول کو گالی دے
اور صحیح البخاری مین ہے کہ عمر نے حق سعد بن عبادہ کہ اکابر اصحاب
سے کہا قتل اللہ سعدا فانہ صاحب الشر والفتنۃ یعنے قتل کرے خدا

سعد کو پس بتحقیق کہ وہ صاحب شر و فساد ہے اور کنز الاعمال مین ہے کہ
عباس ابن عبد المطلب نے عمر کو کہا اخفقک اللہ بظر امک یعنے پھیرے
تجھے خدا تیرے ماںکی فرج مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین لکھا ہے
کہ عثمان نے شان نعیمان مین کہ اصحاب رسولؐ سے تھے کہا لعن اللہ نعیمان
یعنے لعنت کرے خدا نعیمان پر اور روضۃ الاحباب مین ہے کہ عایشہ
شان مین عثمان کے کہتے ہین لعن اللہ نعثلا قتل اللہ نعثلا یعنے لعنت
کرے خدا نعثل پر اور قتل کرے خدا نعثل کو پس چاہیے کہ اصحاب
ایک دوسرے کو سب اور لعن کرنیکے سبب سے منافق اور جہنمی
اور ملعون ہون **فایدہ سیوم** شیعہ لغت مین بمعنے اتباع اور انصار
اور گروہ اور غالب شدہ کے ہین اور لغت مین ہے کہ عرف مین یہ نام
اون لوگون کا ہے کہ دوست رکھتے ہین علی ابن ابی طالبؑ اور اونکے
فرزندون کو اور مشایعت اور متابعت انکی کرتے ہین اور استعمال
اس لفظ کا واحد اور کثیر مین ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب ملل و
نحل مین لکھا ہے الشیعۃ ہم الذین تابعوا علیا یعنے شیعہ وہ لوگ
ہین کہ جن لوگون نے متابعت کی علی کے اور لفظ شیعہ قرآن شریف
مین چند مقام مین ہے و ان من شیعتہ لابراہیم اور جنتی ہونے مین
شیعون کے اور انکے فضایل مین احادیث حضرت رسولؐ خدا
کثرت سے کتب معتبرہ اہل سنت مین مذکور اور موجود ہین چنانچہ
بعض اون مین سے اور آخر مقصد اول مین اس رسالے کے مذکور

ہوئین اور سوائے فرقہ امامیہ کے کوئی فرقہ کسی زمانہ مین بلقب شیعہ
معروف اور مشہور نہین ہوا اور ابن اثیر نے حال مین محمد بن یعقوب
کلینی رہ کے کتاب جامع الاصول مین لکھا ہے ابو جعفر محمد بن یعقوب
الرازی الفقیہ الامام علی مذہب اہل البیت عالم فی مذہبہم کبیر فاضل
عندہم مشہور لہ ذکر فیما کان علی المائۃ الثالثۃ یعنے کنیت اون کے
ابو جعفر اور نام اونکا محمد بن یعقوب ہے اور فقہ اور پیشوا مذہب اہل بیت
کے تھے اور عالم اون کے مذہب کے تھے اور ساتھ فضل و بزرگواری
کے موصوف اور تین سو صدی کے علما مین مشہور اور معروف تھے
اس سے صریح ثابت ہوا کہ شیخ کلینی رہ کہ اکابر متقدمین علمای امامیہ
مین عالم مذہب اہل بیتؑ کے تھے اور مذہب سنت و جماعت سوائے
مذہب اہل بیت علیہ السلام کے ہے اور محمد شہرستانی نے کتاب
ملل و نحل مین اور شرح مواقف نے لکھا ہے الامامیۃ کانوا فی الاول
علی مذہب ائمتہم یعنے امامیہ تھے پہلے اوپر مذہب اپنے امامون کے
اور نہایہ جزری مین ہے کہ اول رواج دینے والے مذہب امامیہ کے
امام رضاؑ تھے اور مرتبہ دوم مین محمد بن یعقوب کلینی نے اس مذہب کو
رواج دیا اور ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ان مجدد مذہب الامامیۃ فی
المائۃ الثانیۃ کان علی بن موسی الرضا یعنے تجدید کرنیوالے مذہب
امامیہ کے دوسرے صدی مین تھے امام رضا اور ارباب سیر لکھتے ہے
ہین کہ بعد وفات سرور عالم کے تابعان علی شیعۂ علی مشہور ہوے

اور اسیطرح فریق ثانی اپنے تئین شیعہ ابو بکر و عمر و عثمان کہتے تھے
اور جب معاویہ نے حضرت امیر سے جنگ کی اپنے لشکر مین حکم دیا کہ
معاذ اللہ منبرون پر سب امیر المومنین اور اونکے اصحاب کی کرین اور
اپنے گروہ کو ملقب بسنت وجماعت کیا اور سیوطی نے تاریخ الخلفا
مین لکھا ہے کہ جب سنہ ۴۱ھ مین معاویہ اور امام حسن سے صلح ہوے تو معاویہ نے
نام اوس سال کا جماعت رکھا اور صواعق مین ہے کہ سنہ ۶۱ھ مین جب
امام حسین شہید ہوے یزید نے نام اوس سال کا سنت رکھا پس اس
ترکیب سے نام تابعان بنی امیہ کا سنت وجماعت واضح ہے اور جسوقت کہ
جنگ صفین ہوے مسلمان تین فرقہ ہوے تابعان علی بشیعہ علی نامور
ہوے اور تابعان معاویہ سنت وجماعت مشہور ہوے اور ایک گروہ
نے دونون سے انحراف کیا کہ وہ خارجی ہین فایدہ چہارم مسند
احمد حنبل اور جمع بین الصحیحین الستہ اور صحیح ابو داؤد اور صحیح بخاری مین ہے
کہ حضرت رسول خدا نے حضرت امیر سے فرمایا کہ یا علی لا یحبک الا مومن
ولا یبغضک الا کافر او منافق یعنے اے علی دوستی رکھے گا تم سے مگر مومن
اور دشمنی رکھے گا تم سے مگر کافر اور منافق اور صحاح مین ہے کہ فرمایا
رسول خدا نے لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مومن یعنے محبت نکریگا
علی سے منافق اور دشمنی نرکھے گا اون سے مومن اور صحاح مین
ہے من احب علیا فقد احبنی ومن ابغض علیا فقد ابغضنی یعنے جسنے
محبت کی علی سے بتحقیق کہ مجھسے محبت کی اور جسنے عداوت کی

علی سے بتحقیق کہ مجھ سے عداوت کی اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور
ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جو شخص نہ پہچانے حق ہماری عترت کا
ایک شخص ہے تین شخصون سے یا منافق ہے یا پسر زن زانیہ یا بغیر
طہر یعنے مان اوسکی حالت حیض مین حاملہ ہوئے اور طبرانی اور حاکم نے
روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ اگر کوئی شخص درمیان رکن
و مقام کے ساتھ صلوۃ اور صوم کے قیام کرے اور دشمن ہو اہلبیت
محمد کا داخل ہوگا آتش دوزخ مین اور احمد حنبل نے مناقب مین ابن
عباس سے روایت کی ہے قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا
الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبیٰ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم مَنْ قَرَابَتُکَ ہٰؤُلَاءِ وَجَبَتْ
عَلَیْنَا مَوَدَّتُہُمْ قَالَ عَلِیٌّ وَ فَاطِمَۃُ وَ اَوْلَادُہُمَا وَ قَالَ النَّبِیُّ صلعم وَالَّذِی
نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یُبْغِضُنَا اَہْلَ الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَدْخَلَہُ النَّارَ حاصل معنے یہ
کہ جسوقت نازل ہوئے آیت لا اسئلکم کہا لوگون نے یا رسول اللہ
کون ہین قرابت دار آپکے کہ واجب ہوئی ہم لوگون پر محبت اونکی
کہا رسول خدا نے کہ وہ علی اور فاطمہ ہین اور اولاد اون دونونکی
اور کہا رسول خدا نے کہ قسم ہی اوسکی کہ جان میرے اوس کے
قبضہ قدرت مین ہے کہ نہ دشمنی رکھے گا اہل بیت سے کوئی مگر یہ کہ
حق تعالے اوسکو داخل کریگا جہنم مین بلاحظہ ان احادیث اور مثل
انکے احادیث کے کہ کتب معتبرہ اہل سنت مین کثرت سے موجود
ہین حضرات اہل سنت مجبور ہوسکے دعوی محبت اہل بیت کا کرنے پر

بلکہ جناب شاہ عبد العزیز دہلوی نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین بکمال
خلافت اپنے تئین شیعہ قرار دیا ہے لیکن در واقع یہ دعوی انحضرات کا
محض مصنوعی اور زبانی اور صرف بیان ظاہری اور زبانی ہو کیونکہ
اونکے اقوال اور اعمال اور افعال سے صریح عداوت اہل بیت
ظاہر ہے حضرت سید المرسلین کے منکشف اور ثابت ہوتی ہے چنانچہ
احمد حنبل نے مسند جعفر مین روایت کی ہے کہ اَلرَّجُلُ لَا یَکُونُ مُؤمِنًا حَتّٰی
یَتَّقِیَ عَلِیًّا کُلِّیًّا یعنے مرد نہین ہوتا مومن جبتک کہ عداوت علی کے
سے نہ چھوڑے اور امام غزالی نے کتاب صراط المستقیم مین لکھا ہے
کہ جو شخص کہ شہادت مین کے داخل بہشت ہوگا مگر وہ شخص کہ جو باعث ہوا
تفرقہ ڈالنے مین خلافت کے کہ وہ علی ابن ابی طالب ہین اور قاضی
ابن خلکان نے کہ اکابر علماے اہل سنت سے ہین حال مین علی ابن
جہیم کے کہ جسکو اہل سنت بڑا استاد مین اور معتبر جانتے ہین لکھا ہے کہ
اِنَّہُ کَانَ مُتَعَصِّبًا وَ رَأَی بُغۡضَ عَلِیٍّ وَالۡاِنۡحِرَافَ عَنۡہُ لِاَنَّ مَحَبَّتَہٗ لَا تَجۡتَمِعُ مَعَ السُّنَّۃِ
یعنے تحقیق کہ وہ متعصب تھا عداوت علی مین اور منحرف ہونے مین اونسے
اس واسطے کہ تحقیق کہ محبت علی کی نہین جمع ہوتے ساتھ سنن کے
یعنے یہ امر نہین ہوسکتا کہ سنی ہو اور دوست بھی ہو علی کا اور محی الدین
عربی نے متوکل عباسی کو قطب لکھا ہے اور کمال الدین دمیری نے
حیوۃ الحیوان مین لکھا ہے اَلۡمُتَوَکِّلُ کَانَ یَتَغَلَّوُ فِی بُغۡضِ عَلِیٍّ یعنے متوکل
غلو رکھتا تھا دشمنی علی مین اور سیوطی نے تاریخ الخلفا مین لکھا ہے

سنة ستة وثلاث مائة امر المتوکل بہدم قبر الحسینؓ وہدم ما حولہ من الدور ان یعمل مزارع ومنع الناس من زیارتہ یعنی ۲۳۶ھ ہجری مین حکم کیا متوکل نے واسطے منہدم کرنے قبر حسینؓ کے اور منہدم کرنے اوس چیز کے کہ جو گرد قبر کی تھی اور حکم دیا اوسنے کہ زراعت کرین اوسپر زراعت کرنیوالے اور منع کیا لوگون کو اوسکی زیارت کرنے سے اور ابن عربی مالکی نے لکھا ہے ما قتل الحسین الا بسیف جدہ ای لانہ الخلیفة والحسین بغی علیہ والبیعة سبقت لیزید یعنے نہین قتل ہوے حسینؓ مگر اپنے نانا کی شمشیر سے اسواسطے کہ یزید خلیفہ تھا اور حسینؓ نے بغاوت کی اوسپر اور بیعت سبقت کر چکے تھے یزید کیطرف اور بعضی نے کہ علماے اہل سنت سے ہین لکھا ہے کہ اول خارجی فی الاسلام حسین ابن علیؓ یعنے پہلا خارجی جو اسلام مین ہوا حسین ابن علیؓ ہین اور ابن حجر نے صواعق مین لکھا ہے عن الغزالی وغیرہ یحرم علی الواعظ روایة قتل الحسین والحسن وما جری بین الصحابة من التشاجر والتخاصم فانہ یہیج ابی بغض الصحابة یعنے غزالی وغیرہ کہتے ہین کہ حرام ہے واعظ پر بیان کرنا حال قتل حسینؓ اور حسنؓ کا اور بیان کرنا اوس قصہ کا جو واقع ہوا درمیان صحابہ کے باہمدیگر نزاع اور دشمنی سے پس تحقیق کہ وہ باعث ہوتا ہے دشمنی اصحاب کا اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے قول جمیل مین بیان قصہ کربلا اور حال وفات حضرت امام حسینؑ کو ناجائز لکھا ہے اور مولوی اسمعیل صاحب نے صراط المستقیم مین لکھا ہے

کہ چونکہ حسینؑ مرتبہ شہادت کو فایز ہوے تو محل خوشی کا ہے نہ مقام غم کا
پس معلوم ہوا کہ اہل سنت جو تہمت محبت کی حضرت امیر المومنینؑ اور
سایر اہل بیت طاہرینؑ کے اپنے اوپر کرتے ہین از قبیل یَقُولُونَ مَا
لَیسَ فِی قُلُوبِھِم ہے یعنے کہتے ہین وہ بات کہ نہین ہے اونکے دلون مین
اور از قبیل یَقُولُونَ مَا لَا یَفعَلُونَ ہے یعنے کہتے ہین وہ بات کہ نہین
کرتے ہین اور نہ تحقیق ہوا کہ باطن اونکے خلاف ظاہر اور اقوال ونکے
عکس اونکے اعمال کے گواہی دیتے ہین اور بنا بر احادیث کتب معتبرہ
اپنے بجہت عداوت حضرت امیر المومنینؑ اور اہل بیت سید المرسلین کے
کافر اور منافق اور اہل جہنم قرار پاتے ہین فایدہ پنجم احوال مین امام
اعظم اہل سنت یعنے جناب ابو حنیفہ کے ابن جوزی نے کتاب المنتظم مین
لکھا ہے اَنَّ الجَمِیعَ اتَّفَقُوا عَلٰی طَعنِ اَبِی حَنِیفَۃَ یعنے تحقیق کہ سب نے اتفاق
کیا ہے اوپر طعن ابو حنیفہ کے اور رسالہ امام ابو حامد غزالی کا طعن مین
ابو حنیفہ کے مشہور ہے اور غزالی نے آخر کتاب منخول کے مسلک اول
مین لکھا ہے فَاَمَّا اَبُو حَنِیفَۃَ فَقَد قَلَبَ الشَّرِیعَۃَ ظَہرًا لِبَطنٍ فِی تَصوِیرِ المَسَائِلِ وَ تَقرِیرِ المَذَاہِبِ
فَکَثُرَ خَبطُہٗ حاصل معنے یہ ہے کہ ابو حنیفہ نے بنایا مسایل کو پس زیادہ
ہوا خبط اوسکا اور پھر غزالی نے کہا ہے کہ فَاَمَّا اَبُو حَنِیفَۃَ فَقَد قَلَبَ الشَّرِیعَۃَ
یعنے ابو حنیفہ نے اولٹ دیا شریعت کو اور پھر کہا ہے بَل ھٰذَا الاِشتِقَاقُ
یعنے یہ شقاوت اوسکی تھے اور قاضی عضدی نے عضدیہ مین لکھا ہے
ان مذہب ابی حنیفۃ کفر کبیر یعنے مذہب ابو حنیفہ کا بڑا کفر ہے اور

مخالف مذہب کے جنازہ پر جاتے ہین اور بعد دفن میت کے وارثونکو
پرسا اور دلاسا دیتے ہین دل نہین مانتا کہ خبر اوسکے مرنے کے
سنکے دوسرے کام مین مشغول ہون کیا غضب ہے اور کیسے وہ
مسلمان اور اصحاب اور یار حضرت رسول خدا کے تھے کہ اپنا سر
پرست اور محسن اور مولی اور پیشوا اور آقا دونون جہان کا تو دنیا
سے اوٹھ جائے اور وہ لوگ اوسکے غسل اور کفن اور دفن مین
شریک اور حاضر نہون پیغمبر خدا کے جسد پاک کو بے غسل اور بے کفن
اور بے دفن چہوڑین مروت اور غیرت اور حمیت سے مونہہ موڑین حکومت
اور ریاست کے بند و بست اور خوشی مین سقیفہ بنی ساعدہ مین جمع
ہو کے خلاف حکم خدا اور رسول کے جناب ابو بکر کو خلیفہ بنائین
ہاتھ بیعت کا اونکے ہاتھ پر رکھکے تالیان خوشی کی بجائین مبارکبادکا
شور مچائین احسان رسول خدا کو بھولائین عزا پرسے کا تو کیا ذکر کر
اپنے پیغمبر کی بیٹی اور داماد کو ستائین عمر دون پر پہاڑ مصیبت کے
گرائین اگر کوئی کہے کہ اس جہت سے شریک تجہیز و تکفین و تدفین
نہوے کہ انتظام خلافت کا تجہیز و تکفین وغیرہ سے عظیم تہا تو ذرا
سمجہنے اور غور کرنے کی بات ہے کہ اوسوقت بدعواے خلافت
کسی نے خروج نہین کیا تہا بلکہ وفات حضرت رسول خدا عرب
صحرائی کا مدینہ منورہ پر ڈانکہ نہین آیا تہا قبر مین ایک مشت خاک
ڈالنے کے واسطے چند منٹ کا زمانہ درکار تہا سقیفہ بنی ساعدہ سے

اسیطرح مجد الدین فیروزابادی نے ابو حنیفہ کو کافر لکھا ہے اور کتاب
منخول مین ہے کہ شافعی اور ابو حنیفہ فیما بین اپنے ایک دوسرے کی
تکفیر کرتے تھے اور شیر کہ علماے اہل سنت سے ہین کہتے تھے کہ
ایک کف خاک بہتر ہے ابو حنیفہ سے اور سفیان مالک اور حماد شافعی
کہتے تھے کہ پیدا نہین ہوا کوئی شخص اسلام مین شوم زیادہ ابو حنیفہ سے
اور امام شافعی کہتے تھے کہ ابو حنیفہ کی کتابون کو دیکھا مینے ایک سو
تیس ورق بر خلاف کتاب خدا اور رسول کے دیکھا مینے اور امام
مالک کہتے تھے کہ ضرر ابو حنیفہ کا زیادہ ہے امت پر فتنہ ابلیس سے
اور ابن مہدی کہتے تھے کہ فتنہ اسلام پر بعد دجال کے عظیم تر اسے
ابو حنیفہ سے ہوگا جب یہ اوصاف ہین امام اعظم یعنے بہت بڑے امام کا
اہل سنت کے تو اونکے چھوٹے اماموں کے حالات کے لکھنے کی
کچھ ضرورت نہین ہے **فایدہ ششم** رئیس متکلمین اہل سنت محمد شہرستانی
نے کتاب ملل و نحل مین لکھا ہے کہ اصحاب ثلثہ نے تجہیز و تکفین حضرت
رسول کی نہ کی اور متوجہ امور دنیوی کے ہوے اور غیبت علی کو
فرصت جان کے لوگون سے بیعت لے اس مقام مین مؤلف کہتا ہے
اور خدمت مین ارباب انصاف اور اہل فہم سلیم کے عرض کرتا ہے
کہ ہمیشہ سے دستور ہے کہ لوگ بسبب مروت اور دوستی اور بر
ادری دنیا کے یا بسبب ہم قوم ہونے کے یا بخیال اپنے عزت
اور شان یا شخص میت کے عزت اور ریاست کے خیال سے

وقت کا حضرت رسول خدا تک دو ایک کوس کا فاصلہ نہ تھا
چند قدم کی مسافت تھی ایک لحظہ کی فرصت پر نہ کوئی بلا تھی نہ آفت
تھی کیونکر اون ہمدم مصاحبون کے دلون نے مانا کہ چند قدم کے
تخفیف گوارا کر کے اپنے آقا اور سرور کو منزل سے اپنے
ہمیں کے آخر نے زیارت نہ کر لے ہائے ہائے کیسی ولا اور محبت
اور اخلاص تھا واسے وائے کیسی ارادت اور عقیدت اور
اختصاص تھا الحمد کہ یہ رسالہ عجالہ بتاریخ ولادت باسعادت
حضرت امیر المومنین سید الوصیین اسد اللہ الغالب علی ابن
ابی طالب یعنی تیرہوین رجب المرجب سنہ ۱۲۹۱ ایک ہزار دو سو
اکانوے ہجری کو ختم ہوا حق تعالی اسکو ذریعہ نجات اور باعث عفو
سیئات کا اس بندہ گنہگار کے کرے اور محشور کرے اس
عاصی کو زمرہ شیعیان اور صف علی ابن ابی طالب
مین اور یہ مختصر مشہور ہو عوام فرقہ ناجیہ اثنا
عشریہ مین اور دوستون کے لیے موجب کوشش تام
کا پیروی دوازدہ امام علیہم الصلوۃ والسلام
اور دوسرون کیواسطے موجب
استبصار اور راہ ہدایت کا ہو
والسلام علی من اتبع الہدی
[illegible] فقط